یہہ کتاب عالی جناب مرزا فیروز حسین صاحب دہلوی ایجنٹ نواب بیگم صاحبہ کرناٹک دام اقبالہا کے خرچ سے ترجمہ وغیرہ ہوئی اور اونہین کے خرچ سے چھاپہ ہوئی پس جناب ممدوح مالک حق تصنیف اس کتاب کے ہین اور رجسٹری اس کتاب کی بموجب قانون بست و پنجم ۱۸۶۷؁ عیسوی عمل مین آئی ہی پس کسی شخص کو سوائے جناب ممدوح کے اس کتاب کے چھاپنے کا اختیار نہین ہی -

الراقم

محمد اسمعیل خان دہلوی

فہرست کتاب فیروزنامۂ ترک یعنی خلاصۂ تاریخ روم

تمت

میرزا فیروز حسین صاحب دہلوی

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

حسب الارشاد عالیجناب مرزا فیروز حسین صاحب انجم نگار دہلوی زیر نگرانی

جناب محمد اسمعیل خان صاحب کے دام اقبالہما

فرہنگ ترکی یعنی خلاصۂ لغات روم

۱۲۹۲

مولفۂ فقیر نحیف شاہ صادق الحسینی چشتی شریف جسکا منشی جعفر حسین صاحب

سب انسپکٹر مدارس مدراس نے انگریزی کتاب تاریخ ترجمہ کیا بخط سید شہاب الدین صاحب

مطبع فیض فیروزی واقع مدراس میں مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غالب حقیقی یعنے خداے معبود کی حمد کرنی تو خیر مغلوبان عبودیت کے منہہ کی زبان اُتنی کہان کہ اوسکا نام ہی اس سے لیا جاے- اور نہ زبان کا وہ منہہ کہ اوس خلّاقِ غالب و مغلوب کی ستایش تو کجا لفظ ستایش ہی کہنے کو کہا جاے چشم حق بین سے قدرت خداے توانا دیکھئے زرّہ زرّہ سے غالبیّت و مغلوبیّت کا جلوہ دیکھئے اگر ایک مغلوب ایک غالب نہوتا تو کوئی کسی کا طالب نہوتا

عجیب معرکۂ امتحان ہے عالم
شریف یان کوئی مغلوب کوئی غالب ہے

اور جو یون نہوتا تو حضیض و اوج زمین و آسمان گدا و مُنعم زرّہ و مہر درخشان کا جلوہ ایک ہوتا ایک ہی طرح پر عالم بد و نیک ہوتا لیجئے کہا گل فسانہ دست برد خزان سے با وجود ہمہ تن گوشی بلجمان بیتابی کچھہ نہ سنکر رو پوش

نہین اور کیا شمع ہوا کے طمانچون سے باایں تیز زبانی کچھہ نہ کہکر خاموش نہین باد خاک پر غالب ہی آب آتش
کی مغلوبیت کا طالب ہی سایہ پر تسلّط نور بین من الامس ہی ظلمت پر حکومت روشنی اظہر من الشمس
ہی - نجوم پر ماہ ماہ پر آفتاب غالب نہین تو اور کیا ہی اَلْقَمَرُ مُسْتَفَادٌ مِنْ نُوْرِ الشَّمْسِ سے روشن ہیہ ماجرا
ہی حضرت آدم ہی کو دیکھئے کہ باوجود اولیت جناب خاتم المرسلین شفیع المذنبین تاجدار لولاک لما
صاحب سریر دنیٰ فتدلّٰی باعثِ وجودِ حاکم و محکوم وجہِ ظہورِ عالم و معلوم احمد مجتبیٰ **محمّد** مصطفیٰ علیہ
وآلہ التحیۃ والثنا کے زیر نگین رہے بلکہ سارے انبیا و رسل وردِ نام نامی آنحضرت یعنے اسی جوشن
کبیر و حصن حصین مین راحت قرین رہے **مؤلّف** ذاتین احمد مرسل کے شرف سارے ہین ؟ سب تو
سب ایک اوسی نام پہ چھسکارے ہین ؟ حضرت ابوبکر صدیق نے صداقت مین غلبہ پایا اور حضرت
عمر فاروق نے عدالت بے انتہا مین اور حضرت عثمان ذی النورین نے حیا مین رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا علی
اسد اللہ الغالب حضرات سنئے کہ جور آسمان سے دل جو گھبرایا تو میری زبان پر کس شیر نیستان ولایت و امامت
کا نام آیا اب ساری مشکلین ضرور حل ہوجائین گی تو بہ حل ہوگئین اب وہ مصیبتین ہمارے سر
نہ آئین گی جب ہم عرصۂ تحریر مین مثل زبان قلم یا ترکان ثابت قدم شیرانہ قدم بڑھائینگے تو
مدّعیان روباہ وش روسیون کی طرح بے سر و پا ہوکر بھاگ ہی جائینگے - الحمد للہ رب العالمین
والصلٰوۃ والسّلام علی رسولہ سید المرسلین وآلہ الطّاہرین واصحابہ الماجدین -

وجہ تالیف کتاب

حضرات شایقین علم تاریخ مژدہ کہ اب معرکہ روم و روس ہمارے شہسوار کلک عنبرین سلک کے درپیش ہی امتثالاً
للامر دست و زبان سے ساتھہ ساتھہ یہہ عقیدت اندیش ہی اب نام نامی سناؤن کہ کس نے مجھہ ناچیز صادق
الحسینی نام تخلص **شریف** کو یہہ حکم فرمایا اور فقیر حقیر کس قدر شناس کا حکم بجالایا سنئے کہ کون مجھہ پا
بدامن عزلت کشیدہ و روئے قدردانی ندیدہ کا آمر ہی اور مین مامور ہون اور کون اس دید تنوعات عالم
سے حیرت اندوختہ و چشم بر پشت پائے خجالت دوختہ کا ناظر ہی اور مین منظور ہون **مؤلف** شادم
از ہمہ می بیکسی خویش **شریف** ؛ سخن این است منم گرچہ منی میدارم ؛ بتقریب ذکر سخاوت عالی
مجھہ مین اور حاتم مین مناظرہ سہی مگر مین او سپر یون غالب کہ تیرا قصہ دیدہ نہین شنیدہ ہی اور بتوصیف
عدالت گرامی مجھہ مین اور نوشیروان مین مباحثہ سہی اور وہ مجھہ سے یون مغلوب کہ تیرا عدل بشہادت
امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بدرجہ ثبوت نارسیدہ ہی - مرحبا یا حضرت ظہوری کیا بات میرے اس دعوے
پر آپکی یہہ دلیل بھی کچھہ کم نہین ثبوت مدعا مین اب کسی طرح کا شک یکقلم نہین **سو** تفاوت کفر و
دین آمد بمعنی ؛ میان عدل او تا عدل کسری ؛ حکومت گاہ عالی کا نام شہرستان دل ہی دست و زبان مبارک
کو دیوان فیض و کرم مین عہدۂ وزارت و صدارت حاصل ہی دیکھئے کہ اب کے جنگ روم و روس مین اعانت
مجروحان و بیوگان و یتیمان ترک مین بواسطۂ دست و زبان آپ نے کیا کچھہ سعی نفرمائی ہزارہا روپے کی
مدد ذاتی کے سواے فراہمی چندے کی بات بنائی اسپر بھی بس نکرکے یہہ کتاب نایاب ہم فال و
ہم تماشا یا ہم خرما و ہم ثواب جو مسمّٰی بہ **فیروز نامۂ ترک** یعنے خلاصۂ تواریخ روم ہی اور کئی معتبر کتب تواریخ سے

مستنبط ہو کے مع تصاویر شاہان روم و نقشہ ہاے ممالک کئی فصلون پر منقسم ہے اسکا اہتمام طبع بھی
سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین اس غرض سے اپنے ذمے لیا کہ جب یہہ بھی بخرچ ہزارہا روپے چھپ جائے
تو رؤسا و والیان ملک کے دربارون مین پیش ہو کر جو کچھ مبلغ بسبیل عطیہ و قیمت ہاتھہ آئے
وہ بھی روم ہی کو ابلاغ پائے واقعی کہ اس کتاب کے اشترا مین دو فائدے متصور ہین یہان
تو گھر بیٹھے سارے ملک روم کی سیر کامل ہے اور وہان بعوض اعانت دین پیشگاہ ایزد باری سے
سب کچھہ حاصل ہی اس تمہید پر بھی جب آپکا نام مبارک معلوم نہوا تو سنئے کہ اوس مرجع فتح و نصرت
کا عالی جناب مرزا فیروز حسین صاحب انجم نگار دہلوی نام ہی حضور نواب
خیر النسا بیگم صاحبہ محتشمہ رئیسۂ کرناٹک دام اقبالہا کے ایجنٹ ہین تخلص صبا مشہور خاص و عام
ہی لیجئے نام صبا کے لیتے ہی غنچۂ مقصود شگفتہ ہو گیا۔ ہر دل بستہ گرہ گل کی طرح وا ہو گیا آج کل مدراس
اس باد بہاری سے رشک گلشن ارم ہی سائل بے کھٹکے در دولت پر چلے آتے ہین جیب و دامن کو
گلہائے مقصود سے بھر لیکر نہال ہو جاتے ہین سہ لیا صبا کا جو یہان مین نے منہہ سے نام شریف
کھلی ہر ایک گرہ دل کی وہ بھی گل کی طرح ؛ یہہ بھی خوش قسمتی اہل مدراس ہی کہ ایک اور سردار نامدار
فخر یورپ مخزن العلوم مجمع الفنون منبع اشفاق مجسم الاخلاق فلاطون فطنت ارسطو فطرت اس
کار خیر مین شریک جناب فیروزی اساس ہے یعنے جناب کرنل یف ایچ طرل
صاحب بہادر گورنمنٹ ایجنٹ چیپاک دام اقبالہ نے بھی بنا بر ترجمۂ اردو ایک

تاریخ انگریزی متضمن سوانح روم معہ تصاویر جسکا نام انگریزی مین تاریخ سلطنت عثمانیہ ہے عنایت کی ہی شرکت اعانت مین داد یکدلی ویگانگی دی ہی۔ کچھ ہو اس کار خیر کے معاون ومددگار دو
ہین جو ہمیشہ شجاعان ترک کے عافیت طلب وترقی جو ہین ع دو دل یک شود بشکند کوہ را ؛ ہان ای شریف صداقت اساس بس در اجابت وا ہے دست دعا رسا ہی یا رب
جب تک شہرستان عالم مین غالب ومغلوب کا نام رہے ذات جناب مرزا فیروز حسین صاحب دام اقبالہ باین قدرت ونا موری مرجع انام رہے آمین فامین ثم آمین

فصل اوّل در احوال ظفر اشتمال سلیمان شاہ

بیت بڑہیگا حوصلہ ذکر زمان باستانی ہی ؛ ادہر دیکھو کہ یہہ مردان جنگی کی کہانی ہی ؛ مورخین راست گفتار کا بیان ہی وقائع نگاران صداقت شعار کی تحریر سے عیان ہی کہ جب چنگیز خان نے اقلیم ایشیا کے ایک بڑے حصے کو جو ماتحت ایران تھا تاخت وتاراجی سے ویران کر دیا اور بلخ کو بھی جو صوبۂ خراسان مین بے نظیر بلکہ رشک کشمیر بہت ہی شاداب اور نہایت پر رونق شہر تھا سنسان کر دیا نہ فقط خوارزم شاہی کو اوسکے شہر یعنے بلخ سے نکالا تھا بلکہ روسا و امرائے اطراف وجوانب کی بنائے قدرت کو بھی آپس کے خانہ جنگیون اور اوسکے متواتر حملون نے متزلزل کر ڈالا تھا سلیمان شاہ ابن کیا خان رئیس شہر نیرو حاکم تاتاریان آغوز مین نے جو از روے حسب ونسب اوس قوم مین اعلی اور اوصاف حمیدہ وخصائل پسندیدہ مین

کل رُوسا سے نرالا تھا ۱۱۶ سنہ ہجری نبوی مطابق ۱۲۱۴ سنہ عیسوی قبیلہ آغوزین کے پچاس ہزار تاتاریون کے ساتھ اپنے وطن مالوف سے خروج کیا نیت یہی کہ جدید ملکون پر اپنی حشمت و عظمت کا سکہ بٹھائے اور چنگیز خان کی طرح اپنی بھی فتح و فیروزی کا رنگ جمائے الحاصل مع فوج ظفر موج نہایت تعجیل و کامیابی سے صوبۂ آزربایجان واقع سرحد شام کی راہ لی اور اثنائے راہ مین ہر شہر پر قابض و متصرف ہوتا ہوا صوبۂ اہلاد تک جو ارمینیائے کبری کا ایک شہر ہی جا پہنچا جب چنگیزی تاتاریون نے حریف کی آمد آمد دیکھی خود رفتگی نے آتش حسد کو اونکی کانون سینہ مین بھڑکایا کمال جوش و خروش سے ہنگامۂ ظلم و ستم گرم کرکے ملک کو خاک سیاہ بناتے ہوئے شعلۂ آتش کے طرح آزربایجان کے طرف قدم بڑہایا ادہر سلیمان شاہ نے بہ لحاظ کثرت اعدا یا بامید عروج آیندہ ایشیائے صغرا یعنے ملک شام سے نکل کر صوبۂ آزربایجان کے قطعات درونی کے سمت پسپائی اختیار کی اور فوج بھی اوسی جگہہ فراہم ہوئی جب لشکر نے بیکاری و آسودگی سے تنگ آکر بے صبری دکھلائی تو ۱۲۱۹ سنہ عیسوی مین ایشیائے جنوبی کی ہوا سر مین سمائی پھر تو ہوا کی شکل مع لشکر جرار منزل مقصود پر پہنچکر اوس سرزمین مین ایسی فتحین حاصل کین جنکا خیال تک کسیکو نہ گذرا تھا اور جنکا عکس تک کسی کے آئینہ خاطر مین پرتو افگن نہ ہوا تھا بہت سے قلعجات متین و بارہائے حصین اسکی کلید تدبیر سے مفتوح ہوے اور کئی شہر اور بستیون مین اُسکے ماہیچہ رایت جہان آفروز نے چمک کر و فور طلعت سے

آفتاب کو خجل کیا اور اُسکی عظمت وشان کے پہر یری کی ضیا نے بدر کامل کو داغ دردل کیا جب فتوحات
یوماً فیوماً ترقی پائی دریاے فرات کی آبرو بر ہائی یعنے اوس سے ہوتے ہوے سوار پار جانے کی
کوششین کین مگر اوسوقت خود ہی طعمۂ نہنگ اجل ہوگیا پھر تو اُسکے فرزندون نے شہر بابر کے زیر حصار جو حلب کے
قریب ہی اوس گنج خوبی کو سپرد زمین کیا اور اوس مرد میدان کو کنج لحد مین گوشہ نشین کیا چنانچہ یہہ بات
طشت از بام ہی کہ اوسکی زیارت گاہ وہی مقام ہی -

فصل دوم در ذکر احوال نصرت مآل عثمان ظفر اقتران کہ بانی این سلطنت عظیم الشان است

لکھا ہی کہ جب سلیمان شاہ نے اس جہان فانی سے عزم سفر کیا اوسکے چار فرزندون طغرل یعنی منصف مزاج
وسنقور تگین یعنی باز سفید رنگ جو فقط تاتار ازبک مین پایا جاتا ہی و فندوغدی یعنی طلوع شمس ودمدار
یعنی صداے کوس وطبل - الحاصل انہون نے اپنے باپ کے مال و اسباب کو باہم تقسیم کرلیا سنقور اور فندوغدی
نے تو اپنی اپنی قدیم مسکنون کا راستہ لیا اور یہہ نہین معلوم کہ زمانے نے اون سے کیا سلوک کیا مگر طغرل ودمدار
بہ معیت فوج مرد میدان ہی رہے تھوڑے ہی دنون مین دمدار نے زندگی مستعار کو جواب دیا اور طغرل
نے بہ ہمعنانی تائید غیبی اون سارے ممالک پر جو مابین حلب و سیسیر یا واقع ہین اپنا قبضہ کرلیا **مولف**
دار فانی کو کچھ قیام نہین ؛؛ ہان اگر صبح ہی تو شام نہین ؛؛ اور اوس سرزمین مفتوحہ مین بعرق ریزی تمام دین اسلام
کو رواج دیا جب سلطان علاؤالدین فرمانرواے ایکن نے طغرل کی روزانہ ترقی دیکھی ڈر گیا اور خیال یہہ کہ
ایسی شجیع نامور سے موافقت کی جاے اور یہی اپنا سر عسکر قرار پائی ہنوز یہہ بات

یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

معرض ظہور مین نہ آئی تھی کہ طغرل نے اپنے فرزند کو علاؤ الدین کے پاس بعہدۂ سفارت اس پیام کے ساتھ مرخص کیا
کہ وہ اپنے ممالک محروسہ سے کوئی قلعہ طغرل اور اوسکے توابع و لواحق کی بود و باش کے لئے مرحمت
کرے یہہ تو چاہتا ہی تھا فوراً قبول کر لیا اور بذریعۂ ایلچیان کاروان کہلا بھیجا کہ کچھ اور خیال دلین نہ لائے
بخاطر جمعی تمام دربار مین چلے آئے کوئی دقیقہ ادا ے مراسم تعظیم و تکریم مین فروگذاشت نہو گا
جب طغرل کو اطمینان کلی ہوچکا ایلچیون کے ساتھ علاؤ الدین کے پاس چلا آیا اور اوسنے بھی
اوسکی عزت و توقیر مین سرمو قصور نہ فرمایا نہایت گرم جوشی سے بغل گیر ہو کر کراجید گی نامی
قصبہ جو سرزمین انگیریا مین واقع ہے بطور اوسکے مسکن اولین کے مرحمت کیا کہتے ہین کہ علاؤ الدین
کے عہد حکومت مین تاتاریان چنگیز خانی نے جو اکثر خلل اندازی کرتے رہے سرزمین انگریا پہ
حملہ کیا اور بسبب کثرت فوج پہلے ہی حملہ مین لشکر سلطان پر غالب ہوکے اسکو منتشر کر دیا طغرل
نے جب طور بیطور پایا اثنا ے جنگ مین پانچہزار سپاہ منتخب کارزمگاہ پر پراجما یا سپاہ طغرل
نے لشکر علاؤ الدین کو متوجہ فرار دیکھا تو اپنے سرعسکر کو دشمنون سے ملجانے اور علاؤ الدین سے منحرف
ہونے کی ترغیب دی طغرل نے کہا کہ مردان جنگی جادۂ وفا سے منہہ پھراتے نہین دلیران کارآزما
وقت ضرورت پیٹھہ دکھاتے نہین ناتوانون کی حمایت منظور ایزد توانا ہے - پافتادون کی دستگیری
موجب ناموری نہین تو اور کیا ہے یہہ کہکے ایک ایسا حملۂ مردانہ کیا کہ پہلے ہی وقت مخالفون کے
چھکے چھوٹ گئے نامردی دور ہو کر بہت قریب ہوئی دشمنون کو شکست اور اوسکو فتح نصیب ہوئی

جب سلطان علاؤالدین نے طغرل کی اس بے باکی و دلاوری کو کہ جسکا ذکر وہ سنا کرتا تھا بچشم خود دیکھا سوچا کہ ازدیاد فوج کی ضرورت نہین اور کسی امر زائد کی حاجت نہین مگر یہی کہ کوئی مشیر باتدبیر ہو اور سرعسکر فوج تجربے مین بے نظیر ہو جب ان دونو خوبیون مین طغرل کو طاق پایا تو اوسیکو اپنی لشکر کی سپہ لاری و مختاری کا جوڑا پہنایا جب سپاہ طغرل لشکر سلطانی سے ملحق ہو گئی تو طغرل نے نہ فقط تاتاریون کے تاخت و تاراجی کی راہ مسدود کی بلکہ انکو یون تہ تیغ کیا کہ سلطنت کے سرحدون مین انکا نام و نشان تک رہنے نہ دیا اور نہ اوسنے فقط قلمرو سلطانی کو اعدا سے سنبھال رکھا بلکہ ازحد اوسکو وسیع و فراخ کیا اور دولت کو بحال رکھا مورخون کا بیان ہے کہ اگر اوسکا چراغ زیست گل نہوتا تو وہ اپنی اولوالعزمیون کا کچھ اور ہی گل کھلاتا باغی کانٹے کھاتے پامال دلیران جنگی ہوجاتے مگر جب اوسنے شہر قطحی متعلق یونان پر فتح پائی زیست نے رخصت کی سنہ ۶۸۰ ہجری موافق سنہ ۱۲۸۱ عیسوی مین اجل نے پیش قدمی کرکے بہشت برین کی راہ دکھائی اس حادثہ جانکزا سے سلطان علاؤالدین بلکہ ساری مملکت پر غم طاری ہوا دریاے اشک ہر ایک کی آنکھون سے جاری ہوا حسب الحکم سلطانی قلعۂ سوچوق مین اس شہسوار عرصۂ نبرد کا مزار ہے اور تا حال وہ مقام زیارتگاہ خاندان عثمانیہ لیل و نہار ہے بہرحال اوسکی موت کے باعث اوسکی قوم کی شوکت کالعدم نہوئی عزت سرمو کم نہوئی اور اوسکے تین بیٹے یعنے عثمان و فندوز و سرویز اوسکے یادگار باقی رہے اگرچہ اکبر اولاد یعنے عثمان خورد سال ہی تھا مگر سلطان علاؤالدین کے سایۂ عاطفت مین نہال ہوا بنظر طغرل کی حسن خدمت اور جان

فشائیون کے عثمان جیک یعنے عثمان خرد کے خطاب سے مخاطب اور طبل وعلم وبیرق سر عسکری اور لشکر

پر حکومت کا ملہ مرحمت ہونے سے بار و بکمال ہوا حکم سلطانی جاری ہوا کہ اون تمام ممالک اور صوبون مین

جنکو اوسکے باپ نے مسخر اور مفتوح کیا تھا عثمان ہی کے نام کا سکہ اجرا پاے اور وہانکی مسجدون مین اوسی

کے نام سے خطبہ پڑہا جاے - بعض مورخین نے سلطنت عثمانیہ کی ابتدا اوسیکو قرار دی ہے مگر

ناظرین پر اس تاریخ کے مطالعہ سے روشن ہوگا کہ یہہ بات چسپت نہین اور انکا قیاس درست نہین

جب عثمان کے ترقی مدارج و مراتب مین کوئی دقیقہ باقی نہ رہا مگر یہی کہ اوسکے نام کے ساتھہ خطاب سلطان

ملحق ہو جسکو اوسنے علاؤالدین کی زندگی تک اختیار نکیا بلکہ بموجب صلاح وقت اسکو آیندہ پر موقوف

رکھہ دیا وجہ اوسکی یہہ کہ سلطان علاؤالدین سے ترک رفاقت نہ کرنے کی قسم کھائی تھی چنانچہ

اوسنے اون متمردرؤسا کو جنھون نے خلاف سلطان سرکشی وعذر اختیار کیا تھا معقول تنبیہہ پہنچائی

سنہ ۶۸۷ ہجری موافق سنہ ۱۲۸۹ عیسوی مین یونان پر فوج کشی کی اور جوانمردی کی وہ داد دی کہ اونکے ہاتھہ سے

شہر قلز کو چھین لیا اور اوسی سال قراسہری یعنے شہر سیاہ کے قلعہ دار کو ایک سخت لڑائی مین شکست

دیکر پسپا کیا اور اوسکے دونو بھائیونکو اسیر و دستگیر اور سخت عذابون مین مبتلا کر کے دار البوار کا رستہ

دکھایا - لکھا ہے کہ اس خونریز جنگ مین اوسکی اکثر یار و مددگار کام آگئے اور اوسکے بھائی فندوز

نے حریف سے دلیرانہ لڑ کر جام شہادت نوش فرمایا - جبکہ عثمان کے فتوحات کی خبر علاؤالدین

کے گوش گزار ہوے تو اوسنے شہر عسکہ کی زمام حکومت اوسکی تفویض کی اور عثمان نے دوسرے

سال یعنے ۶۸۸ھ ہجری مین تاتاریان مغول کو اپنے قصبون سے نکال دیکر دشمنون کے حملون کو یکقلم مسدود کر دیا یہان تک کہ فتوحات نمایان مین مشہور ہوا اور مردانگی مین ضرب المثل قریب و دور ہوا اور پھر اطراف واکناف کے باشندون کو جمع کر کے شہر قراسہری کو نہایت وسیع کیا عمارات بلند وحصار استوار سے اوسکی رونق بڑہا دی مورخین سلجوقی نے قرارداد سن مین کچھ اختلاف کیا ہی اور وہ یہہ کہ انہون نے فتح عثمانیہ کو جو تاتاریان مغول پر ہوے ۶۹۸ھ ہجری مین قرار دیا ہی یعنے دس سال کے بعد اور ہمارے نزدیک بھی معتبر ہی ہے اور یہی مورخ راست نگار سعدی افندی کا قول بھی ہے کہتے ہین کہ ۶۹۸ھ ہجری مطابق ۱۲۹۹ھ عیسوی مین جب میکیل المعروف بہ کوسہ رئیس وشہزادہ شہر بیلجیکی نے اپنے بیٹی کے جشن شادی مین عثمان کو بہ لحاظ روابط قدیم دعوت دی تو یونان کے دوسرے بادشاہون نے یہہ تجویز کی کہ اس قابو کو ہاتھ سے ندین عثمان کو اسیر ودستگر کرلین مگر رئیس شہر بیلجیکی نے بمجرد سننے اس خبر وحشت اثر کے بعین وفاکیشی ونیک اندیشی عثمان کے آستان دولت نشان پر چند اشخاص معتبر کو بھیجوا دیا تا عثمان کو اس از سربستہ سے خبردار کردین طالع بیدار کی صورت ہشیار کردین عثمان نے اس خبر کے سنتے ہی چالیس مردان کارآزما کو مسلح کر کے لباس زنانہ پہنایا اور سرشام قلعہ قرجحصا مین بھیجوایا اسلئے کہ اون مکانون کو جو احاطہ قلعہ مین ہین آگ لگائین دروازون اور مورچون پر قابض ہوجائین الغرض انہون نے پہنچتے ہی اپنا کام کر لیا یعنے دل تو جلا ہی تھا مکانون کو آگ لگادی دشمنون کو گرمئ آتش جہنم دکھادی شعلون نے سر اٹھا کے اور

وہوین نے وہوان دہار بنا کے عثمان کو اپنی گرمی ہنگامہ سے آگاہ کیا یہہ تو منتظر وقت تھا ہی فورًا اوس سپاہ کو جو پہلے سے کمین گاہ مین متعین تھی ایسے وقت مین شبخون کا اشارہ کیا کہ مجلس شادیکا ٹھاٹھہ بند ہا تھا راگ کا رنگ بیطرح جما تھا بمجرد اس اشارے کے بہادرون نے رعد کے مانند نعرہ مارا اور خرمن عیش و عشرت مخالفین پر اپنی تلوارون کی بجلی گرائی وہ تو پہلے سے مست شراب تھے اب کباب کی طرح جل گئی پیمانہ زیست لبریز ہوا ہنگامہ شادی غم خیز ہوا اجل کے ساتھہ ساتھہ دو نکل گئے مگر میکیل کو جو عثمان کا دوست راسخ دم و مخلص ثابت قدم تھا سبھون نے بچایا باقی کو عدم کا رستہ دکھایا عورتین جو دستگیر ہوین انمین اک دختر لوفیرا نامی تھی جسکی شادی کی بہہ کچھہ بد سرانجامی تھی لکھا ہے کہ عثمان نے اپنے بیٹے آرخان کے ساتھہ اوسکا نکاح باندھدیا اور بمجرد حصول اس فیروزی کے بہت سے شہرون اور قلعون کو اونکے مضافات و متعلقات سمیت سلطنت علاؤالدین سے ملحق کر لیا جب ۶۹۹ھ ہجری مطابق ۱۲۹۹ عیسوی آغاز ہوا اور تاتاریان مخالف کی ایک گروہ کثیر نے مملکت علاؤالدین پر چڑہائی کی تو اس سرزمین کے اکثر اکابر و رؤسا و زمین دار و امرا جنہون نے علاؤالدین کے محض دبدبہ و رعب کے باعث اوسکا لوہا مانا تھا اور اوسکو اپنا سردار و مختار جانا تھا اس برہمی کو غنیمت جان کے دوبارہ غدر و عناد پر کمر باندہی سامان جنگ درست کر کے قدم جادۂ اعتدال سے بڑہایا اور علاؤالدین کو اون دشمنان درونی و بیرونی سے مقابلہ مشکل نظر آیا تو پیلیولوگس شہنشاہ یونان سے پناہ لینی ضرور ہوی درخواست امن منظور ہوی

سید ہی نہوی طالع واژون سے کوئی بات ؛ تدبیر کا تقدیر پہ کچھ بس نہین چلتا ؛ آخر اوسکے مدبیر یونانیون کے قید مین جنکو اسنے اپنا ماوا و ملجا تصور کیا تھا بند ہوا رشتہ امید رہائی تو تاحبت ٹک جنتمین جان رہی یہہ زندان الم سے نہ چھوٹا تا ۷۰۳ سنہ ہجری مطابق ۱۳۰۳ سنہ عیسوی مین قضا جو آئی ادہر طایر روح قفس عنصری سے نکلا اور اودہر اسنے اس بندگران سے رہائی پائی پھر تو بوجہ ناموری وشہرت دلاوری وثروت عثمان کا اختر طالع اور بھی چمکا سارے اکابر وؤساکو راضی کرلیا مگریون کہ بعضون کو تحف وہدایا سے نہال کیا بہتون کو انعام واکرام سے شریک حال کیا کسیکو وعدہ پر ٹالا اور کسیکو ڈرا دہا کر کام نکالا آخر الامر سبہون نے بالاتفاق اسکی بادشاہی کا اعتراف کیا لاحق حال فضل الہ ہوا ۸۰۰ سنہ ہجری مطابق ۱۳۰۰ سنہ عیسوی مین اندرون شہر قراحصار مخاطب بخطاب شہنشاہ ہوا بعض مورخین کے نزدیک آغاز ریاست عثمانیہ اسی سن سے صادق ہے مگر سعدی افندی کا اظہار اوسکے خلاف ہے کیونکہ اوسنے اوسی ۶۸۷ سنہ ہجری کو جسمین عثمان نے حین حیات علاؤالدین یونانیون پر غالب ہوکے قراحصار کو مفتوح کیا تھا اور صلہ مین اس خدمت شایان کے عہدۂ جلیلہ قضات وخطابت پر مامور ہوا تھا اور اپنی نام رواج سکی کی اور قراءت خطبے کی اجازت حاصل کی تھی آغاز سلطنت عثمانیہ ٹھہرایا ہے مگر ہم نے اکثر مورخین کی رائے کو اختیار کیا ہے اور جہانداری عثمان کا آغاز ۷۰۰ سنہ ہجری سے شمار کیا ہے جب عثمان نے بیاوری طالع اس سلطنت عظیم الشان پہ اپنا قبضہ کرلیا اپنے فرزندون کو متفرق صوبون کی حکمرانی پر معین کرکے قراحصار کو دار السلطنت بنایا اور اوسی سال

قیری حصار نامی شہر بھی اسکے ہاتھ آیا مرہون سازگاری بخت ہوا شہر کا فنگی سہری اسکا پاے تخت
ہوا عمارات شاہانہ کی تعمیر نے پاے تخت کا پایا بڑہایا حصار ہاے متین و قلاع سنگین کی تدبیر
نے سرکشون کو بیدستگاہ بنایا چندے اس سلطنت جدید کی آراستگی و پیراستگی مین مین بسر ہوے
جب اس سے فراغت حاصل کی متوجہ احوال سپاہ ہوا اہتمام حکمرانی کا عجب انداز رکھا لشکر کو
تن آسائی و عیش گزینی سے باز رکھا عرصہ دراز تک شہر ارغد پر محاصرہ کیا مگر اہل قلعہ کے
خروج نے ہٹا دیا جب ناچار ہوا محاصرے سے دست بردار ہوا جانب فنگی سہری ایک بلند پہاڑ پر
قلعہ استوار بنایا اور طرغن نامی سردار نامدار کو اوسکا قلعہ دار بنایا اور پھر باقی لشکر کے ساتھ
تخت گاہ کی راہ لی موسم زمستان وہین بسر ہوا اس اثنا مین ایک مقدمہ پیش نظر ہوا یعنے
ارلنس نامی فرمانرواے برصہ جو رتبے مین سب پر بالا اور حاکم درجہ اعلا تھا عثمان کی گرمی ہنگامہ پر
جل گیا گداز حسرت سے صورت شمع پگھل گیا دوسرے رؤسا سے دربردہ سازش کی اپنی لشکر کو اونکی فوج
سے ملا کے عثمان سے بگاڑ کے بات بنائی فساد کی صورت ٹھہرائی کہ اوس مین یہہ راز طشت از
بام ہوا عثمان نے دفعۃً مع فوج ظفر موج عزم معرکہ جنگ کیا مخالفون کا شکست فاحش دیکے قافیہ
تنگ کیا فرمان رواے برصہ و قطبی فرار ہوے مگر عثمان نے انکا پیچھا نچھوڑا دشمنون کے تعاقب سے
منہہ نموڑا قلعہ علوباد کے مختار نے دشمنان عثمان کے مآل کار سے عبرت لی اور چند شروط پر راہ
تعاقب کھولے مگر عثمانیان اپنے اعدا کے روبفرار کے حائل نہوسکے شہر قطبی پر جسکو ورینولا یونانیون نے ترکون

سے چھین لیا تھا محاصرہ کیا اگرچہ عثمانیون کی ترک تازیون اور نیزہ بازیون سے یہہ بھی فتح نصیب ہوئی مگر
نقصان عظیم کے ساتھہ اور وہ یہہ کہ ایک پل چوبین جس سے لشکر عثمانی عبور کر رہا تھا دفعۃً توٹ گیا اور
اس صدمے سے اسکا پوتا طغرس نامی مع چند سپاہ غرق آب ہوکر ہمراہیون سے چھوٹ گیا جب اسیطرح
صوبہ تجھینہ کے بہت سے دیار و امصار پر فتح ہوئی تو سلطنت عثمانیہ نے قوت پائی شہر برصہ دارالامارۂ
تجھینہ پر محاصرہ کیا مگر بوجہ استواری حصار و کثرت فوج مخالف تسخیر برصہ دشوار ہوئی تو عثمان نے
اوسکے محاذی دو قلعے تعمیر کئے اسلئے کہ اون قلعون کے ذریعے قلعۂ محصور مین رسد قومون کے دخل پانے اور
انہین اذوقہ و رسد پہنچانے کے مانع و مزاحم ہون اور اونکے قلعہ دارون کو یہہ تاکید کہ شہر والون کو ضرر
نہو باشندگان شہر کا نقصان متصور نہو عثمان کی اس تدبیر خوب و راے مرغوب نے باشندگانِ
شہر برصہ کے دلون پر اثر کیا ہر ایک نے اوسکو اپنا خیر خواہ جان کے منتین ایک قلم کین اور جوق جوق
حاضر آستان عثمانی ہوکر براہ عبودیت اپنی گردنین خم کین کہتے ہین کہ عثمان کا یہہ دستور تھا اور ہمیشہ اوسکو
یہی منظور تھا کہ جب متعدد شہرون پر فتح ہوجاتی تو چندے آپ آرام پاتا اور چندے لشکر کو
رفع ماندگی کی مہلت سے کامیاب فرماتا کبھی ممالک مفتوحہ کے بندوبست درونی مین مالوف
رہتا اور گاہ وہان کے باشندون کی فکر رفاہ و صلاح مین مصروف رہتا اب کے بھی کچھہ سال
اسکو وطن مالوف مین یون ہی گذر گئی مگر سپاہ سلطانی نے جو کشور کشائی و معرکہ آرائی کی عادی تھے
اپنی بیکاری دیکھی اس مضمون کی عرضداشت پیش کی کہ چپ رہنے سے جی تنگ ہے ہمت مستعد جنگ

ہی اور قصد یہہ کہ زیر لوائے عثمانی سرزمین یونان کی خبرلین بیخبرون کو اپنے حوصلہ کشورکشائی سے آگاہی دین جب
عثمان نے اس مستدعا کی خبر پائی اس شرط پر اوسکی درخواست منظور فرمائی کہ اہتمام ترویج دین اسلام مین
فرق ذرا نہو فرمان ایزدی کی بجا آوری مین دخل تغافل کا نہو چو کہ امتثال حکم الٰہی سب امور پر فائق ہے
اسلئے ہمین یہی مناسب و لایق ہی کہ اسپر کاربند ہون کشورکشایون کے درجے دنیا تو دنیا دین مین بھی دہ چند
ہون اور اوسکا طور یہہ کہ خواقین و رؤسائے عیسوی کو پہلے دعوت اسلام دین اور جو وہ نمانین اور کفر و شرک
سے باز آکے خدائے جل و علا کو احد نہ جانین تو اون دشمنان خدا پر ضرور چڑہائی کرین میدان رزم مین
قدم کی طرح نیزہ و شمشیر پر ہاتھ بڑہادین مشرکون اور کافرون کی شکل کفر و شرک کو بھی بیدست و پا بنادین
یہہ کہہ کے بمعرفت چاوش باشیان ایشیائے صغرا کے جمیع رؤسا کے نام اس مضمون کا فرمان
بھیجوایا کہ یا دین اسلام قبول کرین یا جزیہ دین نہین تو جان و مال سے ہاتھ دہونا ہوگا زور شمشیر سے مطیع
منقاد ہونا ہوگا جب حکم عام ہوا سب سے پہلے میکیل کوسہ فرمانروائے بیجیک کا امتثال امر مین نام ہوا چنانچہ
اسی باعث عرصہ بعید و مدت مدید تک اوسکی اولاد نے پشت در پشت شہنشاہان عثمانیہ کے سایہ عاطفت
مین بہت سے سرفرازیان حاصل کین مورد الطاف خسروانہ رہے مظہر مراحم شاہانہ رہے لیکے جب
میکیل نے غاشیہ امتثال دوش پر رکھا بلیجی نامی شہر کے شہزادے نے بھی اوسکی پیروی اختیار کی
گو دولت ایمان سے ناکام رہا مگر اطاعت سلطانی مین ترک طغیان و تمرد کرکے نیک نام رہا اپنے فرزند
کو بطریق یرغمال تحویل عثمان کیا پھر توالیان لفکہ و قادرلی نے خراج گزاری کا اقرار کیا ادائے لوازم تعلقداری

سے زرانہ انکار کیا - شہرہاے مارطونی گوئینگ طرقلی انگو بجسمی جیجی اقبصار قراقین طقرینیاری وغیرہ جنکے والیون نے دربارۂ دین اسلام اظہار نفرین وتوہین کیا تھا سب کے سب مسخر ہوگئے سلطنت عثمانیہ سے شامل ہوکے انتظام سلطانی سے شایستہ تر ہوگئے - اب اور سنئے کہ عثمان توان فتوحات مین سرگرم رہا مگر قادر نامی تاتاریون کی ایک قوم نے سلطنت کرمیان سے نکل کر اوسکی مملکت پہ چڑہائی کی سب ملک کو خراب کیا بلکہ قراحصار کی دیوار تک وہ نادی عثمان نے فنگی سہرے مین جب یہہ خبر پائی فوراً سامان جنگی درست کر کے فوج ظفر موج کے ساتھہ معرکہ آرا ہوا مقام قتبیہ مین دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا اُسنے دشمنون پر ایک ایسا حملہ مردانہ کیا کہ مخالفون کی بات بگڑ گئی عثمان کی تقدیر اوس لڑائی مین بھی لڑگئی باغی کچھہ اسیر کچھہ آغشتہ خون وخاک ہوے اور جنھون نے شرف دین اسلام حاصل کیا وہ نجاست کفر سے پاک ہوے اور اون پاکون کو مادام العمر قراحصار کے احاطۂ حکومت مین رہنے کو جا ملی سعی عثمانی سے دین کی دولت بے انتہا ملی - سنا ہے کہ سلطان عثمان کے فرزندون مین آرخان جو اوسکا ولیعہد اور قائم مقام تھا دوسرون کی نسبت بہت دلیر وشجیع اور زیادہ نیک نام تھا جب وہ سرعسکر ہوا قلعجات قراجیش الیوی پگراس تگین حصاری کو کھولا جب ان فتوحات سے فراغت پائی لشکر کو کاعنوزلیم نامی سردار کے تحت فرمان دیا اور آپ اپنے پدر بزرگوار کی قدم بوسی کا قصد کیا سردار موصوف نے بھی اکاری اورطوس بازاری نامی قلاع پر قبضہ کرلیا اخیجی خوجہ نامی کپتان کو جو ایک سردار مشہور روزگار تھا اک فوج جرار کے ساتھہ بر سر کارزار روانہ کیا اوسنے صوبہ ازنگمد کو پامال

و تباہ کیا بلکہ اوس معمورے کے حصار تک پہنچ گیا جب یہہ معاملہ روبکار ہوا والی ازنگمد عثمانیون کے دست اندازیون

اور تاراجیون سے گھبراکے بارگاہ شہنشاہ قسطنطنیہ مین نالشین کین شہر کی حالت پرخطر سے آگاہی دیکے

اعانت و امداد کا طلبگار ہوا اوسنے ایک بھاری فوج جرار مع اسلحہ و یراق بغرض کمک روانہ کی مگر

عبدالرحمن جو عثمان کے لشکر کا دوسرا کپتان بہادر زمان تھا فوج یونانی کی آمد کی خبر پاکے میدان ملیز

مین مقابل ہوا یونانیون پر عثمانیون کو غلبہ کامل ہوا جب باغیون نے منہہ کی کھائی گھبرا گھبرا کر پیٹھ دکھائی جب

بھی شجاعان آرخان نے اونکا پیچھا نچھوڑا ایک کو دو دو کو چار کیا مدعیان متفق کی سر و تن کی جدائی مین

اصرار کیا ایک سے ایک مانند تن و سر جدا ہو گیا دمکے دم مین دشمنون کا قصہ فیصلہ ہو گیا کچھہ باقی جو رہ گئے

اونھون نے چھپ چھپ کے رہائی پائی شہنشاہ قسطنطنیہ تک پہنچکر اس سانحہ کی خبر پہنچائی اسوقت عثمان کا مزاج

متواتر مہمات اور ملک گیری کی کڑی کڑی صعوبتون سے مکدر رہنے لگا ضعف پیرانہ سری و مرض نقرس

کے باعث پریشان خاطر رہنے لگا ناتوانی نے شہرستان وجود عثمانی مین توانائی پائی مضمحل ہو گیا گو طاقت

نبرد طاق تھی مگر ہمت و جرأت شہرۂ آفاق تھی پھر بھی اپنے فرزند جگر پیوند آرخان کو بلحاظ اوسکے کہ وہ مدام

میدان کارزار مین مظفر و منصور رہا کیا ایک فوج کثیر کے ساتھہ صوبہ تھبینہ کی تسخیر کے لئے جسکا بادشاہ

روا آرش تھا روانہ کیا اور حکیم یہہ کہ اوسکے ساتھہ ہی صوبہ برصہ دارالامارہ شہر ندکور پر بھی قبضہ ہو جائے

ایک ہی وقت مین دونون کا کام تمام ہو بہادران جنگی مین نام ہو ارنس نے جب مقابلہ آرخان کی طاقت

نپائی شہر پناہ مین سر چھپایا آرخان نے اوسکا بھی محاصرہ فرمایا وہ بھی یون محصورون پر رسد بند ہوا

مدعی مبتلاے گزند ہوا بعد عرصۂ دراز آرنس بہ ترغیب میکیل جو خلعت اسلام سے مشرف ہو چکا تھا اور آرخان کا خاص
دبیر و مشیر تھا حلقہ بگوش اطاعت ہو گیا اور بقیۃ السیف کی سلامتی کے لئے تیس ہزار سکۂ طلائی کی پیشکش بارگاہ
سلطانی مین پہنچائی سرزمین برصہ بھی ۷۲۶ سنہ ہجری مطابق ۱۳۲۶ سنہ عیسوی مین عثمانیون کا ایک قطرہ خون بہنے
جانے کے بغیر سلطان آرخان کے ہاتھ آئی چونکہ انقلاب آسمان مشہور ہے اور اوسکی کجروی و بدراہی مبرہن
قریب و دور ہے کسیکو مانند گل ہنساتا ہے اور گاہ صورت شبنم آٹھ آٹھ آنسو رولاتا ہے کہین غم مین
شادی اور کہین شادی مین غم ہے تو بہ گردش لیل و نہار کا اوریہی عالم ہے دم کے دم مین حال دیگرگون
ہوجاتا ہی مآل اندیشون کا جگر دید تنوعات روزگار سے خون ہوجاتا ہی۔ لیجئے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے
کہ جب آرخان نے مقامات مطلوبہ پر فتح پائی خوشی سے پھولا نہ سمایا اب دیکھئے کہ فلک تفرقہ پرداز نے
کیا کر دکھایا یعنے دفعۃً شدت مرض پدر بزرگوار یعنے عثمان کی خبر آئی اور اس خبر کے ساتھ حکم مراجعت
بھی آپہنچا یہہ بھی حفاظت برصہ پر فوج کثیر کو متعین کرکے ہوا کی صورت باپ کی خدمت مین جا پہنچا مگر اسوقت
مین کہ عثمان پر سخت دشواری بھی قضا منتظر سواری تھی دم واپسین کا معرکہ درپیش تھا درد ہجر جرأت سے
زار زار رہرو فا اندیش تھا سفر عقبیٰ کا دم بھرتا تھا لب پر یاد خدا تھی اجل منزل آخر تک پہنچا نیکو رہنما تھی
اوسنے پہنچکر زمین خدمت چومی اور پاس ہی بیٹھ گیا باپ کے چہرے پر نظر کرتے ہی سینہ جو بھر آیا تو
رو رو کر بے اختیار چلایا آرخان کی صدائے درد انگیز سے عثمان کی آنکھین کھل گئین فرمایا کہ ای آرام جان و راحت
روان وقت گریہ و زاری نہین ہنگام اشکباری نہین کیونکہ یہہ میری اخیر لڑائی جو تم دیکھتے ہو اور جس سے تمہارا جگر ریش ہے

بچون سے جوانون اور جوانون سے بوڑھون تک یہہ معرکہ درپیش ہے چونکہ تم قائم مقام میرے ہو ترک
دار فانی کا غم نہین سر مو الم نہین مگر چند نصیحتین یاد رکھئے ہمارے روح کو اس پر عمل پیرا ہو کر شاد رکھئے بیٹا
سنو دنیا کی دولت مستعار پر غافل ہونا جور و تعدی پر مائل ہونا عدل و انصاف سے ملک آباد رہے
رعایا برایا کا دل شاد رہے فتوحات تازہ کی لڑی بندھی رہے زور شمشیر سے فکر ترویج دین کی رہے۔
دشمنون کے چھکے چھوٹین رومی سلطنتون سے اتحاد کے سلسلے نہ ٹوٹین علما فضلا کی عزت و توقیر مین فرق نہ
آئے بناء دین کی استواری پر کمر چست رہے تواضع و خوش اخلاقی مین کمی ہونے نہ پائے خیل و خدم جاہ و
حشم پر فخر و ناز بجا نہین اہل علم کے فیض صحبت سے دوری روا نہین عدل کا ساتھ رہے انصاف کے ہاتھ مین ہاتھ
رہے عقلا کا کام یہہ نہین کہ ناحق کے جھگڑون مین پابند ہون اور ہمارا یہہ مطلب نہین کہ سارے جہان کی بادشاہت
سے بہرہ مند ہون میرا مدعا دلی تو یہی تھا کہ دین اسلام کو رواج دون ترویج ملت مین قصور نکرون اور اب
تمہارا کام ہی کہ وہ مقصد برائی سرخروے عاقبت کی ہاتھ سے نجانے سیرابی تشنگان انصاف
بلا طرفداری ہو ایک ہی طرح پر چشمہ فیض سب جگہہ جاری ہو جس بادشاہ مین کہ عدل و انصاف و فیض و سخا نہین
سچ جانیو کہ وہ بادشاہ نہین۔ رعایا برایا کی بہبودی کی فکر رہے۔ مدام فضل و عنایات بادشاہ حقیقی
کا لب پر ذکر رہے یہہ کہتے سنتے کچھہ عرصہ نگذرا کہ عثمان کے طایر روح نے قفس عنصری سے چھوٹ کر
آشیانہ خلد برین کی راہ لی ہنگامہ حشر برپا ہوا طرفۃ العین مین کیا تھا کیا ہوا۔ انہتروین سال مین عثمان نے
سفر عقبی کیا چھبیس سال تک امورات جہانبانی مین کوششین کین اور ۷۲۶ ہجری مین یہہ واقعہ ہوش باردویا

فائدہ

کہتے ہین کہ جب خزانہ عثمانی کا جایزہ لیا گیا تو نقد و جواہر سے خالی پایا اور وجہ اسکی یہی تھی کہ سربازون کی سرفرازی مین یہان کیا کمی تھی اسلئے مال تو کچھ نہ تھا مگر یہی ایک سلطنت عظیم الشان اور راہوار برق جولان متعدد خود و بکتر و خفتان مویشی بے پایان چنانچہ شہر برصہ سے سلطان روم کے پاس ابتک جو گوسفند آتے ہین وہ اونہین کی نسل کہلاتے ہین جو وصیت مین رومی سلطنتون کے اتحاد کا ذکر تھا سو اوس سے مراد عثمان کی یہی کہ سارے عیسائی مشرف شرف اسلام ہون کیونکہ بہ نسبت عثمانیان غیر ملت والون کو لذت اسلام سے محظوظ کرنا عین کرم و احسان ہے اتحاد و دوستی صادق کا یہی عمدہ نشان ہے۔

واضح ہو کہ روم اوس ملک کو کہتے ہین جسکو زمانہ سلف مین پہلے رومیان یورپ نے اور پھر یونانیون اور ترکیون نے فتح کیا تھا مگر نور الدین نے اپنی کتاب جغرافیہ مین لکھا ہے کہ روم وہ ملک ہی جو بحر غرب سے شروع ہو کر گالیشیا اندلوس یعنے ہسپانیہ فرانس یعنے افرنجہ اطالیہ یعنے رومیہ جرمنی یعنے نمسہ پولنڈ و بوہیمیہ اور ہنگری یعنے ماجار سے تا بہ قسطنطنیہ و دریائے یوکین یعنے بانطس سے اشتمال رکھتا ہی وہان سے ملک سقالیہ اور اسکلیوانیا روس کے سرحدی صوبجات ہین مگر یہہ زیادہ متحقق ہے کہ روم سے مراد رومانیہ اور رومیلیا یعنے تھریس اور یونان جدید ہے مصنف مساحت الارض کا یہہ مقصود ہے کہ روم جس مین ایشیاے کوچک کا ایک حصہ شامل ہے طرف غرب نہر بحر اسود سے محدود اور سمت جنوب سیریا اور مسوپوٹیمیا یعنے بلاد شام و بلاد فنیرہ و ارمنیہ جانب شرق و شمال جارجیہ یعنے بلاد کرد اور دریائے یوکین یعنے بحر بانطس سے محدود ہی

اور اس ملک کے وسط مین جبل قرمان جسکو جبل طارس بھی کہتے ہین واقع ہے جہان ترکمانی اور ترکی خاندان
رہتے ہین اور اوسی ملک روم مین جین زمانۂ عتیق سلجوقی سلاطین کی حکمرانی رہی جن تک خاندان عثمانیہ کا
سلسلہ پہنچتا ہے اسلئے ایرانیان و مغول تا حال انہین رومی کہتے ہین۔

فصل سوم در بیان نصرت توامان سلطان غازی آرخان

لکھا ہی کہ جب عثمان نے رحلت فرمائی دہم ماہ رمضان المبارک ۷۲۶ھ مطابق ۱۳۲۶ء عیسوی کو آرخان نے بینتیس
سال زینت تخت برمائی شہر برصہ مین جسکو اُسنے اپنے پدر بزرگوار کے عین حیات مخالفون سے چھینا تھا
ایک سال تک سکونت اختیار کی جب استحکام امور سلطنت سے بالکلیہ فراغت ہو چکی تو دوسرے سال سمندرہ کے
تمام صوبون پر چڑہائی کرکے شہر نقمیدیا تک جا پہنچا جب شہر کی خلقت اسکے محاصرہ سے خستہ دل ہوی
تو وہان بھی اسکو فتح حاصل ہوئی حاکم نقمیدیا کالوجنیس نامی نے جب دیکھا کہ لشکر آرخان نزدیک پہنچ ہی
گیا مارے دہشت کے وقت شب فرار ہو پناہ گزین قلعہ کوین حصار ہوا۔ جب بھی آرخان نے پیچھا نچھوڑا
وہ قلعہ بھی بہ آسانی ہاتھ آیا اس ہنگامہ دار و گیر مین کالوجنیس کے جسم مین ایک تیر ایسا لگا کہ ترازو ہو گیا۔
زندگی کی نظرون مین سبک ہو کر موت کے ساتھ ساتھ بازار عدم کا راستہ لیا دنیا سے زرد رو ہو گیا
نسقچیون نے حسب الحکم سلطانی تن سے سر جدا کیا نیزہ پر چڑہایا ساری شہر مین پھرایا۔ اہل شہر نے گھبرا گھبرا
کر در دولت آرخان پر ایلچیون کو بھیجوایا اور عرض یہ کہ جان کی امان ہو اور قسطنطنیہ کو جانیکی پروانگی ملی تو
شہر خالی کردین جب درخواست منظور ہو چکی تو شہر والون نے ترک وطن کیا آرخانیون نے بسایا سارا شہر ہاتھ

آیا اور سنہ ۷۲۶ ہجری مین شہر ہرقی پایۂ تخت سمندرہ بھی آرخان کے ایک سردار علی بک ناحی کے سپرد ہوا
گرم ہنگامہ دستبرد ہوا جب یون ہی صوبہ بتھینہ کے ساری شہر بجز نیشیا آرخان کے تصرف مین آگئے کو فنگی
سہری عزت پایۂ تخت سے مایوس ہوا شہر برصہ دار الامارہ ہو کے قدمبوس ہوا آرخان نے باستصواب
علاؤالدین پادشاہان سلجوقیہ کے سکّون کو چلنے سے روکا اور اپنے نام کا سکّہ چلایا رفتہ رفتہ ایک
نئی بیدل و البتر یعنے منطوعہ سے انتظام سلطنت بڑہایا اور انہین تسخیر بلاد و امصار کے لئے آلات و اوزار بنانے
کے ہنر مین جس سے وہ تا حال ناواقف تھے تعلیم دی اور اپنے بھائی علاؤالدین کو وزیر اعظم کا خطاب دیکر
اوسی فوج کی سپہ سالاری بخشی اور سنہ ۷۲۹ ہجری مین آرخان نے اپنے سپاہ کی تنخواہ مقرر کی یعنے روزانہ
ایک نقرہ جو اوسکے سکے کا نام تھا اور رابیت مین درم نقروی کا چوتھا حصہ لا کلام تھا چونکہ فوج مذکور
بالکل جاہل تھی اسلئے کہ ادنی ترین طبقے کے رعایا سے شامل تھی بار ہا اُنسے علم بغاوت بلند کیا جادۂ اطاعت سے
منہہ پھیر ناپسند کیا جب بالکل تمرد پر کمر باندہی تو آرخان نے اسکو بھی گوشمال دیکر معزول کیا اور بعوض انکے
عیسوی نوجوانون کا داخلہ فوج مین قبول کیا اس شرط سے کہ جو عیسائی مسلمان ہو جانے پر مائل ہو پہلے اُسکو مسلمان
کرین اور پھر فوج مین داخل ہو پھر تو یہہ عالم ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ مین اسلام نے قوت پائی لشکر کثیر فراہم ہوا
اور حکم یہہ کہ اگر کوئی مزارع اور کسان جو باوجود اپنی ملکی محاصل سے خوش گذران ہونے کے داخلہ فوج کا آرزو مند
ہو تو سنجاق بیگیون کے تحت فرمان آزادانہ نوکری کرنے سے اوسکا پایہ بلند ہو - جب آرخان نے اسطرح سپاہ
جدید کا انتظام کیا اور فوج کثیر بھی فراہم ہوگئی شہر نیشیا پر جو گذشتہ دو سال کے محاصرون اور قحط سالی و طاعون
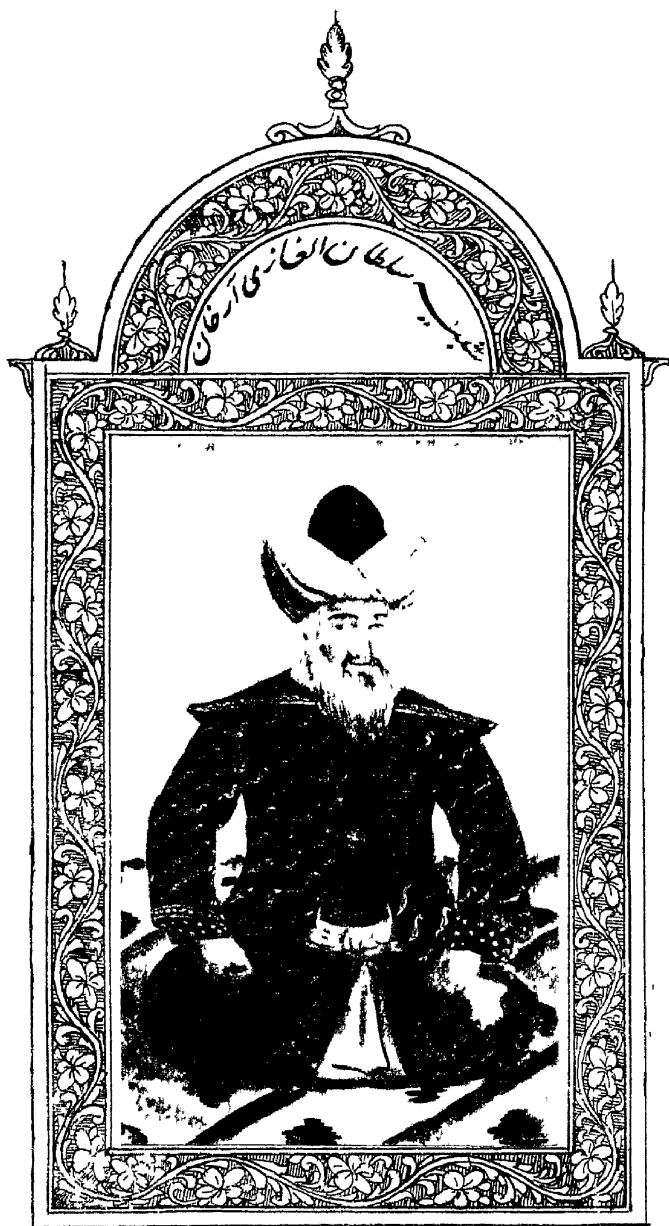
یہہ شبیہہ خاص تصویر خانہ سلطان روم سے لی گئی ہی

دو بانسے خراب ہوگیا تھا محاصرہ کیا جب اہل قلعہ کو تاب نہ آئی اور انہون نے طاقت مقابلہ نپائی تو شہر کو

آرخان کے تفویض کیا اور آرخان نے انکی درخواست کے بموجب معہ مال و اسباب قسطنطنیہ کیجانیکا حکم دیا جب نیشیا والون نے

آرخان کی یہہ رحم دلی دیکھی بخوشی تمام تابعدار ہوگئے جان و دل سے باج گزار ہوگئے لکھا ہے کہ جب ۷۳۱ ہجری

مین سلطان آرخان شہر مذکور مین داخل ہوا حاصل تسلط کامل ہوا یونانی بیوہ عورتون کی آوارگی و بے سرو

سامانی پر رحم جو آیا تو عمایدین سلطنت و اراکین مملکت کو یہہ حکم فرمایا کہ ان عورتون کو اپنے علاقہ زوجیت سے شاد کرین

نامرادون کو بامراد کرین ؎ ذلت و خواری سے نکلین شاد و فرحان ہوگئین ؛ کفر چھوڑا رغبت دل سے

مسلمان ہوگئین ؛ الغرض بعد فتح ایشیا آرخان کی حاتم دلی و مروت مردانگی و فتوت کا اطراف و اکناف

مین یہہ کچھ چرچا ہوا کہ باشندگان دیار و امصار جنکو اوسوقت تک آرخان نے مغلوب نکیا تھا جوق جوق شہر

نیشیا کو چلے آئے اور وہان مجمع اتنا ہوگیا کہ وہ شہر بجاے خود ایک دوسرا قسطنطنیہ ہوگیا ۷۳۴ ہجری

مین نملق نامی قلعہ جسکو صناعون نے بمرتبہ حصین و متین بنایا تھا اور باوجود سعی بسیار عثمان کے ہاتھہ نہ آیا تھا

؎ آرخان کے طالع بیدار سے ؛ کہتے ہین اوسپر بھی قبضہ ہوگیا ؛ ۷۳۶ ہجری مین آرخان نے ایک مدرسۃ

العلوم اور دارالشفا کی بناڈالی مدرسہ جو خانقاہ مین بنایا تھا شہرۂ آفاق ہوا ہر شاگرد اوس مدرسہ کا

علم و ہنر فضل و کمال مین طاق ہوا اور آٹھون پہر اصحاب علم و ہنر کا یہہ کچھ مجمع رہا کہ مدارس عرب و عجم کا بازار

سرد ہوا بے نظیر عصر یہان کا ہر فرد ہوا ظہور ترقی اسلام نے کفر کو دبا دیا - عصیان کو گوشہ گیر بنا دیا یونانیون

پر آرخان کے مظفر ہونے نے بدخواہون کو خیرخواہی پر آمادہ کیا پھر تو مابقی صوبجات ایشیا کی تسخیر کا ارادہ کیا

چنانچہ اجیلا بنگ کے سارے ملک کو جسکا قاسم بک کارفرما تھا اور بعد رحلت قاسم بک حاکم اوسکا
بک کم سن شہزادہ تھا آرخان نے اپنی سلطنت سے یون ملصق فرمایا کہ اوس شہزادۂ کم سن کو اپنا لطفی بیٹا بنایا
پھر تو شہزادۂ خرد سال ترسان بک نام نے بھی پسر قاسم بک کی تقلید کی عنان حکومت شہر ابدیجک
ومنیاس و بالکیسری و برکامی وارمد۔ آرخان ہی کے ہاتھہ دی شہرہاے علوباد و کبلیس و ابنیوس جو یونانیون
کے تحت حکومت تھے وہ بھی حلقہ اطاعت آرخان مین آگئے اس عرصے مین ترسان بک اور اوسکے بھائی حاجل
بک مین جنگ برپا ہوی حاجل بک بوجہ کم طاقتی گھبرایا معرکہ جنگ سے بھاگا شہر برگامی مین اپنا قدم
جمایا اس خانہ جنگی مین آرخان نے دخل دیا اور اون دونون کو یہہ کہلا بھیجا کہ اپنے باپ کی مملکت علی السویہ بانٹ
لین اور اس تقسیم کے لئے شہر برکامی مین اجلاس ہو ہمارے طرف کے لوگ ثالث بالخیر ہو کے جو فیصلہ ٹھہرائین
اوسی پر رضامند ہوجائین جب روز موعود آپہنچا حاجل بک نے بحیلہ بغل گیری خنجر زہر آلود سے اپنے بھائی
ترسان بک کا شکم چاک کیا بیچارے کو ہلاک کیا اور آرخان کی ہیبت جو چھائی شہر پناہ کے دروازون
کو بند کر کے لڑائی کی ٹھہرائی مگر شہر کے باشندون نے جو حاجل بک کی اس حرکت نامردانہ سے متنفر تھے حاجل
بک کو معہ شہر سپرد آرخان کیا حاجل بک شہر برصہ کے محبس مین دو سال تک اسیر رہکر مر گیا جان سے گذر گیا
اسکے بعد شہریار علوباد بناے بغاوت مین گرم جوش ہوا بزور شمشیر آرخانی وہ بھی بار سر سے سبکدوش
ہوا پھر تو سارے صوبہ کراسس سے معہ علوباد آرخان کی سلطنت کا اعتراف ہوگیا ۷۳۶ ہجری مین سارا قصہ
پاک و صاف ہوگیا ۷۳۸ ہجری مین اہالیان اناقور و امرود نے بھی عیسویون کی حکومت سے نکل کر آرخان کے

سایۂ عاطفت مین آرام پایا اسکے بعد اور بھی شہر اور گڑھیان آرخان کے ہاتھ آئین اونہین بھی سلطنت عثمانیہ
سے ملحق بنائین۔ لیجئے جب اتنی فتحین حاصل ہوگئین تو شوق ازدیاد مال و منال و ملک گیری نے آرخان کا
قدم اور بھی بڑہایا چنانچہ ۷۳۵ ہجری مین صوبہ تجبینہ پہ تمام و کمال قابض و متصرف ہوکر اپنے بیٹے
سلیمان کو اوس عصر کے نامی سردارون یعنے اخی بک و غازی و فضل و یعقوب بحی بک و میکال کے ساتھ
یورپ مین داخل ہونیکا حکم فرمایا کہتے ہین کہ اون دنون شہنشاہ قسطنطنیہ نے یہہ منادی پھرائی تھی کہ کوئی فرد
بشر چھوٹی سی چھوٹی کشتی پر سوار ہو سواحل ایشیا کی طرف نجائے اور کوئی عثمانی یورپ مین داخل ہونے
نپائے ایک روز کا یہہ ذکر ہے کہ سلیمان اسی جوانان منتخب کے ساتھ سرزمین ایدنجیک مین بحیلہ شکار اترا
اور ایشیائی ساحلون کا نظارہ کرتے ہوئے شب ماہ مین دو چھوٹی کشتیون کے ذریعہ ایشیا کے ایک قریہ سے یورپ
مین ہامتی گرہی تک جا پہنچا ساتھیون نے بھی ساتھ نچھوڑا رفاقت سے منہہ نموڑا وہان پہنچکر سلیمان نے ایک
کسان سے ملاقات کی اور داخلہ شہر کی صلاح چاہی تو اوسنے ایک جونری بھونری کا پتا دیا جسکے ذریعے
سلیمان اپنے ساتھیون سمیت بہ آسانی شہر مین داخل ہوگیا باشندگان شہر کو جو بخت خوابیدہ کی طرح سوتے ہے
تھے اسیر کرلیا اطمینان کلی حاصل ہوگیا مگر از راہ دوربینی و پیش اندیشی شہر والون کی خاطر شکنی گوارا نہ کی
انعام دیا اور انکو مستحق آزادی اس شرط پر کیا کہ اموات بحری مین سستی نہ کرین ایشیا سے یورپ تک
جہازون کی راہبری کرین قیدیون نے سلیمان کے اس سلوک اور طمع کے باعث تین ہزار عثمانیون کو جہازون
پر سوار کرکے ایشیا سے یورپ مین اتار دیا روز دوم سلیمان نے قلعہ اکجت حیا سو بونیا پر حملہ و رہوکے اسکو

مسخر کرلیا کچھ لشکر کے ساتھ کراخی تک کو اوسکی حراست پر مامور کیا چنانچہ آج تک وہ قلعہ اخیواسی کے نام سے
مشہور ہے زبان زد قریب و دور رہی - حاکم کالی بولی کو آرخان کی ترقی اقبال کی تاب جو نہ آئی تو اطراف
وجوانب سے سرباز و نکو فراہم کرکے سلیمان کے ساتھ نگار کی بات بنائی مدتون لڑائی کا سلسلہ جاری رہا
آخر ترکیون نے دشمن کا پنجہ مروڑا چھکے چھوٹے تک پنچھوڑا اگرچہ انھون نے بھی حفاظت شہر مین نہایت دلیری دکھلائی
مگر طول محاصرہ سے تنگ آکر ہمت گنوائی - کل صوبۂ کالی بول جو کلید شہر قسطنطنیہ تھا آرخان کے حیطۂ اقتدار
مین آگیا لشکر عثمانی بادل کی طرح چھا گیا ۷۶۱ھ ہجری مین سلطان آرخان نے اور ایک لشکر تحت فرمان مراد جو
اوسکا دوسرا فرزند تھا یورپ کو روانہ کیا دونون بھائیون یعنے سلیمان و مراد کے لشکر باہم مل گئے سلیمان نے
ملغار اور البسلام پر دہاوا مارا مسخر کرلیا مراد نے ایبیاطوس نامی قلعہ کو جو قسطنطنیہ سے فقط دس ساعت
کی راہ پر واقع تھا ہاتھ سے نہ دیا جب یہہ ہوچکا قارلو نامی شہر استوار کو جو قسطنطنیہ اور ادریونوپل کے
مابین ہے محاصرہ کیا باشندگان شہر استحکام قلعہ کے پابند رہے عہد و مواثیق مراد سے جو بہ نسبت انکے
نہایت فائدہ مند تھے نارضامند رہے قلعہ سے نکل کر ہنگامۂ جنگ برپا کیا کئی ہزار لشکریان مراد
کا خون بہیا اور انہین پسپا بار ہا کیا آخر مراد ہی نے فتح پائی ہر ایک دشمن کی تشنگی آب تیغ سے
بجھائی جب مراد اُس شہر پر قابض ہو بطور انتقام اوسکو یون مسمار کیا کہ زمین سے ہموار کیا باشندگان
شہر برگاس جو ادریونوپل اور قارلو کے درمیان ہے مراد کے خوف سے دہل گئے شہر کو خالی چھوڑ کر باہر نکل
گئے جب یہہ بھی ہاتھ آیا تو مراد نے معہ لشکر جرار عزم ایشیا فرمایا مگر سلیمان اپنی فوج کے ہمراہ یورپ ہی

رکھا گیا ایک روز سلیمان اپنی لشکر کا جایزہ لیتا اور اونکو مطابق قواعد و آئین عثمانیہ تیر اندازی و نیزہ بازی کی و زین نشین

اور داؤ گھاؤ کی کرتبین سکھلاتا تھا کہ سلیمان کا گھوڑا اُٹھا ہوا بلکہ پیشتر و صبا ہوا مطلق العنان ہوکر مطلق نہ تھما

ایک درخت کے چیبیت مین سلیمان کا پیر ٹوٹا پھر ٹھکرایا یہہ پشت زین سے جدا ہوا اور ایک ایسی پٹکی کھائی کہ

رشتۂ حیات بھی ٹوٹا۔ آرخان پر اس سانحہ ہوش ربا کے سنتے ہی غم طاری ہوا جینا بھاری ہوا پورے

دو مہینے نہ گذرے تھے کہ وہ بھی ہمرکاب قضا ہوا دم کے دم مین کیا تھا کیا ہوا مگر پیش از رحلت ایک لشکر

بسر کردگی اخی بک و دید و موتھیکن شہر پر بھجوایا تھا جب اخی بک معہ لشکر بلاے ناگہانی کے شکل اوس شہر بے

سر و سامان کے متصل پہنچا اوسی مقام کے قرب و جوار مین حاکم شہر کو جو بطریق سیر و ہواخوری وارد تھا اسیر کرلیا

اور اُسنے یعنے حاکم شہر نے جو طبقہ شہنشاہان یونان سے تھا قید کی تاب نہ لاکر تحویل شہر سے اپنی آزادی مول

لی مگر مورخون نے لکھا ہی کہ جو ہانز کیا نتکوزینس شہزادۂ یونان جسنے آرخان کو سریر سلطنت پر جلوہ افروز ہونے

کے پیشتر اپنی بیٹی دی تھی اور باہم نسبت خسرو دامادی کی تھی بلحاظ منت و سفارش پھر اوسی حاکم کو اوسکی حکومت

پر بحال کیا و فور عنایت سے مسرور و فارغ بال کیا۔ لکھا ہی کہ سلطان آرخان نے پینتیس ۳۵ سال تک زینت سلطنت

بڑہائی ستر سال کی عمر مین اجل آئی۔ مورخین ترکی اس بادشاہ عظیم الشان کی تعریف مین تر زبان ہین اور اوس حکمران

فیض رسان کے اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ مین رطب اللسان ہین پہلے پہل اوسنے جامع مسجد و مدارس و دار العلوم و شفاخانجات

کی تعمیر کیا تھی داد دینداری و ہنر پروری دی تھی۔ **فائدہ** کہتے ہین کہ جو ہانز کیا نتکوزینس نے جسکا ذکر آگے

گذرا شہنشاہ اندرونیکس کے دو شہزادہ بچا امین تھا انقلاب زمان سے قابو جو پایا تو اونکی تخت سلطنت کو

غصب کرکے خود شہنشاہ کہلایا مگر زمانہ نے اوس سے یاری نکی دشمنون نے تخت چھینا عمر بھر دلگیر رہا جبل الحسن کے گوشۂ انزوا مین سکونت پذیر رہا وہان اوسنے ایک روزنامچہ اپنے عہد کا لکھا ہی جسکی فصاحت و بلاغت کے یونانی آج تک قائل ہین حرف حرف پر جان و دل سے مائل ہین۔

فصل چہارم در احوال سلطان غازی مراد خان نصرت توامان

لکھا ہی کہ جب سلیمان شاہ نے رحلت کی اوسکے چھوٹے بھائی مراد خان کو چالیس برس کی عمر مین دولت عثمانیہ ہاتھ آئی اور اوسنے اپنے باپ یعنے آرخان کا قائم مقام ہوکر تیس سال تک حکومت کی اگرچہ بعد تخت نشینی اپنے باپ اور بھائی کے یورپ مین حاصل کین ہوئین فتحون کی ترقی مین کوششین کین لیکن بوجہ عداوت شہزادۂ کارمینیا جسنے اوسوقت ایشیائے کوچک کے وسطی ممالک عثمانیہ مین ایک ہنگامہ برپا کیا تھا کامیاب مدعا نہوکچھ فوج جرار جانب ہنگامہ فی الفور روانہ کرکے فتنہ کو نابود کیا فساد کو معدوم الوجود کیا ۱۳۶۰ء عیسوی مین ہلس پانٹ کی راہ سے لشکر عثمانی نے عبور کیا یورپ مین پے در پے فتحین نصیب ہوئین آخر جنگ کسوہ موقوعہ ۱۳۸۹ء عیسوی مین اس سلطان یعنے مراد اول کا سلسلۂ حیات تو تا یہہ بھی پنجۂ اجل سے بچھوٹا کہتے ہین کہ سلطان مراد خان نے یونانیون سے کئی مقام چھین لینے کے قطع نظر شہر عظیم الشان ادریہ نوپل پر بھی فتح پائی اور سلطان محمد خان ثانی قسطنطنیہ کو فتح کئے تک شہر مذکور ممالک عثمانیہ کا دار السلطنت رہا اس بعد مراد خان صدر کا فلیپا پولی اور ساگری پر قبضہ ہوا عثمانیون کا اون جنگی قومون سے جنہون نے سرویہ و باسینہ مین بادشاہتین مقرر کین تھین مقابلہ ہوا پھر تو سرویہ و باسینہ و الیشیہ کے شہزادون نے اتفاق کیا عثمانیون کو سرحد یورپ سے نکال دینے کی ٹھہرائی شہر ادریہ نوپل کی جانب روانگی افواج کی بات بنائی وقت شب قریب نہر ہیر

یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

ترکیون نے اپنے دشمنون پر حملہ کرکے فتح پائی عیسویون نے بڑی زک اٹھائی اہل ہنگاری و سرویہ پر ترکیون نے پہلے بہی
غلبہ پایا تھا سنہ ۱۳۷۶ عیسوی مین عثمانیون نے شہر نسہ پر قبضہ کرکے شہزادۂ سرویہ کو عاجز بنایا اوسنے اسوقت مصلحتاً
سالانہ ایک ہزار رطل نقرہ اور ہزار اسوار بطور خراج روانہ کرنیکی شرط پر صلح کرلی شسون شاہ بلگیریہ نے بہی
اطاعت مین کوتاہی نکی مگر بعوض خراج اپنی بیٹی کو زوجیت مراد خان سے بہرہ مند کیا گویا اوسنے بہی خراج دیا
پھر تو چھے سال کامل تک مراد کی بخوبی بسر ہوی کسیکی کچھہ خبر ہوئی اُسکے بعد ایشیاے کوچک مین فتنہ نے
اُٹھایا سلطان نے اپنی فرزند کلان کو مختار ممالک عثمانیہ کرکے عزم مقام مذکور فرمایا ادہر فرزند مراد خان نے پسر شاہ
یونان سے سازش کی دونون نے مخالفت سلطان ہی مین بنائے فساد ڈالی سوداے عناد سر مین جو سمایا تو
باالاتفاق شہر قسطنطنیہ کے قریب مقام لشکر قرار پایا جب یہہ خبر وحشت اثر گوش گزار سلطان مراد ہوئی فوراً
واپس آیا شاہِ یونان کو اوسکی بیتے کی بدراہی سے آگاہ کیا اوسنے عرض کی کہ مین ہرگز اوس سے واقف
نہین بہتر ہی کہ گرفتار بلا یہہ دونون پر قصور ہون سزاے جرم مین بینائی سے دور ہون غرض کہ فوج عثمانیہ
مفاسد کے سرون پر قضا کی طرح جا پہنچی وقت شب سلطان مراد نے عزم لشکرگاہ باغیان فرمایا اور باآواز
بلند فوج منحرف کو یہہ سنایا کہ اگر واپس آجاوگے تو معافی خطا سے کامیاب ہوکر امن پاؤ گے سپاہ نے جب اپنی
بادشاہ قدیم کی آواز سنی باغی شہزادون کو چھوڑا حضور سلطانی حاضر ہوکے عفو جرم کے لئے ہاتھونکو جوڑا
باغی شہزادون نے یہہ حال جو دیکھا معہ چند ترکی رو بفرار ہوکر ایک مقام مین پناہ لی مگر سلطان نے مقام
مذکور کا محاصرہ کیا جب دونون ہاتھہ آئے اپنے بیتے کو قتل کیا اور پسر شاہ یونان کو بغرض سزارسانی اوسکے

باپ کے پاس بھیج دیا شاہ یونان نے اپنے نور نظر کو اوسکے شریکون سمیت پہلے سرکہ جوشیدہ سے نابینا بنایا اور پھر دو دو تین تین کو باہم بند ہوا کر نہر مین پھکوا دیا اب اور سنئے کہ حاکم کارمینہ جو سلطان مراد کا داماد تھا ایشیاے کوچک کی ترکی قوم کے سرداری کے لئے اپنے سسرے سے بگڑا اور ۱۳۸۷ء سنہ عیسوی مین زور آزمائی ہوے اکونیم پر باہم لڑائی ہوئی مگر جب حاکم آرمنیہ نے شکست پائی اوسکی زوجہ دختر سلطان مراد نے اپنے باپ کے غصے کو تھاما اور مرد کی جان بچائی سلطان نے اپنی فوج کو واپسی کا حکم دیا اور آپ شہر برصہ کے سمت روانہ ہوا شہزادہ بایزید خان نے جو اس جنگ مین موجود تھا نہایت دلیری کی جسکے سبب ناموری آفاق کہلایا یلدرم یعنے برق کا خطاب پایا جب ۱۳۸۶ء سنہ عیسوی مین اون ممالک عثمانیہ نے جو قدیم صوبۂ ترلیس اور رومیلیہ کے جدید صوبے سے مشتمل تھے فتوحات جدیدہ سے اور بھی ترقی پائی تو فتح کئے ہوے صوبوںمین ترکون اور عربون نے اپنی اقامت ٹھہرائی بلگیریہ و سرویہ و باسینہ و ہنگاریہ والون نے بالاتفاق مقابلہ ترک پر کمر باندہی سواے انکے اور دو قومون نے بھی اونکی شرکت کی مگر روسی جو کئی سال کے بعد ترکیون سے اپنی قوم کا بدلہ لینے آئے تھے مملوکان اہل منگولیا یعنے مغول کی طرح ایک طرف پڑے رہے سلطان مراد نے جب یہہ دیکھا کہ متعدد قومون نے ترکیون کی عداوت مین سازش کی ہی نہر ہلس پانت عبور کر کے خود ہی جنگ مین تقدیم کی ارادہ یہہ کہ دشمن کو رسد اور کسی طرح کی تائید پہنچنے نپائے بلگیریہ و سرویہ والون نے بھی عثمانیون پر دم روانگی باسینا حملہ کیا آنکر سد راہ ہوے اس لڑائی مین پندرا ہزار ترکی تباہ ہوے مگر سستی و عدم استقلال کے باعث اونکے لشکر نے ۱۳۸۹ء سنہ عیسوی مین مہینون حرکت نکی پھر تو فوج عثمانی نے بسبیل ایلغار پہنچکر مخالفون کو پسپا بنایا شکست فاحش دیکر جوہر مردانگی دکھایا سنون یعنے شاہ بلگیریہ

کو بھی جب شریک اعدا پایا تو سلطانی آپ بلگریہ ہی مین بنظر ضرورت چندے توقف کر کے علی باد شاہ سپہ سالار کو تیس
ہزار کی جمعیت کے ساتھ شہر بلگریہ پر پروانہ فرمایا پھر تو ترکیون نے سنہ ۱۳۸ عیسوی مین پہاڑون کی راہ لی آخر علی باشا
نادر در بند کے گھاٹون سے ہوتا ہوا جب روس کے مشہور شہر شملہ کو پہنچا ترکیون نے اوسیر بھی فتح پائی تر لوہ مسخر ہوا
پراوادی پر قبضہ ترکان ظفر پیکر ہوا شاہ بلگیریہ نکولوپی کو نکل گیا علی باشا نے دشمن کو ہاتھ سے جانے نہ دیا وہین پہنچکر
اوسکا محاصرہ کر لیا سسوین نے صلح چاہی سلطان مراد نے قبول فرمائی مگر اس شرط پر کہ صوبہ سیلستریہ ترکیون
کو دیدیا جائے اور سسوین کی خراج رسانی مین قصور نہ آئی مگر یہہ شرطین پوری جو نہوین تو پھر جنگ شروع ہوی ترکیون
نے درد جا اور ہرشوا نامی مقامون پر گولہ رانی کی بار ثانی نکوپولی مین سسون پر محاصرہ کیا اور پھر اوسکی جان
بخشی بھی ہوئی صوبہ بلگیریہ سے سلطنت عثمانیہ شامل ہوئی ملک ترک کو دریائے دانیوب کے حد شمالی تک ترقی حاصل
ہوئی لازرس شاہ سرویہ اپنے دوست کی تباہی سے ہراسان ہوا مخالفین ترک سے سازش کی مقابلہ لشکر
عثمانی مین مرد میدان ہوا اسقدر لشکر کثیر جمع آیا کہ اوسنے کمال غرور سے سلطان مراد کو پیام جنگ بھجوایا اوسوقت
سلطان خود سرکردہ فوج ہوکر متصل شہر کسوہ سرحد سرویہ و باسینہ پر جہان غنیم نے اپنی فوجین جمع کین تھین جا
پہنچا نہر سنترہ کے شمالی جانب افواج متفقہ سرویہ و باسنیہ و البنیہ نے معہ کمکی لشکر پولنڈ و ہنگاری و والیشیا پر
جو جمایا تو لشکر سلطانی اوسکے مقابلے مین بہت ہی قلیل نظر آیا سلطان نے اپنے مشیران باتدبیر سے غنیم پر حملہ کرنے
کے لئے مشورت کی کہتے ہین بایزید خان فرزند کلان سلطان مراد نے فرمایا کہ شامل حال خاندان عثمانیہ فضل رب عزوجل
ہی عنایت مسبب الاسباب پر تکیہ ضرور ہی ہلال نشان لشکر عثمانی کا اشارہ ہی تیغ ابرو ی ترکان خونریز ہون

میرے اشاروں میں سارے دشمنوں کا جگر پارہ پارہ ہی غرض وزیر اعظم کو بھی بایزید کی رای پسند آئی قرآن مجید کھولا اور ایک
آیت سنائی جسکا مضمون یہہ تھا کہ ای رسول لڑو تم بیدینوں اور منافقوں سے اور ایک دوسری آیت بھی پڑہی جسکے
معنے یہہ ہیں کہ ایک فوج کثیر ایک کمزور فوج سے اکثر شکست پاتی ہی - بہرحال کوئی تجویز ٹھیک ہوئی سلطان مراد نے
ساری رات بارگاہِ جناب باری میں یہہ مناجات کی کہ یارب دین حق کی تائید و ترویج کے لئے جنگ کرتا ہوں
معرکۂ گیرودار میں قدم دہرتا ہوں تیری راہ میں جان دینی وجہ زندگی ابدی ہی حصولِ نعمتِ شہادت کے لئے سب کچھ چھوڑ
دکہ ہی امیدوار ہوں کہ اس نعمت سے محروم نہ ہوں عدم حصولِ دولتِ شہادت سے مغموم نہ ہوں اس میں سپیدۂ صبح
نمود ہوا سیاہی شب دور ہوئی طرفۃ العین میں ابر چھا گیا بارش ہوفور ہوئی - جب بارش موقوف ہوئی میدان جنگ
میں فوجوں نے پرا جمایا کفر و اسلام میں ایک کا ایک دشمن جان نظر آیا - میمنہ لشکر ترکی پر یوروپین ترکی زمینداروں کی
فوج تھی - میسرہ پر ایشیا ترکی کی جمعیت موج موج تھی شہزادۂ بایزید سرکردۂ فوج میمنہ تھا اور شہزادۂ یعقوب فرزند
دوم سلطان مراد حکمران میسرہ تھا قلب فوج میں خود سلطان مراد تھا خاص دستے کے ساتھ گرم شکر و سپاس رب
عباد تھا انتظام معقول آخر ہراول میں بے قاعدہ سوار و پیدل ہراول میں عیسویوں کے طرف لازرس بادشاہ قلب
فوج کا سرکردہ تھا میمنہ پر اوسکا بھتیجا اور میسرہ پر شاہ باسینا تھا جب لڑائی شروع ہوئی ایشیائی فوج جو اہل اسلام
کے میسرہ پر تھی لشکر سرویہ و آسنیہ سے پسپا ہوئی بایزید نے عثمانیوں کے میمنہ سے بنابر مدد کچھ فوج لی اور پھر جنگ
برپا ہوئی خود بھی گرز آہنی لئے ہوئے سر میدان آیا اور یہہ کچھ لڑا کہ عیسویوں کو باایں مردانگی شکست دی شاہ سرویہ
اسیر ہوا اسکے وزرا مارے گئے سپاہ عثمانیہ نے بھاگتوں کا بھی پیچھا چھوڑا آخر ہر ایک دستگیر ہوا وقت مراجعت سلطان مراد

نے جب دشمنوں کے لاشے دیکھے اپنے وزیر سے فرمایا کہ یہہ جو خاک و خون مین غلطان ہین کوئی ان مین بوڑہا نہین سب نوجوان ہین وزیر نے عرض کیا کہ انکی بدنصیبی کا باعث یہی تھا کہ اس لشکر مین کوئی بوڑہا نہین ایک نصیحت کرنیوالا نہین آخر انکی شکست کی وجہ یہی ٹھہرائی کہ شمشیر دلیران عثمانیہ سے مقابلہ عقل تجربکار سے بعید تھا نوجوانون کی ناتجربہ کاری نے یہہ نوبت پہنچائی سلطان نے فرمایا کہ شب گذشتہ مین نے خواب دیکھا تھا کہ کسی دشمن نے مجھے بھی قتل کیا تھا ہنوز یہہ فقرہ زبان سے پورا نکلا نہ تھا کہ ایک عیسوی سپاہی نے جو کشتون مین روپوش تھا اور اپنی قوم کے بدلہ لینے پر پرجوش و خروش تھا موقع دیکھکر سلطان کے پیٹ پر کٹار چلائی زخم کاری لگا اوسی حالت مین شاہ سرویہ کے قتل کا حکم دیا دو گنٹھون کے عرصے مین جان بحق ہوئے فتح مجسم جان نثاران عثمانیہ نے قاتل کا کام بھی تمام کیا سارا لشکر درہم وبرہم ہوا - وزرانے یلدرم بایزید خان کو سلطان مراد کا قائم مقام بنایا مگر یعقوب اوسکے برادر خرد نے ناخوش ہوکر مقابلہ بایزید مین فساد مچایا بایزید نے بمشورت وزرا اپنے بھائی کو غلیل کے ڈوری سے پھانسی دی لازرس شاہ سرویہ کی گردن بھی ماری بعد اوسکے بایزید نے افواج ترک کو واپسی کا حکم دیا اور اپنے پدر مقتول کو شہر برصہ مین دفن کیا اوس مرد میدان کو خاک مین چھپایا سنگ مرمر کا گنبذ بنایا لکھا ہی کہ سلطان مراد منصف دلیر عالم دوست متقی تھا نفسانی خواہشون سے بری تھا - تیس سال تک حکمرانی کی اور وقت شہادت اکہتر سالہ عمر تھی -

فصل پنجم دربیان سلطان الغازی یلدرم بایزید خان

لکھا ہی کہ یلدرم بایزید خان اپنے باپ کا قائم مقام ہوکر حکمرانی کرنے لگا صاحب تاج و تخت ہوا جنگ سرویہ کو جاری رکھا اسٹیفن بادشاہ جدید سرویہ مجبور سخت ہوا آخر محاصل نقروی معدنیات سے ایک حصہ دینے اور ہر جنگ مین

خود حاضر ہوکر فوجی اعانت کرنے اور تازندگی منحرف ہونیکی شرطون پر ترکیون سے صلح کرلی سلطنت عثمانیہ کا خراج گزار
ہوا اپنی بہن کو زوجیت سلطان بایزید خان مین دیکر صاحب افتخار رہوا جب سلطان بایزید نے جنگ سرویہ سے فراغت پائی
عنان عزیمت اپنی اون شہرون کے طرف جو اقلیم ایشیا مین تھے منعطف فرمائی ۱۳۹۰ سنہ عیسوی مین پھر یورپ کو واپس آیا
۱۳۹۱ سنہ عیسوی مین حاکم والیشیا کو اپنا خراج گزار بنایا مگر باسنیہ والون نے بتائید اہل ہنگری اچھا مقابلہ کیا ۱۳۹۲ع
مین شاہ ہنگریہ سجسمنت نام نے صوبہ بلگیریہ کو آکر بہت سی فتحین حاصل کین لیکن ترکیون کی فوج کثیر سے شکست فاش پائی
نہایت بیقرار ہوا تاب مقابلہ نہ لاکر اپنے ملک کو فرار ہوا جب شہزادۂ کارومینیہ نے اقلیم ایشیا کی سلطنت عثمانیہ پر چڑہائی
کی اور انگورہ و برصہ پر اپنا قبضہ کرلیا تو بایزید خان اپنے نایب کے مقید ہوجانے کے باعث سمت ایشیا روانہ ہوا یورپ کے
مخالفین سلاطین کو ترکیون کے دست برد سے امن پانیکا بہانہ ہوا بایزید خان نے شہزادۂ کارومینیہ کو شکست دیکر اسیر بنایا۔
اور اپنے نایب کو پنجۂ دشمن سے چھڑا کر شہزادیکو اوسکے تحویل فرمایا نائب نے شہزادۂ صدر کو بدون حکم سلطانی قتل کیا
پھر تو صوبہ کارومینیہ پر عثمانیون کا قبضہ ہوا اور جنوبی ایشیائے کوچک کا سارا ملک معترف بایزید کی حکومت کا ہوا اوسوقت
سلطان نے اپنے لشکر کو اوس ملک کے مشرق و شمال کے جانب بھجوایا کاستی مونی سامسون امیشیہ نامی شہرون کو اپنی
سلطنت سے ملایا۔ اب بایزید خان کو خطاب امیری جو اگلے تین بادشاہون سے چلا آتا تھا ناگوار خاطر ہوا خلفای راشدین
کے قائم مقام سے خطاب سلطانی پایا حصول فتوحات و ترقی قدرت پر مغرور ہوکر اپنے مین آپ نہ سمایا عیاشی کا مائل نفسانی
خواہشون مین مبتلا ہوا خاندان عثمانیہ مین پہلے پہل یہی بادشاہ خلاف شرع عمل پیرا ہوا بادشاہ ہنگریہ نے اپنے حریف
یعنے بایزید اور اوسکے رفیقون کو مست شراب لکھ کر اپنے ہم مذہب عیسائیون سے کمک کی درخواست کی ۱۳۹۴ سنہ عیسوی مین
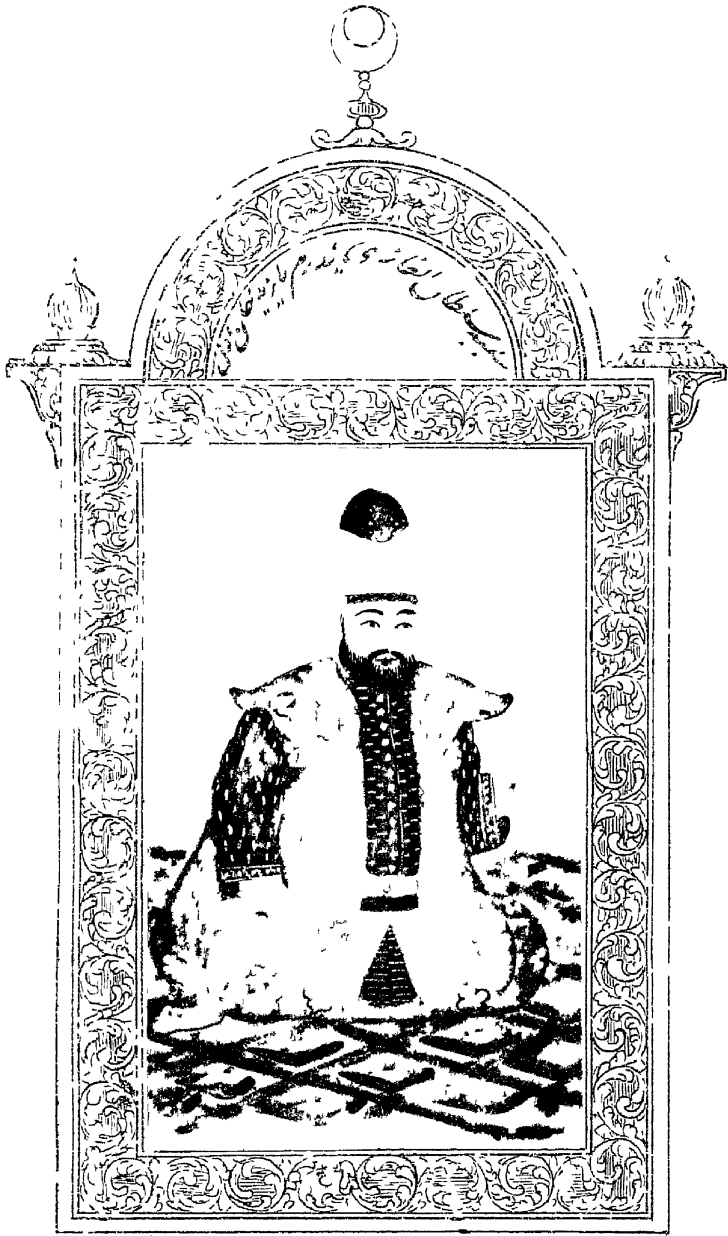
یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

پوپ یعنے بطریق نے عثمانیون سے مذہبی جنگ کرنیکی شہرت دی فرانس برگندی بوہیریا اور بھی دوسرے مقامون سے عیسائیون
نے اتفاق کرکے تران سلونیہ والیشیا اور سرویہ سے ہوتے ہوے سلطنت عثمانیہ کا قصد کیا شاہ سرویہ کو دوستی بایزید مین ثابت
وقائم دیکھکر اوسکی ملک یعنے سرویہ کو دشمنون نے تاراج کردیا شاہ ہنگری نے پہلے ہی حملے مین ویڈن نامی شہر پر فتح پائی
اور بعد پانچ روز کے ارسوو ابھی عیسویون کے ہاتھہ آیا ریکو نامی شہر کے اہل قلعہ کو قتل کرکے دشمنون نے شہر نکوپولی کے
طرف قدم بڑہایا اوسکو بھی محاصرہ سے تنگ کیا یغلن بک قلعدار نے بامید حمایت بایزید بڑی جوانمردی سے عزم جنگ
کیا اسمین سلطان بایزید نے اقلیم ایشیا سے کوچ فرمایا اور دریاے باسفرس عبور کرکے عیسوی لشکرگاہ کے قریب اپنی فوج کا
پرا جمایا سب کے پہلے فوج بے قاعدہ اوسکے بعد سواران خاص سلطانی کا ایک دستہ رہا اور آپ چالیس ہزار کی فوج جرار کے
ساتھہ میدان جنگ مین صف بستہ رہا غنیم کے طرف سے فرانس کے چھے ہزار سواران قوی نے ترکیون سے مقابلہ کیا
فوج بے قاعدہ سلطانی کو تہ تیغ کرکے سواروں پر حملہ کیا اونپر بھی غالب اگر سواران باقاعدہ ترکی کا رخ جو کیا تو
شکست پائی سواران فرانس سے سوا بھاگنے کے اور کچھہ بن نہ آئی جب بایزید خان شاہ ہنگری کے طرف بقصد جنگ بڑہا
عیسویونکا میمنہ و میسرہ فرار ہوا کوئی اُسکے منہہ نہ چڑہا مگر عیسویونکی قلب فوج نے قدم نہ ہٹایا اسوقت عثمانیون اور سرویہ
والون کے حملۂ دلیرانہ سے اُنہون نے بھی شکست پائی فوج شاہِ ہنگری و سواران بوہیریہ کی خرابی آئی سغس منت چند ہمراہیون
کے ساتھہ معرکہ جنگ سے گریز کر گیا غرض وہ روز تو یون ہی گذر گیا دوسرے روز دم صبح بایزید نے اپنی لشکر کو بشکل ہلال
جمایا زیب قلب آپ ہوکر عیسوی دس ہزار قیدیون کو روبرو طلب فرمایا سپہ سالار فوج فرانس کی جو بیس عمائدین عیسوی
سمیت جزیہ لیکر جان بخشی کی مابقی کو قتل کا اشارہ کیا فوج سلطانی نے خنجر ہلالی کی طرح دشمنونکو پارہ پارہ کیا جب سب

کچھہ ہو چکا سلطان یلدرم بایزید شہر برصہ کو جو اوسکا دار الحکومت تھا واپس آیا اور پھر اقلیم ایشیا اور مصر کے حکام کو نکوپولی کی کوایف جنگی سے آگاہ کرنے کے لئے فخریہ خطوط روانہ ہوئے اونکے ساتھہ بعضے عیسوی قیدی مبتلائے آفات بطور سوغات قاصدون کے ہمراہ گویا فتح و نصرت سلطان بایزید کے گواہ یہہ تو ہوا اب دیکھئے جسقدر غنیمت کا مال ہاتھہ آیا اوسکو شہر ہائے ادریہ نوپل و برصہ کے مساجد و مدارس اور شفاخانو کی تیاری مین لگایا بعد اوسکے حسب الحکم بایزید اوسکے نایبون نے جنوبی ہنگاری اور اسٹیریہ پر حملہ کرکے اونکو تاراج کیا اور سلطان نے بھی معہ لشکر عثمانی یونان پر چڑہائی کی تین شہر بغیر مقابلہ ترکیون کے قبضے مین آگئے سرداران افواج بایزید نے بتعجیل تمام زمین کارنتھہ پار ہوکر صوبہ پیلوپونی سس کی تسخیر مین داد جوانمردی دی تیس ہزار یونانی حسب الحکم سلطانی جلاوطن ہوئے روانہ اقلیم ایشیا بہزار رنج و محن ہوئے اور اونکے عوض ترکمانون اور تاتاریون نے شہر کو بسایا شہر اتھنس بھی ۱۳۹۷ عیسوی تصرف سلطانی مین آیا سلطان بایزید خان نے معہ عزم قسطنطنیہ کیا اور روبرو شہر پناہ کے پہنچکر یہہ حکم دیا کہ شہر پر محاصرہ کرین مگر وزیر اعظم نے عرض کیا کہ ایسے وقت مین محاصرہ اچھا نہین کیونکہ فی الحال جن شہرون پر ہمنے فتح پائی ہی اونکے باشندون کے دلون سے ابھی ہمارا خوف و خطر گیا نہین مبادا ہمارے احاطۂ اطاعت سے باہر ہون اور سب حکام عیسوی کیفیت محاصرہ قسطنطنیہ سنکر بالاتفاق مقابلہ کو حاضر ہون اسلئے مناسب یہہ ہی کہ سفیران دولت علیہ شاہ قسطنطنیہ کے نزدیک جائین اور ہماری شروط مطلوبہ کی بموجب صلح کی بات ٹھہرائین سلطان نے وزیر کی رای کو پسند فرمایا سفیرون کو معہ فرمان شاہی طرف قسطنطنیہ بھجوایا جسکا مضمون یہہ ہی کہ بفضل الٰہی جلشانہ اقلیم ایشیا اور وسیع ترملاد یورپ ہمارے تحت فرمان ہین سوائے اس شہر قسطنطنیہ کہ جسکی شہر پناہ کی بیرونی حکومت سے تمہین کچھہ تعلق نہین اگر یہہ بھی اپنی شروط مطلوبہ پر ہمارے تحویل کروگے تو ضرور بچوگے اور جو ہمارے حکم سے منہہ پھراؤگے یقین ہی کہ پچھتاوگے مگر وکیلون سے مخفی یہہ فرمایا کہ اگر

یونانیان شہر کے تحویل کرنے مین کچھ عذر لائین تو سالانہ خراج پر صلح کرلیکر واپس آجائین وکیلون نے جب یہہ حکم پایا
قسطنطنیہ مین پہنچکر فرمان سلطانی شہنشاہ یونان کو پڑھ سنایا شہنشاہ یونان بجز اسکے گھبرا کر دس سال کے وعدہ
پر اپنی شہر و سلطنت کو تفویض سلطان بایزید خان کر دینے کو رضامند ہوا شرط یہہ کہ سالانہ ایک مبلغ مقرری
بطور خراج پہنچائے ترکیون کی مسجد کے لئے عیسائیان اپنا ایک کلیسہ چھوڑ دین اور مسلمانون کے قضیہ و فساد باہمی کے فیصل کو
ایک قاضی مقرر کیا جائے جب یہہ عہدنامہ ہو چکا سلطان بایزید نے اپنے حسب خواہش اقلیم یورپ کے ممالک عثمانیہ کے انتظام مین
توجہ فرمائی اسمین یہہ خبر آئی کہ تیمور نے صوبہ ہاے ماتحت ایرانیان پر فتح پائی ہی سلطنت عثمانیہ پر یورش کرنیکی ہوا سر مین
سمائی ہی - یہان سے کچھ تیمور کا حال بھی سنئے لکھا ہی کہ تیمور باشندۂ تاتار اولاد منغول یعنے مغل سے اور ماکی طرف سے
چنگیز خانی لا کلام تھا بسبب ایک زخم کے تیمور لنگ مشہور خاص و عام تھا ۱۳۳۶ عیسوی مین متصل سمرقند شہر سبزوار
مین پیدا ہوا ابتدائے شباب مین اطراف واکناف کی عداوت رکھنی والی قومون کے چھوٹے چھوٹے رئوسا سے جھگڑ کر
قوی و توانا ہوا جب سینتیس ۳۵ سال کی عمر ہوئی کمال دلاوری کو کام فرمایا دشمنون سے لڑا اور اپنے کو خان جغتائی کا ہم مرتبہ بنایا
شہر سمرقند کو پائے تخت ٹھہرا کر ساری دنیا کی آبادی کو اپنی مملکت قرار دینے کی خواہش سے شہرت دی چھتیس سال
کی ریاست مین اتنا ملک وسیع اسکو حاصل ہوا کہ چین کی دیوار عالیشان سے شمالی روس تک اسکا قبضہ کامل ہوا
چنانچہ بحر عمان اور رود نیل اوسکی فتوحات مغربی کی حد تھی اور نہر گنگا حد شرقی ستائیس سلطنتون کو جنمین نو سلسلہ ارباب شاہ
حکمران تھے ایک کرکے اوپر آپ ہی قائم ہوا - مورخین کے بیان سے یہہ ثابت ہی کہ اسکا ثانی کوئی بادشاہ نہین سیزر
اور سکندر چنگیز خان اور نپولین کو اتنا وسیع ملک ملا نہین فراست و دانائی مین یکتا تھا زورآوری و جوانمردی مین

بے ہمتا تھا - کہتے ہین کہ شہنشاہ یونان نے جب بایزیدخان کے ظلم سے تنگ آکر اپنے سفیرون کو بغرض اعانت دربار

تیمور مین بھیجوایا تو اوسنے بھی اسکی درخواست کو قبول فرمایا ترکیون کا بیان ہی کہ ۸۰۰ھ ہجری مین احمد حال امیر خان بغداد

نے جو تحت حکومت بادشاہ مصر تھا بسبب چند ظلمون کے باغی ہوکر بایزیدخان سے سازش کی تھی اوسوقت سلطان

بایزید نے ملک مصر پر فتح پائی اور وقت واپسی صوبہ آزربایجان پر گذر ہوا تہرن بک حاکم صوبہ مذکور کو مغلوب کرکے

اوس کے سالانہ خراج مقرر فرمایا اور جب اوسکے ایفاء عہد مین شک آیا تو اوسکی زوجہ اور دو بچون کو بطور ضمانت

شہر برصہ کو لیگیا مگر خود اوسکی عورت کا شیفتہ ہوا نہایت فریفتہ ہوا پھر تو بجبر اوسکو مرد سے چھڑایا تہرن بک

نے تیمور سے داد چاہی تیمور اس واقعہ سے غضبناک ہوکر معہ لشکر جرار ۸۰۳ھ ہجری مطابق ۱۴۰۱ء عیسوی مین

اپنے کو مقابلہ بایزید پر آمادہ کیا شہر سیواس متصل سرحد صوبۂ ارمینیا پر حملے کا ارادہ کیا بایزید نے اپنے بیٹے ارطغرل

کے ہمراہ ایک جمعیت آزمودہ کار کو بنا بر حفاظت شہر مذکور روانہ کیا مورچون کے استحکام فوج کی جرأت نے کو تاتاریون

کو پسپا کیا مگر تیمور نے یہہ حکم دیا کہ حصار کو بے پایہ بنا دین ساری دیوار کو ڈہا دین تاتاریون نے حکمت عملی سے ساری دیوار کھو

کھود کر ڈہا دی اہل قلعہ کی ہمت گھٹا دی پھر تو تیمور نے عیسوی چار ہزار سپاہ جنگی کے سرون کو اونکی رانون مین دبا کر

زندہ دفن کردیا فوج محافظ قلعہ کو معہ ارطغرل قتل کیا بایزیدخان نے اس حادثۂ ہوش ربا سے گھبراکر ایشیائے کوچک کی

راہ لی تیمور بھی بہت سے شہرون کو تباہ و تاراج کرتا ہوا وہین جا پہنچا متصل میدان شہر انگورہ مقام کیا اور آٹھ لاکھ

لشکر سے شہر کو گھیر لیا بایزید ایک لاکھ کی جمعیت کے ساتھ صرف مقابلہ ہوگیا دوجانبہ گرم بازار جنگ ہوا آخر بایزید یون

کا قافیہ تنگ ہوا وقت مغرب بایزیدخان بھاگا تاتاریون نے اوسکو اسیر کیا گرفتار طوق و زنجیر کیا بایزید کے پانچ

بیٹون سے جو جنگ مین موجود تھے سلیمان و محمد و عیسیٰ فرار ہو کے موسیٰ ہمراہ پدر شریک مصائب ہو گیا - پانچوان فرزند جسکا نام مصطفیٰ تھا میدان جنگ سے غائب ہو گیا تیمور نے پہلے پہل بایزید خان کی بڑی عزت کی اور بہت مہربان ماجب اوسنے قید سے رہا ہونیکی درپردہ تدبیرین کین تو وہ بھی بگڑ گیا پھر تو یہ حال ہوا کہ بایزید آہنی پنجرے مین قید ہو کے گرفتار رنج و ملال ہوا جب تیمور نے اپنے ملک کو مراجعت کی یہ بھی ہمراہ رہا محو نالہ و آہ رہا انگوری کی لڑائی کے آٹھ مہینون کے بعد ماہ مارچ ۱۴۰۳ء عیسوی مین بایزید نے رحلت کی تیمور نے شہزادہ موسیٰ کو قید سے رہائی دی اپنے باپ کی لاش شہر برصہ کو لیجا کر دفن کرنے پر مامور ہوا مگر تیمور سے بھی حیات مستعار نے وفا کی جی سے گذر گیا چین کی فتح کرنیکو جو نکلا اثنائے سفر مین غرہ فیبروری ۱۴۰۵ء عیسوی کو اکہتر سال کی عمر مین مر گیا

فصل ششم در ذکر سلطنت سلطان محمد خان اول

لکھا ہی کہ وقت رحلت بایزید اوسکے فرزند کلان یعنے سلیمان قلبی کے زیر حکومت شہر اور یانوپل اور سلطنت یورپ کا ایک بڑا حصہ تھا شہزادہ عیسیٰ قلبی فرزند دوم بایزید ایشیائے کوچک سے تاتاریان مغول کے واپسی کے بعد شہر برصہ کا حاکم خود مختار بنا تھا شہزادہ محمد اصغر اولاد جو علم و فضل مین بے نظیر زمان تھا ایشیا مین ایک چھوٹی سی ریاست کا حکمران تھا اب دیکھئے کہ درمیان عیسیٰ و محمد جنگ جو برپا ہوئی تو محمد نے فتح پائی عیسیٰ نے زک اٹھائی اقلیم یورپ کو بھاگا کمک سلیمان قلبی سے قوی تر ہوا دوسری بار محمد پر حملہ آور ہوا اسی باعث ترک یورپ و ترک ایشیا مین خلاف آیا پہلے ہی حملے مین سلیمان نے ایشیا پر یورش کر کے برصہ و انگورہ پر اپنا قبضہ کر لیا - لیجئے چوتھا شہزادہ موسیٰ جسنے باپ یعنے بایزید کی لاش کے ساتھ قید تیمور یہ سے رہائی پائی اور ملک پر سے گذرتے وقت سلجوقی شہزادے کے ہاتھ مقید ہوا تھا شہزادہ محمد کی دخل

دہی ومدد سے چھپتا تھا اوسنے حمایت شہزادہ محمد پرکمر باندہی سلیمان سے چند شکست پانیکے بعد اپنی دشمن کے ملک خاص مین

تھوڑی سی فوج لیجاکر جنگ کرنیکی محمد کو ترغیب دی جب اجازت مل چکی منزل مقصود کو روانہ ہوا سلیمان و موسی مین

خوب زور آزمائیان ہوین سخت لڑائیان ہوین ظلم سلیمان کے باعث لشکر جو ناراض تھا موسی سے ملگیا سلیمان قسطنطنیہ

کو بھاگتے وقت ۱۴۱۰ عیسوی مین مارا گیا اقلیم یورپ کی سلطنت عثمانیہ موسی ہی کو حاصل ہوئی جب سب طرح تسلی دل

ہوئی بسبب شرکت سلیمان ملک شاہ سرویہ کو موسی نے اپنے حملون سے تاراج کردیا نوجوان لڑکون کو اسیر اور باقی رعایا کے

سرویہ کو قتل کیا سرویہ کے تین مقتول پلٹنون کے لاشون کو بطور میز بچھایا اوسی پر سپہ سالار اور دوسرے سرداران لشکر

عثمانیہ کو بخوشی وخرمی کھانا کھلایا بعد اوسکے شہنشاہ یونان پر سلیمان کا معاون ومددگار جانکر حملہ کیا اوسکی دار

الحکومت یعنے شہر قسطنطنیہ پر محاصرہ کیا شہنشاہ یونان نے محمد سے مدد چاہی محمد نے اقلیم ایشیا سے فوج عثمانیہ کو بلایا

جب وہ آئی تو محافظت شہر قسطنطنیہ اوسکی تفویض کرکے بکمال جوانمردی سے کئی بار اپنے بھائی موسی کی فوج پر حرج

گیا مگر فتح نپائی اس اثنا مین اوسکی خاص ملک مین جنگ برپا ہونیکی خبر جو آئی تو دریائے باسفرس سے ہوتے ہوئی اپنے

ملک خاص کے طرف راہی ہوا اور پھر یورپ کو واپس آیا سرویہ سے مدد لیکر متصل میدان شامرلی قدم جمایا جب دونون

لشکر مقابل ہوگئے سپہ سالار عساکر محمد نے اپنی فوج سے آگے بڑھکر فوج عثمانیہ کو سنایا کہ ای دوستو شہزادہ موسی کو

جس سے تم ہمیشہ تکلیف پاتے ہو بسطرح صدمے اوٹھاتے ہو چھوڑو منصف مزاجی کو کام فرماؤ ہمارے بادشاہ یعنے محمد کے پاس

جو شہزادگان عثمانیہ مین نہایت نیک ہی سیدھے چلے آؤ بمجرد اسکے موسی نے طیش مین آکر حسن پر حملہ کیا اپنے دست

خاص سے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے بنایا اور خود بھی حسن کے ایک سردار ہمراہی کے ہاتھون مجروح و خون آلود ہوکر اپنی فوج

یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

مین آیا مگر فوج موسیٰ نے گھبرا گھبرا کر ارادہ فرار کیا جب فوج کا طور بیطور دیکھا خود بھی بھاگا - لکھا ہی کہ متصل معرکہ جنگ ایک

دلدل پر موسیٰ کی لاش خاک و خون مین طپان تھی نہ وہ شوکت و شان تھی نہ جسم مین جان تھی **قطعہ** دل لگانا کبھی نہ دنیا

سے ؛ ہان شریف ایسی بیوفا ہی نہین ؛ یہ وہ منزل ہی کوئی بھی جسمین ؛ چار دن چین سے رہا ہی نہین ؛ الحاصل جب

موسیٰ کا یہہ حال ہوا محمدؐ کو جو بایزید کی اولاد مین ایک ہی رہگیا تھا عدل و انصاف و مردم شناسی کے باعث عروج کمال

ہوا مگر تا دم زیست شہنشاہ یونان کا دوست ثابت قدم رہا - باغی ترکمانون کا دشمن اکیلم رہا ترکی مورخین نے

لکھا ہی کہ یہہ سلطان نوح زمان تھا کیونکہ اوسی نے سلطنت عثمانیہ کی ڈوبتی کشتی کو تلاطم دریای یورش تاتاریان

سے بچایا ہی غرضکہ بعد موسیٰ شہر اوریانوپل مین اقلیم یورپ کے سلطنت عثمانیہ کے رعایا محمدؐ کی اطاعت کے معترف

و پابند ہوے اور اطراف و اکناف کے حکام بھی اوسکے تسلط سے رضامند ہوے سلطان محمدؐ نے اپنے اقرار کے بموجب

سلطنت یونان کے چند مستحکم مقامون اور گڑھیون کو جنکو ترکیون نے سابق مین فتح کر کے اپنے تصرف مین رکھا تھا

شہنشاہ یونان کو واپس دیا - اہالیان وینیس اور رغوسا کی ریاست شورہ یعنے جمہوریہ سے عہدنامہ ٹھہرا لیا - غیران

حکام سرویہ و ولیشیا و البنیا اور اون پوسا کے کلا جنہون نے بعد تباہی بایزید خان خود مختاری اختیار کی تھی

سلطان محمدؐ کے دربار مین حاضر ہوے - اخلاق دوستانہ و آئین مہذبانہ سلطانی سے شگفتہ خاطر ہوے سلطان

محمدؐ نے سرداران قبول نہین فرمایا کہ تم اپنے بادشاہون سے کہدو کہ مین نے سبھون کو امنیت دی ہی اور اون سے صلح

کر لی ہی - سنا ہی کہ بحر باسفرس اور ہسپانت کی مغربی مملکت عثمانیہ مین چند سے بوجہ صلح امن و امان ہا مگر اقلیم

ایشیا مین گرم ہنگامہ فتنہ و فساد بے پایان رہا محمدؐ نے اوریہ نوپل سے اپنی راحت و آرام کو چھوڑ اپنی خاندانی

مملکت قدیم کو دوبارہ فتح و حفاظت کرنے کے لئے مجبوراً ایشیا کی طرف کوچ کیا کہتے ہین کہ جنید حاکم عثمانیہ جو پہلے تحت
حکومت سلیمان رہکر شہر سمرنہ اور اوسکے متصل کے ملک کا کار فرما تھا اور ایشیائے منیر سے بعد واپس جانے مغولیون کے خود ہی
اونکا قابض و متصرف ہوکر صوبہ ایدن کو بھی اپنی ہی علاقے مین رکھا تھا محمدؐ سے برملا روگردان ہوا اوسکو بھی اپنی
خود مختاری کا شوق بے پایان ہوا شہزادہ کارمینا نے بھی اون ایام مین محمدؐ اور اوسکی فوج جرار ایشیا مین نہونے
سے اقلیم ایشیا کی قلب مملکت عثمانیہ پر حملہ کیا اکتیس روز تک برصہ پر محاصرہ کیا شہر تو اوسکے دست برد سے بچا رہا
مگر اسنے مساجد اور دوسرے عمارات متعلقۂ دیوانی قصبہ جات کو جلایا قوم عثمانیہ سے عداوت قلبی جو تھی گنبد بایزید
سے جو دیوار شہر پناہ کے باہر واقع تھا لاش بادشاہ موصوف کو نکال کر جلا دینے کا حکم فرمایا اسمین جنازہ
شہزادہ موسی جسکو سلطان محمدؐ نے برصہ مین لیجا کر مراد خان کے نزدیک دفن کرنیکا حکم کیا تھا نمودار ہوا شاہ کارمینیا
بخیال آمد آمد لشکر سلطان محمدؐ فرار ہوا - اب دیکھئے کہ سلطان محمد خان یورپ سے اپنی فوجون کو لیکر عازم ایشیا شتاب
ہوا شہر سمرنہ کو مسخر کرکے دشمن پر فتحیاب ہوا جنید تو زیر سایہ عاطفت سلطانی آیا مگر شہر کارمینیا بھی یورش
افواج سلطانی سے بچنے نپایا بعد سلطان کو شکوۂ مالیخولیا ہوگیا جنگ کا بازار ٹھنڈا ہوگیا سارے حکیم اوسکے علاج
سے عاجز ہوگئے مگر حکیم سینا نے یہہ تجویز ٹھہرائی کہ سلطان کو اگر فتح و نصرت کی خبر سنائین تو ضرور شفا ہوگی اوسکی بیماری
کی یہی دوا ہوگی جب یہہ بات قرار پائی تو سپہ سالار عزیز بایزید باشا نامی نے معہ فوج جرار کارمینیا پر حملہ کرکے
شہزادہ کارمینیا مصطفی بک کو قید کیا اور جب حضور سلطانی حاضر ہوکر خوشخبری فتح سنائی اوسی دم سلطان محمدؐ نے
شفا پائی جب قیدی روبروی سلطان آیا اپنی الزام عہد شکنی سے خجل ہوکر از سر نو قسم شرعی کھائی اور کہا کہ جب تک

جسیم مین جان ہی بندہ موجود تابع فرمان ہی سلطان نے فرمایا کہ رحم منظور شاہان کرام ہی تجھسے نامنصف و مغلوب کو آزادی دینی ہمارا کام ہی بدکارون سے بدی کا بدلہ لینا آئین شاہانہ کے خلاف ہی بغاوت و نمکحرامی تیری طبیعت سے رو بظہور صاف صاف ہی یہہ کہا اور حسب مراتب اوسکی تکریم کی بندگران سے رہائی دی ۵ شریف جین بھلا کب ہی نیش عقرب کو سنا ہی ہمنے کہین بد بھی نیک ہوتے ہین اب سنئے کہ سلطان محمد کی رحم کا تو یہہ حال اور شہزادہ کارمینیا کی نمکحرامی ایسی کہ بعد رہائی ہنوز نظرون سے غائب ہوا بھی نہین کہ سلطانی گھوڑون اور دوسرے چارپایون کو جو میدان مین چر رہے تھے لوٹنا شروع کیا ہمراہیون نے قسیم دلائی تو اپنے جیب سے ایک ندہ کبوتر کو نکالکر اوسکا گلا گھونٹا اور کہا کہ مین نے اسی کے جسیم جان ہی تک کی قسم کھائی تھی جب سلطان نے اسکی یہہ جعلسازی و دغابازی دیکھی جنگ کو تازہ کیا یورش بے اندازہ کیا فتح جو ہوی تو دشمن نے بارثانی معذرت کی سلطان نے بحال رہا دلی پھر اوس سے صلح کرلی ۱۴۱۶ سنہ عیسوی مین سلطان محمد خان نے اقلیم یورپ کو واپس آکر الیان وینس سے لڑائی شروع کی کیونکہ چھوٹے چھوٹے رؤساے علاقہ جزایر بحر عمان نے جو قومی سلطنت وینس کے فقط نامی خراج گزار تھے سلطنت مذکور اور سلطان کے درمیان عہدنامے کو خیال نکرکے ترکی جہازون کو پکڑلیا اور ساحل پر تھے سو ترکی علاقے کے مقامون مین غارتگری شروع کی اونکے ظلم کا بدلہ لینے کے لئے سلطان محمد نے جنگی جہازون کا ایک بیڑا تیار فرمایا اور جنگ آغاز ہوئی ماہ مے کی انتیسوین ۱۴۱۶ سنہ مین مقام گیالی پولی پر امیر البحر ریاست وینس نے ترکیون سے جو شکست کھائی تو سفیر ترک سے تازی صلح ٹھہرائی لکھا ہی کہ شہزادہ مصطفی پسر بایزید خان جو جنگ انگورہ مین بعد شکست ترکیان غایب ہوگیا تھا سو اوسکی خبر تو کسیطرح کی معلوم نہوئی کہ کہا ہوا جیتا رہا یا حوالہ قضا ہوا مگر ۸۲۰ سنہ ہجری مطابق ۱۴۲۰ سنہ عیسوی مین ایک شخص مصطفی نامی سلطان

بایزید کا مصنوعی بیٹا بنکے ریاست عثمانیہ کا دعویٰ کرتا ہوا اقلیم یورپ مین نمودہوا اکثر ترکیون نے اوسکے دعویکا اعتراف کیا

حاکم والیشیا کے ساتھ جنید بھی جو سلطان محمدؒ کا قدیم باغی تھا اوسکی تائید مین معہ فوج جرار سلطان محمدؒ پر چڑھائی کرنے

کو موجود ہوا سلطان محمدؒ نے مقابل ہوکر متصل شہر سالونیکا مصطفیٰ کو شکست فاش دی پھر تو اوسنے بھاگ کر ایک

یونانی قلعدار شہر مذکور سے پناہ لی سلطان محمدؒ نے اوسکی طلبی مین جسقدر اصرار کیا شاہ یونان نے اسیقدر انکار کیا

اور کہا کہ مین اوسکو مقید رکھتا ہون بشرطیکہ سالانہ کچھ اوسکی پرورش کے لئے مقرر کیا جائے پھر تو بازار فساد ٹھنڈا ہو

اور اُس مہم سے واپس ہوتے وقت بواسیر کے شکوے نے سلطان محمد کا بُرا حال کیا شدہ شدہ مالیخولیا تک نوبت پہنچی تو

۸۲۴ھ ہجری مطابق ۱۴۲۱ء عیسوی مین سلطان موصوف نے انتقال کیا وصیت یہہ کہ شہزادۂ مراد کو اپنا جانشین

بنائین وزیر اعظم نے بموجب وصیت شہزادۂ مراد کو قائم مقام بنایا مراد نے اپنے باپ کی لاش کو برصہ مین دفن کرنیکا

حکم فرمایا۔ لکھا ہی کہ سلطان محمدخان کی عمر سینتالیس سال کی تھی آٹھہ برس دس مہینون تک حکمران رہا جوانمردی

فیاضی انصاف و رحمدلی مین ہر ایک کا وردزبان رہا موجب ترقی علوم بر ہزار جان نثاری ہوا کہتے ہین کہ اوسیکے وقت

مین علم عروض بھی جاری ہوا۔

فصل ہفتم در احوال تخت نشینی سلطان الغازی مرادخان ثانی

لکھا ہی کہ سلطان مرادخان ثانی کی اٹھارہ سال کی عمر مین تخت نشینی جو ہوئی تو شہنشاہ یونان نے بوجہ صغر سنی اوسکو حقیر جانا

اور اوس مکار و غدار مصطفیٰ کو جو اوسکے قید مین تھا تخت بایزید کا وارث شرعی بنا کر رہائی دی اس شرط پر کہ در

صورت کامیابی جو شہر کہ پسند آئی سلطنت یونان سے ملحق ہو جائے پھر تو وہ مکار یونانی جہاز پر سوار ہوا عازم یورپ معہ

یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

ہوا کنارے پر پہنچکر قدم برہایا اکثر ترکیون نے اس سے سازش کی بایزید پاشا کو جو سلطان کیطرف سے آیا تھا
دی اور جب مراد سلطان نوجوان نے معہ لشکر فیروزی اثر مقابلہ کیا تو مصطفی نے شکست پائی بھاگا اور شہر گیالی پولی
زین ہوا مگر سلطان مراد نے بجھوڑا شہر مذکور پر محاصرہ کرکے یون گولہ رانی کی کہ شہر کا شہر تباہ ہوگیا نہ شمشیر
سیاہ ہوگیا جب اوسکا کام تمام ہوا شہر یونان کو پہنچا اور شہنشاہ یونان کو خبر دی کہ اب تیری دار الخلافت
لنیہ کو چھین لیتا ہون دیکھنا کہ تجھکو اس مکاری کی کیا کچھ سزا دیتا ہون شہنشاہ یونان گھبرایا اپنے وکیلون
ے پاس بھیجا گو انھون نے من جانب شہنشاہ یونان بہت عذر خواہی کی مگر عتاب سلطانی مین فرق نہ آیا وکیلون
مرام واپس بھجوایا - ابتدا جون ۱۴۲۲ء عیسوی مین قسطنطنیہ سے کچھ فاصلے پر فصیل چوبین بنائی اور برج
ے مٹی کا تیلہ بھی غرض اس سے یہہ کہ کسیطرح کا نقصان لشکر نہو یونانیون کے منجنیق اور گولون سے مضر نہو
یوارون پر سیڑہی لگادی پایۂ حصار مین نقب لگاکر باروت بھرادی اور حکم ہہ کہ جب قلعہ ہاتھ آجائیگا تو
نہ مومنون ہی کو دیا جائیگا ہزارہا مجاہدین جمع آئے سید بخاری نے اپنے فقیرون اور مریدون سمیت
ہ کا سرکردہ ہوکر اگست کی چھبیسوین ۱۴۲۲ء مین حملہ کیا یونانیون نے بھی نہایت استقلال سے مقابلہ کیا ہنوز
اصل ہوئی تھی کہ بہ ترغیب شہنشاہ یونان اقلیم ایشیا کے ممالک عثمانیہ مین بنائے خانہ جنگی کی خبر آئی سلطان
محاصرۂ قسطنطنیہ سے دست بردار ہوکر دریائے باسفرس کی راہ عزیمت مملکت خاص فرمائی مورخین کے قول سے
ہ وقت رحلت سلطان محمد خان اول مراد خان کے سوائے اوسکے اور تین بیٹے تھے بڑا بیٹا مصطفی نامی تیرا
سوقت ایشیائے کوچک مین تھا جسکو اوسکے محافظون نے مراد خان کے خوف سے لیجاکر کارمینیہ مین رکھا تھا

دوسرے دو شیر خوارون کو سلطان محمد خان اول ہی نے وقت انتقال محافظت و پرورش شاہ یونان مین دیا تھا شہزادہ مصطفی
نے کارمینیہ ہی مین پرورش پائی مراد خان نے کبھی اوسکے قتل یا قید کی تجویز نہین فرمائی مگر بعد شکست اپنے مصنوعی چچا
یعنے غدار مصطفی کے شہزادہ مصطفی نے سفیران شاہ یونان کے بہکانے پر حاکم کارمینیہ سے مدد لیکر اپنے بھائی
مراد خان ثانی کی مملکت پر چڑہائی کی اور بہت سے مقامون پر قابض و متصرف ہوکر شہر برصہ پر محاصرہ کیا سلطان
مراد نے ایک فوج کارآزمودہ روانہ فرماکر مصطفی کے تدبیرون کو منتشر کردیا جن عثمانیون نے اسکی شرکت اختیار
کی تھی وہ بھی روگردان ہوگئے یونانیون کو تاب مقابلہ سلطان جو نہی تو پریشان ہوگئے پھر تو شہزادہ مصطفی
بے یار و مددگار ہوکر بھاگا مگر سرداران لشکر سلطان مراد نے اوسکو گرفتار کرلیا قابو سے جانے نہ دیا اور بدون استمزاج
سلطان اسکو ایک درخت سے لٹکا دیا قضا نے دستگیری کرکے منزل عدم کا پتا بتادیا جب اس خانہ جنگی سے فراغت
ہوئی سلطان نے بار ثانی اقلیم ایشیا مین بنیاد امن کو قائم فرماکر اور حکام اطراف و اکناف کو جنہون نے شریک ہنگامہ ہوکر
فتنۂ خوابیدہ کو جگایا تھا واقعی سزا پہنچاکر ۸۲۷ھ ہجری مطابق ۱۴۲۴ء عیسوی مین یورپ کی راہ لی بار ثانی قسطنطنیہ
پر محاصرہ نکیا صلح نامہ شاہ یونان کو جسمین سالانہ خراج کیساتھ شہر زیتون اور دوسرے چند شہر واقع نہر استریمنیا و بحر
اسود دینے کا اقرار تھا قبول کرلیا ۸۳۲ھ ہجری مطابق ۱۴۲۹ء عیسوی مین سلطان نے حاکم صغاب اسفندیار کی بیٹی سے
شادی کرلی جس سے حریف مذہب عیسوی سلطان محمد خان ثانی فاتح قسطنطنیہ پیدا ہوا لکھا ہی کہ اوس پہلوان کے
وقت ولادت ۸۳۳ھ ہجری مطابق ۱۴۳۰ء عیسوی مین حاکم کارمینیہ جو ابراہیم بیگ نامی تھا اوسنے اقلیم ایشیا مین اوس شاہزادہ
شیر خوار کی ہلاکی کا قصد کیا مگر سلطان کو خبر جو ہوئی تو معہ لشکر جرار اقلیم ایشیا کو پہنچکر پہلے ہی حملے مین اقشہر اور کونیا

پر فتحیاب ہوا ابراہیم بیگ نے تاب مقابلہ افواج سلطانی نہ لاکر ملا غمزی کے پاس جو اوسوقت بڑے مشہور اور مقدس بزرگ
تھے جاکر پناہ لی اپنے اور سلطان مین صلح کروادینے کی التجا کی ملائے موصوف نے پیام صلح سلطان موصوف کو اس فصاحت و
لطافت سے سنایا کہ سلطان نے بااین ظلم و فساد مدعی مذکور کو بار ثانی امن دیکر اوسکے ملک پر اوسیکو مسلط فرمایا اور سنہ
۸۳۹ ہجری مطابق ۱۴۳۵ عیسوی مین برادر شہنشاہ یونان نے جو اوسوقت ایکحصہ موریا پر حکمران تھا دشمنی سلطان پر
آمادہ ہوکر شہر جاغر جنلق واقع سرحد موریا پر محاصرہ کیا قاسم باشا بگلر بیگ رومیلیا یعنے حاکم حکام صوبجات یونان نے
معہ لشکر یکایک اوسپر حملہ آور ہوکر شکست دی دشمن کو پسپا بنایا سارا مال و اسباب لشکر مدعی کا لوٹ لیکر واپس آیا اس اثنا
مین شاہ ہنگری سے جنگ برپا ہوی جسمین بعض مقامون مین اہالیان ہنگری اور بعض مقامون مین ترکیون نے فتح
پائی آخر الامر سپہ سالار میکائیل اوغلی علی بیگ نے ایک فوج جرار کے ساتھ صوبجات شاداب ہنگری پر حملہ جو کیا
فتحیاب ہوا وہان کے باشندون کو اسیر کرلیا او غنیمت کثیر ہاتھ آئی بااین فتح و نصرت ادریانوپل کو واپس آیا سلطان
نے ۸۴۰ ہجری مطابق ۱۴۳۶ عیسوی مین اس غنیمت سے ایک مسجد عالیشان اور ایک عمارت سلطانی بنوائی حین واپسی
میکائیل اوغلی علی بیگ اہالیان ہنگری نے اوسکو بوجہ شکست روبفرار جاکر ترکیون کے شہرون پر حملہ کیا اور جلایا ظلم و
ستم بیدریغ کیا وہان کے باشندون کو تہ تیغ کیا سلطان نے اونکی بے باکی سے طیش مین آکر دریاے ڈانیوب کی راہ عزم وطن
فرمایا جو شہر راستے مین نظر آیا اوسکو ویران بنایا پھر تو شہر بلگریڈ پر جو ملک ہنگری کا پناہ گاہ تھا محاصرہ کیا اسمین
بارش نے منہہ جو دکھایا تو اوسنے بھی مجبوراً بدون کامیابی شہر مذکور سے اپنا محاصرہ اٹھا دیا مگر وقت واپسی شہر صوفیہ
دار الحکومت بلگیریہ پر معہ چند مقامات اپنا قبضہ کرلیا کہتے ہین کہ شمالی و مغربی حدود سلطنت عثمانیہ یورپ پر چند

جنگی قوموں سے سلطان مرادخان ثانی کو ایک عرصہ دراز تک مناقشہ رہا خصوصا ہنگری کے دو شجیع پہلوانوں یعنے ہنیڈیز
وسکندر بیگ سے سخت مقابلہ رہا استیفن حاکم سرویہ دوستدار سلطنت عثمانیہ جو ۱۴۲۶ سنہ عیسوی مین مرگیا تھا سو اوسکی جانشین
جارج برانکووک کو بھی ترکیون کی دشمنی کا سودا ہوا ساتھہ اوسکے اہالیان ہنگری کو بھی جو بعد جنگ نکوپولی واماندہ
تھے حسد سلطنت عثمانیہ پیدا ہوا چنانچہ لاڈس لاز جب ریاست ہنگری پر قابض ہوا تو اہالیان ہنگری کا ترکیون کی عداوت
مین اور ہی رنگ ہوا بلکہ خود وہ بھی شریک جنگ ہوا جس سے خاندان عثمانیہ یورپ سے نکالدئے جانیکی خوف شدید کے بعد کئی صدیون
تک اوسکی سلطنت اوس اقلیم مین قائم رہی دشمنون کو جان کھونا پڑا اور جو حکام انکی اطاعت سے باہر ہوا چاہتے تھے اونہین
اور زیادہ پابند فرمان ہونا پڑا اہالیان باسینا والبینیا نے بھی جنکے اکثر مقامون پر عثمانیون نے فتح پائی تھی اپنی قوم کی
خودمختاری کے لئے قصد مخالفت سلطانی کیا صوبہ والیشیا نے بھی اسی غرض سے اونکا ساتھہ دیا عزم اہل کارمینیا
یہہ کہ مقابلہ سلطان مین اپنی عداوت قلبی کارگر ہو عیسوی دشمنان سلطانی کے ہاتھون فوج عثمانی مقیمۂ یورپ منتشر ہو
یہہ تو اسی سوچ مین رہے اور ۸۴۶ سنہ ہجری مطابق ۱۴۴۲ سنہ عیسوی مین سپہ سالاران افواج سلطانی نے ہرمان اسٹڈ کو
محصور بنایا اور ہنیڈیز جو شاہ ہنگری سگس منت کا اجنب لڑکا تھا اور جسکے یہان گرد سفید بکر والیشیہ کا تھا شہر
مذکور کے تائید کیلئے ایک مختصر فوج جرار کے ہمراہ آیا فوج قلعۂ مذکور کو کمک جو آئی تو سردار مجید بیگ ترکی نے شکست
کھائی بیس ہزار سپاہ ترک کا خون ہوا مجید بیگ معہ فرزند اسیر دشمنان یون ہوا ہنیڈیز نے بھی ظلم سے منہہ موڑا ناند
سرداران ترک اون دونون قیدیون کو ٹکڑے ٹکڑے کئے تک پچھوڑا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی ہنیڈیز سے بدلہ لینے
کا خیال فرمایا شہاب الدین پاشا کو اسی ہزار کی فوج کے ساتھہ بھجوایا مگر گرد سفید بکر نے مقام واسک پر مقابل ہو کر سپہ سالار

ترک کو پسپا بنایا دوسرے سال یعنے سنہ ۸۴۷ ہجری مطابق سنہ ۱۴۴۳ عیسوی مین حاکم کارمینیا اقلیم ایشیا کی مملکت عثمانیہ مین
بغاوت کرنیکے باعث سلطان مراد خان اپنے سپہ لارون کو اہالیان ہنگری اور اونکی معاونون سے اقلیم یورپ
کی مملکت عثمانیہ کی حفاظت کا حکم فرما کر خود ہی بارادۂ جنگ ادہر آیا اور ادہر افواج ہنگری - سرویہ - والیشیہ
و جرمن نے دریاے ڈانیوب پار ہو کر سمندرہ کے قریب اپنا قدم جمایا اور گرد سفید بکتر بھی بارا ہزار سوار آزمودہ
کار ساتھ لیکر شہر نسہ کی دیوار حصار کے قریب آیا نومبر کی تیسری سنہ ۱۴۴۳ عیسوی مین نہر مراوا کے کنارے متصل شہر مذکور
جنگ عظیم برپا ہوئی بہت سے ترکی قتل اور اکثر گرفتار ہوے مابقی بالقند کے پہاڑون کی راہ فرار ہوے ہنیڈیز نے انکا
بھی پیچھا کیا شہر صوفیہ کو لے لیا پھر تو بالقند کے پہاڑون سے ہوتے ہوے فلیپا پولی کے طرف قدم بڑہایا ترکیون نے
وہان بھی مقابلے مین زک اٹھائی اس اثنا مین سلطان مراد خان نے ایشیا مین پہنچکر فتح پائی مگر یورپ مین اپنی فوج کی
خبر شکست سنکر بہت مغموم ہوا اور مثل مملکت ایشیا سلطنت یورپ کو بھی امن دینے کے لئے جولائی کی بارہوین
سنہ ۱۴۴۴ عیسوی مطابق سنہ ۸۴۸ ہجری مین شہر زغدن پر باین شروط صلح کرلی کہ استحقاق سرویہ سے باز خواہ رہے
جارج برانکوک خود مختار بادشاہ رہے - والیشیہ کو تحویل ہنگری کر دیا اور اپنے بہنوی محمد قلبی کو جو سردار فوج ترک
ہو کر عیسویون کا اسیر ہوا تھا از خطیر دیکر قید شدید سے رہا کیا طرفین کے عہد نامے دس سال کے وعدے پر زبان ترکی اور
ہنگری مین رقم ہوے سلطان نے قرآن پر قسم کھائی اور بادشاہ ہنگری نے اپنے عہود و مواثیق پر قائم رہنے کے لئے
انجیل اٹھائی جب اس سے فارغ ہو چکا ایشیا کو آیا مگر اپنے پسر کلان شہزادہ علاؤالدین کے رحلت کر جانے سے مغموم ہو کر
سلطنت چھوڑ دی شہزادۂ محمد کو اپنا قائم مقام بنایا بخیال گوشہ نشینی عازم میگنیشیہ ہوا اور خیال یہ کہ ہمیشہ

محو طاعت رب عزت رہے متقیون اور پرہیزگارون کی صحبت رہے۔ اب دیکھئے کہ ہنوز زغدن پر صلح نامہ ہوکے ایک مہینا گذرا تھا
کہ شہنشاہ یونان اور پوپ یعنے بطریق روم نے شاہ ہنگریہ اور اوسکی مشیرون کو عہدشکنی کی ترغیب دی اور اون سے یہہ
کہکر قسم لی کہ فی الحال سلطنت عثمانیہ کم جوش ہی اور سلطان خود بجنجال گوشہ نشینی روپوش ہی ایسے وقت مین غفلت کب
روا ہی مملکت عثمانیہ کے نیست و نابود کردینے مین تامل کیا ہی ہنیدیز نے پہلے عہدشکنی سے انکار کیا پھر صوبہ بلگیریہ کو عثمانیون
سے چھین کر اپنے کو دینے کے وعدے پر غرۂ ستمبر کے بعد برسرکار ہوجانیکا اقرار کیا غرض غرۂ ستمبر سنہ ۱۴۴۴ عیسوی کو شاہ
ہنگری نایب پوپ اور ہنیڈیز دس ہزار کی فوج کے ساتھ نامستعد ترکیون سے لڑنیکو سرحد والیشیہ مین داخل ہوگئے
ڈریکل حاکم والیشیہ کے ہمراہ اوسکی اہل فوج بھی مجبوراً انھین کے شامل ہوگئے عیسوی فوجون نے اپنی کامیابی پر اعتماد کرکے
دریائے ڈانیوب کو عبور کیا اور بحر اسود کے راستے سے اوسکے جنوبی ساحل پر پہنچکر مقام خانجق پر ترکی جہازون کے بیڑے
کو تباہ بوفور کیا بہت سی گڑھیان ہاتھ آئین سنیم اور پیترق نامی مستحکم قلعون پر گولہ رانی شروع کی اور اون مقامون
مین بہت سے اہل قلعہ ترکیون کی جان لی بعضے بہزار خرابی نکل گئے اوسکے بعد خاورنا پر فتح پائی شہر وارنا بھی ہاتھ آیا
اسمین یہہ خبر آئی کہ سلطان مراد خان نے معہ سپاہ جرار ترک عزم ایشیا فرمایا ہی پوپ کی جہازی ٹکڑی ہلسپانٹ کی راہ
مسدود کرنیکے باعث اہل جنوا نے چالیس ہزار فوج سلطانی کو اجرت سے اپنے جہازون مین سوار کرواکے اقلیم
یورپ مین پہنچایا ہی بمجرد اس خبر کے سارے عیسوی گرم کارزار ہوگئے نومبر کی دسوین سنہ ۱۴۴۴ عیسوی کو طرفین کے لشکر
مقام وارنا پر مستعد پیکار ہوگئے دو جانبہ خوب ہی صف آرائی تھی ترکیون نے عہدشکنون کے صلح نامیکی نقل نوک سنان پر
بطور شقہ علم چڑھائی تھی ہنیڈیز نے ایشیا کے افواج ترک کو اپنے حملۂ دلیرانہ سے پریشان کیا اور اہالیان والیشیا نے بھی عثمانیون

کو خوب حیران کیا شاہ ہنگری نے معہ قلب فوج دلیرانہ قدم بڑہایا سلطان مراد خان نے جب اپنی دونون صفون کو فرار ہوتے دیکھا اور منتشر پایا خود بھی ارادہ فرار کیا تھا کہ شاہ ہنگری بعزم مقابلہ سلطان کے روبرو ہوگیا سلطان نے اوسکے گھوڑے پر ایک ایسا گرز لگایا کہ گھوڑا اور سوار دونون کو گرایا پھر تو خوب موقع ہاتھہ آیا ایک کہن سال جان نثار سلطنت عثمانیہ نے شاہ مذکور کا سر کاٹکر نقل عہد نامہ کے ساتھہ نیزے پر چڑہایا اہالیان سلطنت ہنگری ڈر ڈر کر فرار ہوئے ہنیڈیز کچھ دیر لڑتا رہا مگر جب اوس سے بن نہ آئی تو اوسنے بھی بھاگنے ہی کی ٹھہرائی دوسرے روز دم صبح سلطان نے باقیماندہ فوج عیسوی پر حملہ آور ہوکر سب کا قصہ پاک کیا نایب پوپ جولین نامی کو شہروارنہ مین شمشیر ترکی نے ہلاک کیا اس جنگ مین ملک ہنگری تو فی الفور تباہ و تاراج نہ ہوا مگر شہر ہائے سرویہ و باسینہ تصرف اسلام مین آگئے اور اونکے باشندون نے رغبت دل سے دین محمدی قبولا کوئی باقی نرہا آٹھہ روز کے اندر باسنیا کے ستر قلعون پر عثمانیون کا قبضہ ناستناہی ہوا عمائد و روسائے ممالک مذکور مسلمان ہوئے تباہ و تاراج خاندان شاہی ہوا پھر بھی ۸۴۹ھ ہجری مطابق ۱۴۴۵ء عیسوی مین سلطان نے سلطنت عثمانیہ اپنے بیٹے کی تفویض کی اور بدستور شوق طاعت ایزدی مین میاگنیشیہ کی راہ لی شاہزادہ محمد نے بوجہ صغر سنی یا رنانی بھی مملکت نہ سنبھالی ترکون نے ظلم و بیداد کی بنا ڈالی وزرائے تجربہ کار نے جنہین سلطان نے اپنے بیٹے کے پاس مقرر فرمایا تھا دوبارہ تخت سلطنت پر رونق افروز ہونیکی سلطان سے التجا کی سلطان نے فوراً عزم اوریہ نوبل فرمایا بانیان فساد کو سزائے معقول دی مابقی کی جان بخشی کی شاہزادہ محمد کو بنابر تعلیم و تربیت شہر میاگنیشیہ کو بھجوایا از سر نو چھے سال تک سلطان مرادخان نے حکمرانی کی پیلوپانی سز پر یورش کرکے وہان کے چھوٹے چھوٹے روسائے خودمختار کو خراج گزار بنایا شہر کو سوا بھی ۸۵۲ھ ہجری مطابق ۱۴۴۸ء عیسوی مین تین روز کے جنگ کے بعد سلطان ہی کے ہاتھہ آیا مگر

البینیا مین کیا سترتیث المعروف بہ سکندر بیگ نے سلطان سے سخت مقابلہ کیا اسکو بھی زیر کرکے اوسکے چار بیٹون کو بطریق ضمانت اپنے پاس رکھ لیا اونمین سے تین تو عہد طفولیت ہی مین مرگئے چوتھا بڑا ہشیار نکلا منجانب سلطان حسب آئین اسلام تربیت پائے جب اٹھارہ سال کا ہوا منظور نظر سلطانی ہوکر بہت سے جنگونمین دلیری دکھلائی سلطان نے سکندر بیگ کا خطاب دیکر اوسکی عزت بڑہائی اوسکا باپ جو مرگیا وہ ریاست بھی سلطان ہی کے ہاتھ آئی کہتے ہین کہ جب ۱۴۴۳ء کی جنگ مین ترکیون نے ہنیڈیز سے شکست پائی دفعتہً سکندر بیگ تیغ کھینچے ہوے وزیر اعظم سلطان کے خیمہ مین آیا اور اوسکے گلے پر خنجر رکھکر حاکم کردیا کے نام اپنے نایب سلطان ہونیکا حکمنامہ بجبر لکھوایا جب فایز مراد ہوا وزیر کو قتل کرکے آزاد ہوا شہر مذکور کو بہ تعجیل پہنچکر اہل شہر کو مطیع و فرمانبردار کیا دین اسلام سے برملا انکار کیا عیسویون نے اوسکے زیر علم ہجوم کیا ترکیون کو قتل علی العموم کیا ۔ لکھا ہی کہ سکندر بیگ پچیس سال تک سلطان مراد خان ثانی اور اوسکے جانشین فاتح قسطنطنیہ کی ریاست مین عثمانیون سے لڑتا رہا ترکان نبرد آزما سے جھگڑتا رہا اُسکے بعد سلطان نے اپنے فرزند محمد کی شادی حاکم البستان سلیمان بیگ کی دختر سے کردی اور محرم کی ساتوین ۸۵۵ھ ہجری روز دوشنبہ مطابق ۱۴۵۱ء عیسوی کو چند روز بیمار رہکر انچالیس سال کی عمر مین رحلت کی **رباعی** کب ہی یہہ سرا خوشی سے رہنے کے لئے ؛ پیدا ہوتے ہین رنج سہنے کے لئے ؛ یہہ بود و نبود جاے حیرت ہی شریف ؛ یان کچھ نہین اور ہی بھی تو کہنے کے لئے ؛ کہتے ہین کہ سلطان مراد خان ثانی تیس برس چھ مہینے آٹھ روز تک رونق افزوز تخت رہا منصف شجیع بارکش جانبازہ فاضل تھا متقی و سخی و عادل تھا جب کسی ملک کو فتح کرتا تو وہان مساجد عمارات مدرسے مہمان سرا بنواتا سالانہ سادات مین ایک ہزار فلوری تقسیم کرتا اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و بیت المقدس کو دو ہزار پانسو ۔

فلورین بھجواتا اوسکے پانچ فرزندون یعنے محمد علاؤالدین - حسن آرخان - اور احمد مین محمد ہی نے تخت نشین ہوکے رونق

سلطنت بڑہائی باقی چارون نے اپنے باپ کے حین حیات ہی مین رحلت فرمائی -

فصل ہشتم در بیان سلطنت فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد خان ثانی

مورخین صادق نفس کا بیان ہی - فاتح قسطنطنیہ کی نصرت انگیز داستان یہ ہی کہتے ہین کہ جب سلطان مراد خان ثانی نے انتقال

کیا اوسکے فرزند سلطان فاتح محمد خان ثانی نے محرم کی دسوین ۸۵۵ھ ہجری مطابق ۱۴۵۱ عیسوی مین تخت نشین ہوکے

امورات کشورکشائی کا انتظام بکمال کیا سلطان مراد خان ثانی کے ایک اور شیر خوار لڑکے کو جو شہزادی سرویہ سے پیدا ہوا تھا

ایک ترکی سردار نے حمام مین ڈبو دیا ادہر شہزادی سرویہ سلطان محمد خان کو مبارکباد تخت نشینی دیتی رہی اور اودہر اُسنے

اوسکے نور چشم کو جان سے کھو دیا سلطان محمد خان گو درپردہ خود ہی نے یہہ حکم کیا تھا مگر مصلحۃً قاتل کو سزا دی دکھانیکو شان

منصفی دکھادی سلطان محمد خان ثانی شجاعت و دلیری مین گذشتہ سلاطین اولوالعزم عثمانیہ کے مانند اکا تھا انتظام

سلطنت و اہتمام امورات جنگی مین یکتا تھا علم و فضل مین طاق تھا قدردانی علما و فضلا مین مشہور آفاق تھا باوجود ان کمالون

کے کچھ ظلم تھا اور نفس پرستی بھی دوراندیشی و خردمندی کے ساتھ زبردستی بھی لکھا ہی کہ سلطان محمد خان کے تخت نشینی

کے تین سال پہلے قسطنطین یازدہم شہنشاہ قسطنطنیہ ہوا جسکی شجاعت و بہادری کا سارے ممالک یونان مین شہرہ ہوا

قسطنطین نے سلطان محمد خان کو لڑکپن مین امورات ریاست سے جیسا ناواقف تھا ویسا ہی جانکر بنای فساد پر کمر

باندہی سلطان بایزید خان کے فرزند کلان کی اولاد سے آرخان نامی جو عرصہ دراز سے قسطنطنیہ مین قید رہکر پرورش پاتا

تھا اور جسکے لئے سالانہ مبلغ قسطنطنیہ کو بھجوایا جاتا تھا اوسکے اضافے کے لئے سلطان محمد خان ثانی سے درخواست

کی اور سفیرون کی زبانی یہہ کہلا بھیجا کہ درصورت نامنظوری درخواست ارخان قید سے رہا ہوجائیگا سلطنت ترکی کے مقابلے کو آئیگا سلطان محمد خان نے جو اوسوقت ایشیائے کوچک مین جو ہنگامے برپا ہوے ہوے اون کے فرو کرنے مین مشغول تھا اس بات کو لطایف الحیل سے ٹالا مگر خلیل نامی وزیر اعظم کہ سال سلطنت عثمانیہ نے یونانیون کو طیش سے کہا کہ اگر تم اپنے رویہ کی خلاف کروگے تو ضرور سزا پاؤگے اسلئے کہ ہمارا یہہ سلطان سلطان سابق کی طرح نرم اور متحمل نہین بڑا حارص و طامع ہے رحم دل نہین سلطان محمد خان نے فتح دار الحکومت یونان پر مستعد ہو کر وقت جنگ اپنی فوج پراگندہ ہونے کے غرض سے مملکت اقلیم ایشیہ کا بخوبی انتظام کیا اور ہنبڈیر سے اپنی مملکت شمالی یورپ پر حملہ نکرنے کے ارادے سے تین سال کے وعدے پر صلحنامہ کر لیا بعد اُسکے ارخان مذکور کی پرورش کے لئے جو زمینین دی گئین تھین سو اونکی تحصیل محاصل کے لئے من جانب سلطان یونان مقرر تھے سو وکیلون کو بڑی بےعزتی سے چلا یا متصل باسفرس کنارے یورپ قسطنطنیہ سے پانچ میل کے فاصلے پر محاذی قلعہ یلدرم بایزید خان واقع سرحد ایشیا ایک اور مستحکم قلعہ کی تعمیر کا خیال فرمایا قسطنطنین نے جب یہہ تیاری دیکھی موقوفی تیاری قلعہ کی درخواست کی جب منظور نہوئی اور عثمانیون نے یونانی رعایا پر ظلم شروع کیا تو قسطنطنین نے دروازہ شہر بند کردیا ۱۴۵۲ عیسوی کے موسم خزان و بارش مین قسطنطنیہ کے محاصرے کی تیاری ہونے لگی اور موسم بہار مین جب ایک نے محاصرہ کیا تو دوسرے نے اوسکا مقابلہ کیا سلطان نے محاصرۂ شہر قسطنطنیہ کو جسقدر لشکر جرار ضرور تھا چارون طرف سے فراہم کیا اور عجیب و غریب ہیبت ناک توپین ڈھالین اربن نامی انجنیر نے متعدد دوسری توپون کے قطع نظر ایک ایسے دیو شکل توپ بنائی کہ دیکھنے والون کو اوسکا سایہ ہوگیا اور بمجرد نظر ہیبت کھائی جب باروت گولہ رسد کا بند و بست بے شمار ہوا تو سلطان مقابلہ خصم کو تیار ہوا۔ شہر قسطنطنیہ مین بھی جنگ کی تیاریان ہونے لگین شہنشاہ

یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

یونانے مغربی عیسوی قومون کے علماسے حفاظت شہر کے لئے جانی و مالی مدد چاہی چونکہ رعایاے یونانی نے جو اوس سے
سخت بیدل تھے بالاتفاق انکار کیا نوتارس نامی عالم عیسوی نے شہر قسطنطنیہ مین کلاہ پوپ دیکھنے سے افضلیت
عمامہ سلطانی کا اقرار کیا اگرچہ اوس شہر کی آبادی لاکھہ آدمیون کی تھی باوجود اسکے شہنشاہ یونان نے فقط
چھہ ہزار کا لشکر جمع کیا اوسکو اوسی عالم کے حوالے کردیا تا وہ خود جاکر جنگ کرے عثمانیون کو مقابلے سے تنگ
کرے پوپ روم نے بھی کچھہ جمعیت اطالی بنابر مدد بھجوائی جنوا سے بھی تین سو سپاہ اور اطالی و اسپین سے
بھی کچھہ فوج آئی سنہ ۱۴۵۴ عیسوی مطابق سنہ ۸۵۷ ہجری موسم بہار مین ترکیان شہر قسطنطنیہ کو آپہنچے سلطان
محمد خان نے مانند سلطان مراد خان ثانی بندرگاہ سے بحر مارمورا تک اپنی لشکر کو صف آرا فرمایا اور اونکی
محافظت کے لئے ایک مٹی کا تپلہ بطور فصیل بنوایا خشکی کے طرف واقع ہی سو دیوار کے محاذی بھی چودہ
دمدمے تیار کئے سنیٹ رومینس نے در شہر پناہ کی راہ سے حملہ آور ہونیکی کوشش کے سوائے ترکی توپون کے منجنیق
بھی ہمراہ عثمانیان رہے تیرانداز محافظین دیوار حصار شہر پر تیر برساتے تھے برجون پر منجنیق سے بڑے بڑے
پتھر پھینکے جاتے تھے نقب زنان سربیہ ملازم سلطانی نے نقب زنی دیوار شہر مین قصور نکیا بقول مورخین سوائے فوج بے
شمار فوج ترکی ستر ہزار سے دو لاکھہ پچاس ہزار تک کا تھا اور اونکے سلطان نے تین سو بیس جنگی جہاز کو فراہم کیا تھا
عیسویون کے فقط چودہ جہاز بندرگاہ پر لنگرانداز تھے ابتدائے محاصرہ اپریل کی چھٹی سنہ ۱۴۵۳ عیسوی اور ربیع الاول
کے چھبیسوین سنہ ۸۵۷ ہجری ہی اس محاصرے مین بڑے بڑے دلیرانہ کام وقوع مین آئے ترکیون نے دیوار حصار پے
متصل ستونون لگائے مگر عثمانیون نے حملہ کرکے منہہ موڑا غنیم نے اون سارے ستونون کو توڑا اور ایک بیڑا یونانی پانچ جہازون

کا معہ بارود وگولہ و رسد ترکیوں کی جہازی ٹکڑی میں سے ہوتے ہوئے شہر کو آتے وقت سلطان محمد خان نے ایک سو پچاس
جہازوں کو اونکی گرفتار کرنے کے لئے بھجوایا اور خود بھی گھوڑے پر سوار ہو کر اپنی فوج بحری کی فتح کے دیکھنے کو لب دریا
آیا مگر عیسویوں نے جہازوں کو بہ تعجیل تمام داخل بندرگاہ کر کے رستہ کو بند کر دیا سلطان محمد خان کو داخلہ جہازات کی
لنگرگاہ میں محال جو نظر آیا تو اوسنے پانچ میل کے فاصلے یعنے بحر باسفرس سے بندرگاہ تک ایک راہ چوبیں بنائی
اور اس رستے سے اپنے جہازوں کے ایکحصہ کو بندرگاہ تک پہنچایا جب اس ذریعے بندرگاہ کے ایک حصے کا قابض و
متصرف ہوا بندرگاہ اور دیوار زاویہ خشکی کے متصل کشتیوں کا پل تیار کروا کر اوسپر توپیں رکھدیں شہر پر گولہ رانی
شروع کی کہتے ہیں کہ ترکیوں کے دمدموں اور شہر کی فصیلوں سے آتش باری آغاز ہو کر سات ہفتوں تک قائم رہی پھر تو دیوار شہر ٹوٹ
کر در ہو گئی ترکیوں کی حکمت عملی کارگر ہو گئی خندق بھی دیوار شکستہ سے بھر گئی ع تقدیر ان دلیروں کی کیا کام کر گئی
اوسوقت سلطان محمد خان نے قسطنطین کو تحویل شہر کے لئے اعلام بھیجا اوسنے یہہ پیام بھیجا اگر سلطان عوض امان صلح کے تو
میں بعد ادا کرنے شکر الٰہی کے امتثال امر میں کب قاصر ہوں اور جو خراج منظور ہو تو اوسکے دینے کو بھی حاضر ہوں مگر شہر کو
ہرگز تحویل نکرونگا کیونکہ میں نے اپنی زندگی تک اوسکے حفاظت کے لئے قسم کھائی ہی جب یہہ خبر گوش زد سلطان ہوئی فوج
کو حکم ہوا کہ بالاتفاق حملہ کریں اور بعد فتح قسطنطنیہ شہر کی زمین اور عمارات کے سوائے جو کچھہ غنیمت ہاتھہ آئی وہ آپس میں
بانٹ لیں ماہ جمادی الاول ۸۵۷ھ ہجری کی بیسویں اور مئی ۱۴۵۳ء عیسوی کی انتیسویں کے دم صبح ترکیوں نے حملہ شہر پر
کمر باندھی سلطان محمد خان نے سپاہ ضعیف و کم طاقت ترکی کو ہراول میں روانہ فرمایا تا یونانی توپوں کی گولونکا
بھی نشانہ قرار پائیں اور عیسوی تلواریں انہیں پر چل چل کر کند ہو جائیں پیچھے فوج جرار حملہ شہر کو مستعد دشمن کے

خون بہانیکو تیار ادہر لشکر عثمانی نے حملہ کیا اودہر ترکی جہازون نے عیسوی مدمون کے محاذی قدم بڑہایا پہر تو خشکی و
تری دونون طرف سے ترکیون نے غلبہ کیا دو گہنٹہون تک خوب جنگ ہوئی جسمین سپاہ عیسوی بڑی دلیری سے
مقابلہ کرکے تنگ ہوے آخر سپہ سالار یونانیان کو زخم کاری لگا اور ہلاک ہوا اہل شہر کے حوصلے گھٹ گئے جرأت
وہمت کا قصہ پاک ہوا دلیران عثمانی داخل شہر ہوے جو روبرو آیا تہ تیغ ہوا ہر یونانی قتل بیدریغ ہوا جب کوئی مقابل
نرہا ترکی غارت گری پر تیار ہوے ہزارہا حسین و قوی مرد و زن گرفتار ہوے قریب نصف النہار سلطان محمد خان نے
شہر مین قدم رکھا کلیسای صوفیہ کو پہنچا اور اوس عالیشان پرستش گاہ مین اذان کا حکم دیا خود بھی منبر پر چڑھ کر شکر
عنایات ایزدی ادا کیا بعد اوسکے سلطان نے قسطنطین کی لاش منگائی اوسکا سر کٹوایا ساری شہر مین پھرایا اور پھر
اقلیم ایشیا کے شہرونکو بھجوایا کچھ یونانی جہازون کے ذریعے بھاگ گئے اور باقی اسیر ہوے انمین سے بعضون کو قتل کیا
اور بعضون کو جزیہ لیکر چھوڑ دیا جب اس سے اطمینان حاصل ہوا تو سلطان محمد خان دار الامارہ شہنشاہ یونان مین
داخل ہوا جب اوس عمارت شاہانہ مین کسیکا پتا نہ پایا تو فردوسی کا یہہ قطعہ بے ساختہ زبان پر لایا قطعہ چشم عبرت
بین کشا وحال شاہان برنگر ؛ تا چسان از گردش گردون گردان شد خراب ؛ پردہ داری میکند بر قصر قیصر عنکبوت ؛ جغد
نوبت میزند بر گنبد افراسیاب ؛ جب دار الامارہ سے باہر نکلا جشن شاہانہ مرتب کیا اور قسطنطنیہ کو اپنا دار الخلافت
قرار دیکر دوبارہ یونانیون کو بطور رعایا سکونت شہر قسطنطنیہ کے لئے طلب کیا یہہ بھی آبادی شہر کو مکتفی جو نہوئی تو اپنی
مملکت کے دوسرے حصون سے ہزارہا آدمیون کو بلایا اور اپنی عہد ریاست مین جس ملک کو فتح کیا وہان کے باشندون سے
اس شہر کو بسایا کہتے ہین کہ وقت فتح قسطنطنیہ سلطان محمد خان کی عمر تئیس سال کی تھی سنہ ۵۹ ہجری مطابق سنہ ۱۴۵۴ع

مین سلطان محمد خان نے صوبۂ پیلوپونی سس کو فتح کیا اور دوسرے سال شہر تربیزان پر اپنا قبضہ کر لیا سروبیہ و باسنیہ کو مملکت ترک سے ملایا مفتیٔ اسلام علی البسطامی نے شاہ باسنیہ کو قید سلطانی مین اپنی شمشیر سے ہلاک فرمایا ۸۶۰ھ ہجری مطابق ۱۴۵۶ء عیسوی مین سلطان محمد خان ثانی نے ملک ہنگری پر یورش کیا بہت سے عیسویون کو شکست دی شاہ ہنگری کو زخم کاری لگا اور اوسنے قضا کی بعد اسکے سلطان نے بلگریڈ یعنے کلید ملک ہنگری کا محاصرہ کیا اور نصف شہر تک فتح ہوچکا تھا کہ بارش نے منہہ دکھایا شہر مذکور سے محاصرہ اوٹھایا وقت واپسی سلطان گرد سفید بکر یعنے ہنیڈیز نے جو اوس لڑائی مین بھی موجود تھا دنیا سے منہہ کالا کیا اجل نے وقفہ ندیا ۸۶۱ھ ہجری مطابق ۱۴۵۷ء عیسوی مین سلطان محمد نے صوبۂ موریہ پر فتح پائی اور اوسی سال کے موسم بہار مین اون یونانیون پر جو اپنی کھوئی ہوئی شہرون کے حاصل کرنے مین ساعی تھے حملہ کیا اور مظفر و منصور ہوکر مقامات مفتوحہ کو افواج ترک کے حوالے کردیا پھر تو کارفس نامی ٹاپو پر پہنچہ مارا تباہ و تاراج کرکے وہان کے باشندون کا بھی پانی اوتارا ۸۶۳ھ ہجری مطابق ۱۴۵۸ء عیسوی مین لشکر ترکی نے سمندر رہ پر ہاتھہ ڈالا جب اوسپر بھی قبضہ ہوگیا تو عیسویون کو بہزار بے آبروئی وہان سے نکالا دو سال کے عرصے مین چالیس شہرون کو مسخر کیا ۸۶۴ھ ہجری مطابق ۱۴۵۹ء عیسوی مین ایشیا کو پہنچکر خضر احمد بیگ کے ملک کو اوسکے مکار بھائی اسمعیل بیگ کے توسط سے چھین لیا اور جب خضر احمد بیگ اعظم حسن شاہ کپہ دو شیہ کے نزدیک پناہ گزین ہوا تو سلطان نے اوسکے ملک پر چڑھائی کی اعظم حسن کو شکست دی شہر سینوپ بھی ہاتھہ آیا وہان سے عازم شہر تربیزان ہوا حسن بیگ داماد شاہ تربیزان پر فتح ہوئی شہر مذکور پر محاصرہ کیا شاہ تربیزان نے اپنی ساری سلطنت کو حوالۂ سلطان کردیا سلطان نے شاہ تربیزان کو معہ خاندان روانہ قسطنطنیہ فرمایا اور آپ اقلیم یورپ کو واپس آیا جب

جب شہرہاے علاقۂ یونان پر کامیاب وہ سلطان زمانہ ہوا تو سنہ ۸۶۵ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۰ عیسوی مین جنگی جہازون
کے ساتھ جزایر متعلقہ یونانیان کے جانب روانہ ہوا جب کہ جزایر آرکی پلی گو پر فتح پائی دفعۃً یہہ خبر آئی کہ حاکم
والیشیہ نے فساد مچایا ہی اطاعت سلطانی سے منہہ پھرایا ہی مجرد خبر مقام مذکور کو راہی ہوا باغی کو کانٹون
مین پھنسایا یعنے شہر سے دور وطن سے مہجور کرکے اوسکے چھوٹے بھائی کو وہان کا حاکم مقرر فرمایا سنہ ۸۶۸ ہجری
مطابق سنہ ۱۴۶۳ عیسوی مین اپنی مملکت کے مشرقی جانب مہر عالم آرا کی طرح ظلمت زدا ہوا منحرفان شپرہ چشم
کی صوبجات پر غلبہ پایا تہ تیغ حاکم باسینیا ہوا اور اون صوبون کے مستحکم قلعے بسبیل حفاظت ترکیون نے بسائی حد باسینا
والبینیہ کے درہ ہاے کوہی پر چھوٹے چھوٹے قلعے بنائے سنہ ۸۶۹ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۴ عیسوی مین ابراہیم بیگ
حاکم کارمینیہ دشمن قدیم سلطنت عثمانیہ نے جو انتقال کیا تو اسحٰق بیگ اوسکے پسر کلان نے ریاست پدر پر خود مسلط
ہوکر اپنے دوسرے بھائیون کا برا حال کیا اونھون نے بارگاہ سلطانی مین آکر پناہ لی اپنے بھائی کے ظلم کی داد چاہی سلطان
نے اونمین سے ایک بھائی احمد بیگ نام کو حاکم مقرر فرمایا اور معہ فوج جرار مقابلہ اسحٰق بیگ کو بھجوایا احمد بیگ نے عازم کارمینیہ ہوکر اسحٰق بیگ
کو مغلوب کیا اور اوسکی جگہہ آپ حکمران ہوا بمعیت فوج تائیدی بہت سے تحف و ہدایا روانہ کرکے منظور نظر
سلطان ہوا سنہ ۸۷۰ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۵ عیسوی مین سلطان محمد خان نے سکندر بیگ حاکم البینیہ پر چڑہائی
کی مدعی کو شہر سے بھگایا اور صوبۂ مذکور کے مدخل پر ایک نیا شہر بنایا سنہ ۸۷۲ ہجری مطابق سنہ ۱۴۶۷ عیسوی مین حکام
کارمینیہ یعنے قدیم دشمنان سلطنت عثمانیہ کے نیست و نابود کر دینے پر متوجہ ہوا جب وہ شہر بھی ہاتھہ آیا تو اپنے پسر کلان
مصطفیٰ کو اوس ملک کا بادشاہ بنایا دوسرے سال کارمینیہ کے اون باشندون کے شہرون کو جو حلقہ بگوش اطاعت

سلطانی سنہ سے تھے مسخر کیا اقصر اور غلق نامی شہرون مین ترکی فوجون کا پایا جمایا اور پھر عزم قسطنطنیہ فرمایا بعد فتح قسطنطنیہ
عثمانیون کو جو فتحین حاصل ہوین اون سب مین عمدہ فتح صوبہ کریمیہ کی ہی اور جنگ کریمیہ کی پہلی وجہ یہی ہی کہ سلطان اور
اہالیان جنوا مین جو اوس صوبہ کے مستحکم شہر کافہ کو اپنے علاقے مین رکھتے تھے مخالفت آئی دوسری وجہ سے یہ کہ
خان تاتاریان کریمیہ نے جسکو اوسکے بھائیون نے معزول کیا تھا کمک چاہی اور سلطان نے منظور فرمائی احمد قدوق
وزیر اعظم نے ۸۸۰ھ ہجری مطابق ۱۴۷۵ عیسوی مین ایک قوی جہازی بیڑے اور چالیس ہزار کے لشکر جرار کے ساتھ
شہر کافہ پر جسکو استنبول خرد کہتے تھے حملہ کیا اور چار روز کے بعد اوسکو فتح کرکے سارا مال و اسباب لوٹ لیا چالیس ہزار
باشندگان شہر کو قسطنطنیہ مین بھجوایا شہر جنوا کے ایک ہزار پانسو عمدہ نوجوانون کو جبرًا داخل لشکر عثمانی فرمایا کل
صوبہ کریمیہ پر ترکی حکمران رہے اور جو جو رئوسا کہ وہان مقرر ہوے اوس زمانے سے تین سو سال تک سرداران عثمانی کے زیر
فرمان رہے ۸۸۲ھ ہجری مطابق ۱۴۷۷ عیسوی مین عثمانیون نے سلطنت وینس کو دہمکی دی اور یورش کرکے بہت سے
شہرون اور قریون کو جلایا اہالیان وینس نے مجبورًا سلطان سے ان شرط پر صلح کرلی کہ جب درکار ہو ایک لاکھ کی
فوج ترکی سے سلطنت عثمانیہ مددگار ریاست وینس ہے اور ریاست مذکور وقت ضرورت سو جنگی جہازون سے کمک
سلطانی کو تیار رہو ۸۸۵ھ ہجری مطابق ۱۴۸۰ عیسوی مین سلطان محمد ثانی خان نے اپنی بری و بحری فوج کو زیر فرمان مسیح پاشا
جزیرہ روڈس پر جو عیسویون کے علاقہ مین تھا بھجوایا جب اوسکی بہت سے چھوتے چھوتے مقام مسخر ہو چکے تو باسانی عثمان نے
شہر روڈس کو محاصرہ سے تنگ کیا اور کچھ عرصے کے بعد ترکیون نے حصار کی دیوار کو توڑ داخل شہر ہوے فصیل قلعہ پر
علم عثمانی نصب کئے تک کچھ ہوا مگر جب مسیح پاشا نے لوٹ کی ممانعت کی اور کہا کہ جو کچھ مال و اسباب ہاتھ آئے وہ سلطان

ہی کے نذر کیا جائے تو ترکی رنجیدہ ہو گئے اور جو بیرون شہر تھے داخل شہر ہو کر اپنے ہمراہیون کے مدد سے دست
کشیدہ ہو گئے پھر تو عیسویون نے ترکیون پر غلبہ پایا عثمانیون کو پس پا بنا یا کہتے ہین کہ جس روز جزیرۂ روڈس پر ترکون
نے حملہ کیا ۔ اوسی روز احمد قدوق فاتح کریمیہ اطالی پر لنگر انداز ہوا کلید اطالی یعنے شہر اترانتو کو مسخر
کر لیا اور وہان کے اکثر باشندونکو قتل کیا ۸۸۶ہجری مطابق ۱۴۸۱ عیسوی مین خود سلطان نے راہ ایشیا سے فتح جزیرۂ
روڈس کا عزم فرمایا تھا کہ بیمار ہوا جمادی الاول کی پانچوین ۸۸۶ ہجری مطابق مے کی تیسری ۱۴۸۱ع
مین رحلت فرمائی سلطنت عثمانیہ اوسکے فرزند بایزید خان ثانی کے ہاتھ آئی کہتے ہین کہ وقت رحلت سلطان
محمد خان ثانی کی عمر اکاون سال کی تھی تیس برس تین مہینون تک تخت سلطنت پر جلوہ افروز رہی تھی اپنی عہد ریاست
مین بارہ سلطنتون اور دو سو شہرون کو اپنا محکوم بنایا اور جب سیر عالم فانی سے جی تنگ ہوا تو عزم گلگشت جنان
فرمایا ۔ مورخین کا بیان ہے کہ بعد فتح قسطنطنیہ یہہ بات گوشگزار سلطان ہوئی کہ صحابی رسول مقبول ابو ایوب انصاری
نے علاقہ قسطنطنیہ مین شہادت پائی ہے جو بادشاہ اوسپر فتح پائیگا تو اسکو الہام غیبی سے اوس بزرگوار کے
مدفن کا پتا ہاتھ آئیگا الحاصل سلطان نے جناب شیخ شمس الدین سے (جو ایک مقدس بزرگ اور ہمیشہ ہمراہ سلطان
رہا کرتے تھے) اس امر کی تحقیق کی تو انہون نے سلطان کو ایک قصبے کے طرف لیجا کر قبر صحابئ مذکور کھود کر دکھا
دی جب لوح مزار نظر آئی تو یہہ عبارت اوسپر لکھی پائی (ہٰذا قبر صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی ایوب
خالد بن زید الانصاری) سلطان محمد نے اوس مزار مقدس کے ہاتھ آنے سے شکر خدا کیا اور وہان ایک
مقبرہ اور جامع مسجد کے تیاری کا حکم دیا ۔

فصل نہم دربیان سلطنت سلطان الغازی بایزید خان ثانی

روداد حکمرانی ہی کشور کشایون کی کہانی ہی عزل و نصب فتح و شکست کا قیل و قال ہی بایزید خان ثانی کی کارفرمائی کا حال ہی مورخون نے لکھا ہی کہ جب سلطنت عثمانیہ نے ترقی پائی سلطان محمد خان ثانی نے اپنے دونون فرزندون سے بایزید خان کو حاکم ایشیہ مقرر فرمایا تھا اور جم کو اکونیم کا کارفرما بنایا۔ یہی وجہ تھی کہ خرد سالی ہی مین اون دونون نے خوب تربیت پائی آداب شاہی و امور کشور کشائی کی بات اچھی طرح بنائی۔ کہتے ہین کہ بایزید خان جو اپنے باپ کے وقت رحلت حاکم ایشیہ تھا اسکو اکثر خیال مکہ معظمہ کے جانیکا تھا جب وزیر اعظم نے بایزید خان کو رحلت سلطان محمد خان کی اطلاع دی اور اوسکے ساتھہ یہہ بھی عرض کیا کہ خیال مکہ معظمہ سے باز آکر یہان آئین زینت تاج و تخت بڑھائین بایزید خان نے وزیر اعظم کو لکھا کہ جب تک مکہ معظمہ کو نجاؤن گا ہرگز نہ آؤنگا اور اس جانے آنے تک بہتر ہی کہ میرے بیٹے شہزادہ گورخند کو نیابةً اپنا سلطان بنائین اور اوسیکے نام کا خطبہ پڑہائین الغرض یہہ حکم روانہ فرمایا اور بدون انتظار جواب قدم جانب منزل مقصود بڑہایا اراکین سلطنت نے تعمیل فرمان مین قصور نکیا گورخند ہی قائم مقام سلطان ہا سلطنت عثمانیہ کا حکمران ہا جب بایزید خان شرف اندوز حج ہوکر واپس آیا مطلق خیال سلطنت نفرمایا اپنے لخت جگر کو خط لکھا کہ خود ہی وارث تاج و تخت رہے مختار سلطنت عثمانیہ ایک لخت رہے اور غرض اس سے یہہ کہ آپ دنیا کے جھگڑون سے دور رہے کنج عزلت مین محو طاعت رب غفور رہے **مولف** دنیا مین رہین اور الگ بھی رہین اوس سے یہ ہمت کی یہ شان اور یہہ طریقہ ہی خرد کا ہا اور دوسرا فرمان بنام وزراے سلطنت بدین مضمون بھجوایا کہ تم سعادتمند فرزند کی یاری کرین گورخند ہی کی فرمانبرداری کرین جب وزیر اعظم نے دیکھا کہ بایزید خان

یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہی

تخت و تاج سے دست بردار ہی بالاتفاق وزرا حسب وصیت سلطان محمد خان ثانی بایزید ہی کی تخت نشینی کی تجویز کی اور
گورخد کے حضور مین حاضر ہو کر عرض کی کہ خداوند نعمت آپ کے پدر بزرگوار نے بیت اللہ سے مراجعت فرمائی ہی شہر حلب
مین اقامت ٹھہرائی ہی تابعداروں کو اسیقدر عرض کرنی ضرور ہی اسپر وہی احسن جو مرضی حضور ہی گورخد نے
وزیر اعظم کو فرمایا کہ تیری تقریر سے باین نمک حلالی نمکحرامی کی بو آتی ہی اور میری طبیعت اس سے بہت گھبراتی ہی کیونکہ
تو واقف ہی کہ مین اپنے پدر بزرگوار کا نائب ہوں قائم نہین چھوٹوں کو بزرگوں کا خلاف ہرگز لازم نہین جب وہ
تشریف لائینگے تو ضرور تاج کو تاج سرفرازی دینگے اور تخت کا اپنی پابوس سے پایہ بڑہائینگے اور مین باوجود
اونکا فرزند ہونیکے بطور غلاموں کے اطاعت پدر کیطرف مقصر ہوں تا دم زیست فرمان برداری کو حاضر ہوں اسمین بایزید کے
آنیکی خبر جو آئی تو گورخد نے معہ خیل و خدم جاہ و حشم براہ باسفرس عزیمت قدمبوس پدر فرمائی جب باپ
اور بیٹے کی ملاقات ہوئی تو عجب لطف کی بات ہوئی بیٹے نے ادائے لوازم عبودیت کے لئے قدمونپر سر جھکایا
باپ نے بہزار سرفرازی بیٹے کو گلے سے لگایا پھر تو گورخد نے ایک منبر پر اپنے باپ بایزید خان کو چڑہایا اور خود
بجانب لشکر مخاطب ہو کر یوں فرمایا کہ یہہ میرا باپ سلطنت عثمانیہ کا وارث لاجواب ہی مین گویا تیمم ہوں اور یہہ
آب ہی اور جب پانی آجاے تو تیمم کیونکر رہنے پائے **شریف** تو آئے اور رہوں اپنے مین آپ یہی تو بہ ہی محال
ہی کہ تیمم رہے اور آب بھی ہو ؎ یہہ کہا اور بایزید خان کو اپنے ساتھ قسطنطنیہ مین لیجا کر تخت پر بٹھایا دوسرے دن جب
اجازت و رضاے پدر یعنے سلطان بایزید خان ثانی گورخد نے قصد میاگنیشیہ فرمایا **مؤلف** مجھے رحم آگیا آنسو نے رکھ لی
آبرو اپنی ؎ رہین شاداب یہہ کیسے سعادتمند لڑکے ہین ؎ اب دیکھے کہ شہزادہ جم برادر خرد بایزید خان ثانی کو یہہ خبر جو

پہنچی تو نہایت مغموم ہوا اور اوسکی ساری امیدین منقطع ہوگئین کیونکہ وہ تو یہہ کہہ رہا تھا کہ قبتہ ولادت بایزید سلطان
محمد خان مرحوم سلطان کب ہوا تھا بلکہ جب وہ سلطنت عثمانیہ کا کارفرما ہوا تو مین اوسکے عہد سلطنت مین پیدا
ہوا اسلئے سزاوار حکمرانی اور بجمیع وجوہ وارث سلطنت عثمانی مین ہون اور وہ جو سلطان محمد خان نے بایزید
ہی کو تخت نشین کرنیکی وصیت فرمائی ہی شاید وزیر اعظم نے منجانب خود یہہ بات بنائی ہی - لیجئے یہہ سودا جو سر مین
سمایا تو باشندگان شہر کو انہین باتون پر اپنا مطیع بنا کر شہر برصہ یعنے بروسہ مین علانیہ آپ بھی سلطان کہلایا سلطان
بایزید خان نے جب سنا کہ شہزادہ جم مستعد فتنہ پردازی ہی معہ فوج ظفر موج روانہ ایشیا ہوا مدعی پہلے تو منہہ چڑہا اور لڑکر
شکست جو پائی تو بھاگا حلب سے ہوتے ہوے مصر مین جا پہنچا شاہ مصر خیطبی نام کو اپنی ساختہ ستم رسیدگی کی روداد سنائی
وہ اوسکے دام مین نہ آیا اور یون کہنے لگا کہ ہر طرح اتفاق مین سود ہی نفاق منافی بہبود ہی تم اپنے بھائی سلطان بایزید سے
مل جاؤ کہ ملاپ اچھا ہی اور جو نہ ملوگے تو سوائے خانہ جنگیون کے اور حاصل کیا ہی اور جو یہہ بھی منظور نہین تو ارادۂ حج بہتر ہے
سفر بیت اللہ ذریعہ انبساط خاطر ہی اور بعد واپسی اگر سلطنت بایزید خان مین کچھہ خلل واقع ہو تو ضرور مین مدد کرونگا
سلطنت عثمانیہ لڑ بھڑ کر تمہین کو دلوا دونگا شہزادۂ جم نے جب دیکھا کہ یہہ اپنے داؤ مین نہین آتا تو بحیلۂ سفر حج شاہ مصر سے جو
چیزین کہ درکار تھین لین اور روانہ ہوا اثنائے راہ مین امرائے صوبجات وارصاق و ترغاد سے جو اوسکے قدیم دوست تھے
سازش کی جب انہون نے بسبیل اعانت اسکا ساتھہ دیا تو بار ثانی بایزید خان سے مقابلہ کیا پھر بھی شکست جو پائی تو تبدیل
لباس سے صحرا گرد ہوا اور جنگل جنگل پھر کے بذریعہ اک جہاز کے جزیرۂ روڈس کو پہنچا وہان سے جو نکلا تو پوپ روم سے ملاقات
کی اوسنے شاہ فیلپس سے دوستی کروا دی اور جب وہان بار پایا تو اوسکو اپنی تقریر فریب آمیز سے دم دلاسا دیکر دام

مین پھنسا یا یعنے قسم کہائی اور کہا کہ جب مین سلطنت عثمانیہ پر اپنا قبضہ کر لونگا تو عثمانیون کو تمہاری مملکت مین
قدم رکھنے ندونگا بایزید یہہ حال سنکر گھبرایا مگر مصطفی نامی نائی نے عرض کیا کہ حضور اگر ارشاد ہو تو غلام وہان
جاتا ہی مدعی ریاست کو ٹھکانے لگاتا ہی بایزید نے فرمایا کہ اگر تجھہ سے یہہ کام ہوگا تو میر او زیر اعظم تو ہی لاکلام
ہوگا مصطفی نے تسلیم کی اور رخصت لی جہاز پر سوار ہوا تھوڑی دنین وارد شہر نیپلس ہوا وفا شعار ہوا جسوقت
شہزادہ جم کو خبر پہنچی کہ ایک نائی ترک سے آیا ہی تو اوسنے مصطفی کو بلایا شہر کی کیفیت پوچھی اور کچھہ سن سنا کر اوسکو
اپنا ملازم بنایا کہتے ہین کہ ایک روز شہزادہ جم اصلاح لیتے وقت سو گیا نائی مصطفی کا طالع خفتہ بیدار ہو گیا
وعدہ سلطان بایزید سے منہہ نہ پھیر کر استرا حلق مدعی پر پھیر دیا گویا جام حیات جم بھر گیا آخر بیچارہ لہو پی
پی کر مر گیا مقتول نے عدم کا اور قاتل نے قسطنطنیہ کا راستہ لیا جہاز پر سوار ہوا مواخذہ کے ورطہ سے بیڑا پار ہوا
جب شہر کو پہنچا بارگاہ سلطانی مین آیا سارا ماجرا مفصل کہہ سنایا پہلے تو بایزید نے یقین نکیا اور جب تحقیقاً
خبر آئی تو شہزادہ جم کی لاش منگوا کر برصہ مین دفن کروائی قول نائی حضور سلطانی مین منظور ہوا خدمت وزارت
پر مامور ہوا بعد اسکے سلطان بایزید خان کو ملک وینس اور ہنگری سے جنگ کی ٹھہری فقط شہر ما لیتیا نتو
موڈن کورون پر قبضہ سلطان سراپا اعزاز ہوا اسمین ۱۴۸۳ سنہ عیسوی آغاز ہوا اہل اسلام اسپین نے عیسویون کے
ظلم وستم سے تنگ آکر بارگاہ سلطانی مین استغاثہ کیا سلطان نے کمال رئیس امیر البحر کے ساتھہ فوج کثیر بھجوائی
اوسنے وہان پہنچکر عیسویون پر فتح پائی ۱۴۹۹ سنہ عیسوی مین امیر البحر مذکور نے اہالیان وینس پر چڑھائی کی تائید
تسخیر شہر لیپانتو مین بڑی دہتائی کی اور پھر ۱۵۰۰ سنہ عیسوی مین پوپ و اسپین و وینس کے جہازی بیڑون سے مقابلہ

کیا بڑی آب و تاب سے حملہ کیا یہہ تو ہوا اب سنئے کہ سلطان بایزید خان کو ضعیفی جو آئی تو اونکے تینون
بیٹون یعنے گورخد- واحمد- وسلیم سے ہر ایک کو قائم مقام ہونیکی دہن سمائی سب سے چھوٹے سلیم نے جو حاکم ترپزان
تھا بڑا کام کیا ملک کرخاش پر یورش کا اہتمام کیا جب باپ کو خبر پہنچی اور اونہون نے بار ثانی ایسی حرکت نکرنے
کی نصیحت کی تو اقلیم یورپ کی عملداری کا خواستگار ہوا اور غرض اس سے یہہ کہ دارالسلطنت قریب ہو-
ادریانوپل مین ملازمت سلطانی ہر وقت نصیب ہو جب سلطان نے اوسکی درخواست منظور نفرمائی تو وہ ایک لشکر
عظیم کے ساتھہ ادریانوپل کو آپہنچا اور وفاداران لشکر عثمانی نے سلیم سے جنگ کی ٹھہرائی مگر سلطان کو اپنے نور چشم
سے لڑائی منظور نہوئی بتوسط بگلربیگ رومیلیا حکومت سمندرہ تسلیم سلیم کرکے صلح کر لی اسمین گورخد واحمد نے ایشیائے
کوچک مین فساد مچایا اور بدمعاشون کے اوس مجمع کثیر نے جو سلطنت عثمانیہ مین اپنے کو آپ لشکر باقاعدہ سے نامزد کیا
تھا زواران شیعہ مذہب کے ساتھہ جو وہ بھی اوسوقت ایشیائے کوچک مین بکثرت فراہم تھے ملکر بہت سر اٹھایا شاہ قلی
سرگروہ جمعیت اہل شیعہ نے جسکو عثمانیہ شیطان قلی کہا کرتے تھے بہت سے افواج عثمانی کو شکست دی جب وزیر اعظم سلطانی
سے مقابل ہوا متصل شہر سیارم شاق لوق ۱۵۱۱ عیسوی مین یہہ اوسکا اور وہ اسکا قاتل ہوا قضا نے دونون کا فیصلہ کر دیا
باہم روبکار ہو کر عالم کے دنیا کے جھگڑے سے پاک ہوے- ادہر شاہزادہ سلیم کو دیکھئے کہ یہہ حضرت تو قابو جو تھے ہی
معہ فوج شہر ادریانوپل مین داخل ہو گئے حقوق سلطنت عثمانیہ اوہنکو حاصل ہو گئے تو سینہ اوسکا ہی دل اوسکا
ہی جگر اوسکا ہی ہاتھ تیر بیداد چرخ کرے گھر اوسکا ہی ہاتھ اب اور سنئے کہ بایزید خان نے اوس جمعیت قلیل کے ہمراہ
جو تیز رکاب حال تھے عزم شہر مذکور فرمایا سلیم بھی سلامتی سے باپ ہی کے ساتھہ لڑنیکو آیا جب دس ہزار سپاہ بایزید خانی

نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور باغیون پر حملہ کیا تو لشکر سلیم بلکہ خود سلیم کی سلامتی مین خلل آیا لشکر تو فرار ہوا اور یہہ بھی بھاگنے کو

گھوڑے پر سوار ہوا لشکر سلطانی نے پیچھا کیا مگر فرہاد نام دوست سلیم نے سلیم کو صحیح و سلامتی کے ساتھ متعاقبین کے

پنجہ سے چھڑا دیا سلیم بندر اخیولی واقع بحر اسود سے بذریعہ جہاز اپنے سسر خان کریمیہ کے پاس جا پہنچا وہان

بھی جب لشکر تاتاری و ترکیان باغی جمع از حد زیادہ ہوا تو سلیم بار ثانی تخت عثمانی چھین لینے پر آمادہ ہوا۔ یہہ

یہین رہنے دیجئے اب وہان کا حال سنئے کہ بایزید خان تو اپنے فرزند شہزادۂ احمد کی تخت نشینی کے مائل رہے

مگر اہل لشکر اوس سے اور شہزادۂ گورخد سے لایق سلطنت نجانکر غبار در دل رہے اور سبکا اتفاق اسپر کہ سلیم مسلم الثبوت

شہریار ہی سلطنت عثمانیہ کا سزاوار ہی بنظر اوسکے سلطان بایزید نے شہزادۂ احمد کو بطور مخفی جنگ کی تیاری

کا حکم فرمایا مگر سپاہ نے اسباب سے برانگیختہ ہوکر جبراً ایک قاصد سلطانی سلیم کے نزدیک جانب کریمیہ بھجوایا پیام یہہ کہ

احمد معہ لشکر آتا ہی تم سلامتی سے محمود ہوکر مقابل ہو جاؤ دار السلطنت کو دست احمد سے بچاؤ فصل بارش مین سلیم کو یہہ

حکمنامہ پہنچا طبیعت بدلی تین ہزار سوارون کو لئے ہوئے بجلی کی طرح کوندنے لگا نشتر کی نہر منحمد سے ابر سیاہ کی صورت

جانب دار الخلافت آیا ہنوز شہر سے تیس میل کے فاصلے پر تھا کہ سردار آغا نے تقدیم کی اور بتعظیم سلطانی معہ وزرا

و ارکین اوسکو شہر مین لایا سلطان نے بہ عطاے زر خطیر اوس سے صلح کر لینے کی بہت سی تجویزین کین مگر اوسکو طمع اور

زیادہ ہوئی راضی نہوا ماہ صفر کی اٹھارہوین ۹۱۸ھ سنہ ہجری اور اپریل کی پچیسوین ۱۵۱۲ء سنہ عیسوی مین جان نثاران لشکر

عثمانی نے روبروے سراے سلطانی مجمع کیا اور بایزید کے حضور مین عرض کروائی کہ در دولت پر جمع سارے نمک خوار ہین

خداوند نعمت کے مشتاق دیدار ہین سلطان نے جب اون سبھونکو روبرو طلب فرمایا تو اہل لشکر نے دست بستہ یہہ

سنایا کہ حضور بہت نحیف و ناتوان ہین اسلئے آج سے شاہزادہ سلیم ہمارے سلطان ہین سلطان نے جب لشکر کا طور دور
پایا سلیم کی ہی تاج بخشی کا وعدہ کیا اور جب سلیم نے روبرو بڑھکر ادب سے دست بوسی کی تو بایزید نے خلعت سلطانی اپنے
جسم سے اوتار کر اوسیکو مرحمت فرمایا بعد اوسکے بایزید نے عزم میاگنیشہ جو کیا تو ہمراہ رکاب لشکر سارا
رہا اور خود سلیم بھی در شہر پناہ تک باپ کے جلو مین پیادہ پا رہا کہتے ہین کہ سلطان بایزید نے بتقاضاے سن
و رنج سلطنت اثناے راہ مین ایک چھوٹے سے قریہ مین پہنچکر انتقال کیا افواہی خبر ہی کہ خود بیٹے ہی نے
باپ کو درپردہ زہر دیا - مبرہن ہو کہ بایزید خان نے ساٹھہ برس کی عمر مین بتیس ۳۲ سال تک سلطنت اپنی کی ترکی مورخین
کہتے ہین کہ یہہ سلطان بڑا دلیر تھا معرکہ ہیجا کا شیر تھا شریعت کا پیرو علما کا قدردان اور خود بھی جمیع علوم و فنون
مین یکتاے زمان اسی نے اپنے عہد مین متصل شہر عثمانجق نہر خزل الارماق پر سنگ مرمر سے انیس ۱۹ کمانون کا پل بنوایا
دیوار شہر پناہ قسطنطنیہ کو جو زلزلے سے ضایع ہو گئی تھی تعمیر کروایا -

فصل دہم در بیان سلطنت سلطان الغازی سلیم خان اول

مؤلف بڑا ہی یہہ چھٹپن مین آفت ہوا ؛ کہ خود فتنگی مین قیامت ہوا ؛ سلطان سلیم خان عرف یاوز یعنے
تند مزاج کا بیان ہی طرفہ رزم انگیز داستان ہی - کہتے ہین کہ یہہ آفت کا پرکالہ اپنے دادا سلطان محمد خان کے حین حیات
پیدا ہوا تھا اور اوسوقت اوسکا باپ بایزید خان حاکم اماسیہ تھا چھیالیس ۴۶ سالہ عمر مین ماہ صفر کی انیسوین سنہ ۹۱۸ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۱۲ عیسوی مین سلطنت عثمانیہ کا حکمران ہوا آٹھہ ہی سال کی ریاست مین قوت و قدرت مملکت عثمانیہ
دوچند ہوی شوکت و حشمت مین یگانہ علوم و فنون مین بے نظیر زمانہ الحاصل عجب مدبر سلطان ہوا وزراے سلیم سے سلامتی

یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

دور ہوتے تھے ایک مہینے سے زیادہ جیتے نہ تھے جب مامور ہوتے تھے جو اس مخوف عہدے پر آتا اسکو یقین ہوجاتا کہ لگدن
ضرورتہ شمشیر ہونا ہوگا دستبرد سلیم سے بدون سلامتی جان کھونا ہوگا اسلئے جو وزیر روبروے سلطان آتا وہ اپنی
وصیت آخر ناگزیر ساتھہ لاتا ایک روز کا ذکر ہی کہ وزیر اعظم پیری باشا نام حاضر حضور سلطانی بصد عجز و
نیاز ہوا اور یون جرأت پرداز ہوا کہ حضور ایک نہ ایک روز مجھہ نمک حلال و وفادار غلام کو قتل سے سرخرو
کرینگے اسلئے امیدوار ہون کہ مجھے سرفراز عنایات خداوندانہ بنائین یعنے اس جہان کے کاروبار کے بعد انتظام
دوسرے جہان کو بذریعہ آپ کے روانہ ہونے کے لئے فرصت دینے کا اقرار فرمائین تا غلام ہشیار رہے بروقت
چلنے کو تیار رہے سلطان سلیم نے قہقہہ مار کر فرمایا کہ مین تیری قتل ہی کے تجویز مین ہون مگر تجھہ سا دوسرا ملا نہین اسلئے
مین نے ہنوز تجھکو سرفراز کیا نہین کہتے ہین سلطان کو جنگ کی چاٹ حد سے سوا تھی تا بکہ غیر تو غیر اپنی ہی خویش
واقربا و متعلقین کی کب پروا تھی۔ عہد سلطنت سلیم مین گرم ہنگامۂ جدال و قتال صبح و شام رہا اس سلطان کا
ہمیشہ جنگون اور شکارگاہون مین ہی قیام رہا مطالعۂ کتب تواریخ و دواوین فارسی مین یادگار زمانہ ہوا
چنانچہ خود بھی زبان فارسی مین صاحب دیوان ہوا اہل علم ہمیشہ اس سلطان کے منظور رہے اور یہی لوگ اکثر عمدہ
عہدون پر مامور رہے ادریس سے صوبہ گرجستان کی تاریخ اسی نے لکھوائی اور جب مصر پر یورش کی اپنے مشیر کمال پاشا زادہ
کو اس فتح کی تاریخ نویسی کی اجازت عطا فرمائی سلیم دراز قد کوتہ دست بلا خلاف تھا مونچھین دست ظلم کی طرح دراز
مگر داڑہی مطلع صاف تھا آتشین چشم خونریز رنگ تھا غرض اس سلطان جنگ جو کا اور ہی رنگ ڈہنگ تھا اسکے
تخت پر مسلط ہونے کے روز سارے لشکر نے قسطنطنیہ کے کوچون مین صف آرا ہوکر تلوارین چمکائین اور غرض اس سے یہہ کہ سلطان

کو معلوم ہوجائے کہ انہیں تلواروں کی بدولت تجھکو تخت ہاتھہ آیا ہی اور جو تو ان سے منہہ پھرائیگا تو جیسا آیا ہی ویسا ہی
نکالا بھی جائیگا مگر سلیم لشکر کی ان گیدڑ بھبکیوں سے شیر غران کی طرح ڈرا نہیں نہایت ناخوش ہوکر ادہر سے گیا
نہیں بااین عطائے انعام سے سبکو مسرور کیا اور جو کسی حاکم صوبہ نے اس ہنگامہ مین قرب سلطان پہنچکر اضافہ محاصل
کی درخواست کی تو اپنے ہاتھوں تیغ سلطانی سے اوسکا سر تن سے دور کیا - اب دیکھئے کہ برادران سلیم کو
تخت عثمانیہ پر جبر التسلط سلیم کو ناگوار ہوا تو ہر ایک مقابلے کو تیار ہوا بایزید خان کے آٹھہ فرزندوں میں عبداللہ
ومحمد - وشہنشاہ - وعالم شاہ - ومحمود تو روبروی پدر ہی ہمدم قضا رہے مگر محمد پسر شہنشاہ وعثمان پسر عالم شاہ
اور موسی و اورخان و امین پسران محمود اور لاولد شہزادہ گورخند وشہزادۂ احمد معہ چار فرزند غرض یہہ سب کے سب
زندہ رہے اور خود سلیم کا بھی ایک فرزند راحت جان تھا جسکا نام شہزادہ سلیمان تھا ابتدا مین برادران سلیم نے
اپنی رضا و رغبت سے اوسکے سلطانی کا اعتراف کیا اور اپنے قیام صوبہ داری کو منجانب سلیم قبول بلاخلاف
کیا مگر شہزادۂ احمد حاکم صوبہ امیسیہ نے شہر بروصہ کو چھینا باشندوں پر بھاری محصول لگایا اور تخت کے
لئے لڑنے پر اپنے کو آمادہ بنایا سلیم خان اس خبر کے سنتے ہی معہ فوج جرار ایشیائے کوچک کو آیا اور ایک
جہازی بیڑا محافظت ساحل دریا کے لئے بھجوایا احمد کو تاب مقابلہ سلیم نہ آئی بھاگا اور اپنے دو فرزندون
کو اسمعیل شاہ بادشاہ ایران کے پاس بغرض استمداد روانہ کیا ادہر سلیم شہر بروصہ پر قابض ہوا کچھہ دن نگذرے تھے کہ برادران
سلیم نے احمد سے سازش کی پھر جنگ تازہ ہوئی شہزادہ احمد نے اکثر مقاموں پر اپنا قبضہ کرلیا سلیم نے اپنے وزیر اعظم کو بگمان سازش دار پر کھینچ دیا -
لشکریان سلیم کے ہاتھوں اوسکے پانچ بھتیجوں کا خون ہوا اور ہر ایک مقبرہ سلطان مراد خان ثانی مین دفون ہوا شہزادۂ گورخند اس خونریزی سے گھبراکر مرنے پر آمادہ

زیست سے تنگ ہوا معہ چند جان نثاران قدیم مستعد جنگ ہوا سلیم جب اس سرگذشت سے آگاہ ہوا شہر بروصہ
کو چھوڑکر خفیہ داخل صوبۂ شہزادۂ گورخد دس ہزار سوار کے ہمراہ ہوا سرداران سلیم نے گورخد کو گرفتار کیا وقت
شب سلیم نے اپنے ایک سردار کو گورخد کے قتل کا حکم دیا وہ ایک مجلس مین سو رہا تھا قاتل اجل کی طرح اوسکے
سر پر جا پہنچا اور ہشیار کیا گورخد نے کچھ مہلت چاہی اور اوس وقت تنگ مین اپنے بھائی کے ظلم کا
ایک مرثیہ لکھا اور پھر آپ اوس ترکی کے ہاتھ قتل ہوا سلیم اوس مرثیہ کو سنکر بہت رویا اور غم کھایا
سارے اہل شہر کو تین روز تک اوسکی تعزیت کا حکم فرمایا **شعر** یہہ عجب طرز ستم ہی کہ الٰہی تو بہ
مار کر مجھکو وہ خود دشمن جان روتا ہی ٭ اس اثنا مین شہزادۂ احمد نے معہ فوج کثیر حملہ کرکے فتح پائی سلطان
سلیم خان نے شکست کھائی کمکی فوج جو آئی تو پھر سلیم خان نے اپریل کی چوبیسوین ۲۴ ۱۵۱۳ عیسوی مین مقابلہ کیا جسمین
احمد اسیر ہوا گورخد کی طرح وہ بھی تہ شمشیر ہوا وقت قتل ملاقات سلطان سلیم کی التجا کی اور جو سلطان کو منظور نہوئی تو مرنے
مرتے بطریق یادگار نذر سلطان کے لئے حوالہ قاتل اپنی انگشتری بیش بہا کی جب کام تمام ہوا تو دوسرے شہزادون
کی طرح بروصہ ہی مین اوسکی لاش کا مقام ہوا یہہ تو ہوا اب سنئے کہ بیش از تخت نشینی سلیم رعایاے دولت علیہ مین
مذہب شیعہ اجرا پایا تھا کیونکہ اکثر اہل شیعہ نے مملکت عثمانیہ مین اپنا قدم جمایا تھا جب گھر ہی مین فتنہ نے بار
پایا تو سلطان سلیم نے فتح ممالک غیر سے پہلے اس فتنۂ اندرونی کے فرو کرنے کا عزم فرمایا چنانچہ جب اہل شیعہ ساکنان
یورپ و ایشیا کا شمار ہوا تو مردون عورتون بچون کا تخمینہ ستر ہزار ہوا اوس وقت سلیم نے اپنی فوج کو منقسم کرکے ہر ایک
حصۂ فوج کو اہل شیعہ کے بود و باش کے شہرون اور قریون پر معین کیا اور اون سب کو قید کرکے چالیس ہزار کے قریب

قتل کردیا باقی ماندہ اسیر ہوئے مبتلائے طوق و زنجیر ہوئے اور جب یہہ خبر اسمعیل شاہ بادشاہ فارس کو پہنچی تو نہایت غضبناک و ملول ہوا سلطان سلیم کو معزول اور شہزادہ مراد فرزند احمد کو اوسکا قائم مقام کرنے پر مستعد ہوکر فراہمی لشکر مین مشغول ہوا سلیم نے بھی فارس پر یورش کرنیکا ارادہ کیا۔ تین بار اپنے ارکین سلطنت سے رائے طلب کی کسینے کچھہ جواب ندیا مگر عبداللہ نامی جان نثار نے عرض کیا کہ غلام معہ ہمراہیان آپکی رفاقت اور شاہ فارس پر یورش کرنیکو حاضر ہی سلیم نے اوسکی نمک حلالی پر خوش ہوکر صوبہ سنالق کا حاکم بنادیا افواج ترکی نے میدان اینٹنس پر ڈیرا جمایا اپریل کی چوبیسوین ۱۵۱۴ عیسوی مطابق ۹۲۰ ہجری روز پنجشنبہ سلیم نے معہ فوج کثیر قصد سفر فرمایا اثنائے راہ مین ایک جاسوس فارس لشکر ترکی مین گرفتار ہوا جب حضور سلطانی مین آیا تو سلطان سلیم نے بنام اسمعیل شاہ بادشاہ فارس ایک مراسلہ بدین مضمون اوسکو لکھہ کردیا اور رہا فرمایا **مضمون مراسلہ** بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ مین سلطنت عثمانیہ کا حکمران ہون سرخیل پہلوانان زمان ہون عادل و منصف و صف شکن ہون اعدائے دین حق کا دشمن ہون سلطان سلیم خان ابن سلطان بایزید خان میر انام ہی اور تو سردار افواج ایرانی و قائم مقام ضحاک و افراسیاب و دارا الکلام ہی تجھے معلوم کراتا ہون کہ کلام الہی راست و حق ہی مگر اوسکے رموز کا معلوم کرنا حوصلہ بشری سے باہر مطلق ہی چنانچہ قرآن شریف مین آیا ہی خدا تعالی نے یون فرمایا ہی کہ ہمنے زمین و آسمان کی خلقت بیفائدہ نکی اسمین انسان اشرف المخلوقات خلاصہ صنعت خدائی ہی اسی نے منجانب خدائے برحق زمین پر عزت خلافت پائی ہی یہی ہی جو اپنے کمالات روحانی کو کمالات جسمانی سے متحد کرتا ہی یہی ہی جو اپنے پروردگار کی صفتون سے واقف ہوکر محرم صنایع ایزدی کا دم بھرتا ہی مگر انسان اس دقیقے اور رمز کو بغیر اختیار مذہب سنت و جماعت پاتا نہین اور جب تک

سردار انبیا اور اونکے خلفا و ظل اللہ کی پیروی کرتا ہنین اراہ راست پر آتا ہنین چونکہ تو نے راہ نجات سے منہہ پھیرا ہی
اصول پاک مذہب اسلام کو برباد بنایا ہی خانۂ خدا کے منبرون کو تیرے ہاتھون سرنگونی ہی اور مخالفت شرع مبین
مکروہ تر و بیہودہ تر تم لوگون نے ایک ریاست مشرق روئے غضب کی ہی خاک مذلت سے سر اٹھایا ہی مسلمانون کے ستانے کا خیال
آیا ہی تا منصفی و دروغ گوئی سب اللہ و ناپرہیزگاری کے ساتھ اختلاف مذہب کا مصدر ہی عیاشی و زناکاری
کو روا رکھا ہی۔ انتظام احکام شرع تجھ سے ابتر ہی نیکون کے قتل پر آمادہ ہی۔ مساجد و مقامات متبرکہ کی تاراجی
کا خیال حد سے زیادہ ہی۔ اسلئے تجھ پر علما و مفتیان دین و قاضیان شرع مبین لعنت کرتے ہین اور بنظر اسکے
کہ ہر مسلمان پر خدا نے موافق معنے اس آیت کے کہ (ای ایمان والو احکام الٰہی بجالاؤ) تقوی واجب کیا ہی
علما و مفتیان دین نے تیرے قتل کا فتوی دیا ہی اور ہر ایک مومن پر تائید دین حق کے لئے جہاد کا اور تجھ سے
مخالف کے ہلاک کا حکم صادر کیا ہی اسلئے بنظر اعانت دینی ہمین ترک لباس شاہی ضرور ہی ہمسری خود و ہم آغوشی
زرہ منظور ہی مقابلہ خصم مین تیغ عثمانی کو ہمہ تن نیام سے عار ہی اور خود فوج جنگی بھی خونریزی مین ننگی تلوار ہی۔
معرکۂ رزم مین جب یلان عثمانی کی تیغ بران چمک جاتی ہی زمین تو زمین آسمان سے بھی دشمن روپوش کی خبر لئے بغیر
کب آتی ہی پنجہ علم مہر عالمتاب کا چرخ چہارم پر پنجہ مروڑنے کو دراز ہی فتح و نصرت کا پرچم کی ہوا خواہی مین اور
ہی انداز ہی دشمن کا پانی اوتار نیکو معہ فوج وہ بھی موج موج مین نے ہر قسطنطنیہ کو عبور کیا ہی اور اوس غالب حقیقی
سے امید قوی ہی کہ تجھ سا ظالم بے آبرو مغلوب و ہلاک ہو جائے اور مانند اشک از چشم افتادہ حوالۂ خاک ہو جائے چونکہ
ہم شرع محمدی کے پابند ہین اسلئے پیش از جنگ تجھکو خبردار کرتے ہین کہ اگر اب بھی بخت برسر یاری ہی تو پیروی دین

حق مین کیا دشواری ہی مگر خوے بد کا علاج کیا ہی اُسکا ساتھہ تو گور تک کا ہی - قیر شب کا فور ہوتی ہین تیاشیر

صبح سے سفیدی دور ہوتی نہین اسلیئے ہم اتمام حجت کرتے ہین دین حق کی دعوت کرتے ہین اب بھی ظلمت

جرم سے منھہ پھیرانے مین خیر ہی - روسپیدی ثواب قابل سیر ہی - اور ساتھہ اوسکے یہہ بھی خیال رہے کہ ہمارے جن ملکون

کو تونے غصب کیا ہی اون سے دست بردار رہے احکام عثمانیہ کا اوپر اختیار رہے **شریف** عصیان سے درگذر نیکے

رستے نہین ہین بند؛ منزل قریب اور در توبہ باز ہی؛ اور جو یون ہی تمرد اختیار کرنا ہی منزل ثواب پر نہ

پہنچکر بیابان معصیت ہی مین مرنا ہی تو ہم بھی تیری خبر لینے کو قریب ہین بتائید ایزدی ازل سے فتح نصیب ہین

زیادہ والسّلام علی من اتبع الہدیٰ - کہتے ہین کہ سلیم خان جب شہر سیواس پر پہنچا اور سپاہ کا جایزہ لیا گیا تو مسلح

ایک لاکھہ چالیس ہزار کی فوج تھی دشمن کی پایمالی کو سرا وج تھی اور پانچ ہزار کی جمعیت رسد کے ہمراہ شتر ساتھہ

ہزار اور کوتل چالیس ہزار سپاہ - اب سنئے کہ پہلے تو اسمٰعیل شاہ نے کچھہ جواب نہ دیا مگر پھر سلیم نے اوسکے طیش مین

لانیکو اور چند خطوط لکھے تو اوسنے بھی ایک مراسلہ بدین مضمون لکھہ کر روانہ کیا **مضمون مراسلۂ شاہ اسمٰعیل**

استحکام سلسلۂ اتحاد و صلح پر راضی ہون لڑائی مین کچھہ حصول نہین اور مجھہ سے جنگ کرنیکی بھی کوئی وجہ معقول نہین مگر

افسوس اس بات کا ہی کہ تمنے اپنے خط مین وہ مضمون جو تمہارے مناسب شان نہین لکھا ہی شاید ان خطوط کو تمہارا وزیر نے

لکھا ہی جسکو استعمال افیون کا شوق حد سے سوا ہی جو کچھہ ارادہ الٰہی ہی قریب تر ظہور مین آئیگا اسپر مختار ہو اور مین بھی

قاصر نہین تم جو لڑتے ہو تو مین کب لڑنیکو حاضر نہین والسّلام اُسکے ساتھہ ایک صندوق افیون کا سلطان ہی کے خیال سے

مگر دکھانیکو وزیر سلطان سلیم کے نام روانہ کیا چونکہ سلیم خود استعمال افیون کیا کرتا تھا خط کے پہنچتے ہی غضبناک ہو اخط کے ساتھہ

قاصد ایرانی کے بھی سر دے اوڑ گئے قصہ پاک ہوا القصہ لشکر عثمانی نے دیار بیکر و کردستان و آذربایجان سے جو او سوقت دار الخلافت ایران تھا ہوتے ہوے شہر تبریز پر چڑھائی کا عزم کیا حاکم جارجیہ نے سلیم خان کو ایک مراسلہ معہ رسد بھجوایا اسمعیل شاہ نے قصد جنگ بالجزم کیا وادی خالدین پر گشت کی تئیسوین ۱۵۱۴ عیسوی مطابق ۹۲۰ ہجری کو ترکی و ایرانی صف آرا ہو گئے تلوارین چمکین یلان نامور گرم هیجا ہو گئے شاہ اسمعیل نے میسر لشکر عثمانیہ کو پریشان کیا مگر ترکیون نے میمنہ سے جوق جوق شریک میسرہ ہو کر ایرانیون پر بندوقین چلائین گولیون کا مینھہ برسایا طرفہ سامان کیا ہمت اہل ایران پست ہوئی عرصۂ قلیل مین بڑی شکست ہوئی - زخمی ایرانیون کا سیلا رہو اسمعیل شاہ بھی مجروح ہو کر گھوڑے سے گرپڑا ترکیون نے پکڑ ہی لیا تھا کہ داؤ سے فرار ہوا سلطان سلیم کو دشمن کے لشکر و خزانے کے ساتھ اسمعیل شاہ کی پیاری عورت اور خواصون پر بھی قبضہ کامل ہوا سوا عورت اور بچون کے سبکو قتل کر کے شہر تبریز مین داخل ہوا - باشندون نے شہر کے کنجیان حضور سلطانی مین حاضر کردین امن کے خواستگار ہوے سلطان سلیم نے انہین امن دیا اور جب روز جمعہ آیا تو مسجد تبریز مین اپنے نام کا خطبہ پڑہوایا مصلیون کو اپنی اور اپنے لشکر کی سلامتی کی دعا کا حکم فرمایا ایک ہزار صاحب کمال کو منتخب کیا روانگی قسطنطنیہ کا حکم دیا اور پھر شہر تبریز سے کوچ کر کے میدان آذربایجان مین خیمہ زن ہوا قصد یہ کہ موسم بارش یہین بسر ہو فصل بہار مین ایرانیون پر بار ثانی حملہ آور ہو مگر فوج راضی نہوئی عزم یورپ فرمایا اثنا راہ مین ترکیون نے صوبجات دیار بیکر و کردستان پر فتح پائی اور اونکو شامل مملکت عثمانیہ بنایا اسمعیل شاہ نے سلیم خان کی زندگی تک ترکیون سے صلح کر لینے مین کوششین کین مگر سود مند نہوین - لکھا ہی کہ سلطان سلیم کو شاہ مصر سے بھی انہین دنون جنگ کرنی پڑی اسلئے کہ اون ملکون کے ممالک حاکمون نے اسقدر قوت و قدرت حاصل کی تھی کہ عثمانیون کو لڑنا ہی پڑا - مورخین نے

لکھاہی کہ مشرقی پہلوانون کی ایک جماعت نے چھٹے صدی تک مصر مین یہہ کچھہ قوت پائی کہ سلیم و نپولین سے بھی باوجود کئی لڑائیون کے اونکے ساتھہ کچھہ پیش نہ آئی - ملک صالح نے جسکا سلاطین مصر کے خاندان ابوایوب سے سلسلہ تھا ۱۲۳۰ عیسوی مین کوہ قاف کے رہنے والے بارہ ہزار مسلح غلامون کا لشکر جمع کیا تھا ان مملوکون نے فن سپہ گری مین یہہ کچھہ تربیت پائی کہ رفتہ رفتہ مالک ہی کے جان پر آئی آخرالامر اونہون نے ۶۶۲ ہجری مطابق ۱۲۶۴ عیسوی مین خاندان ایوب کے شہزادۂ اخیر توران شاہ کو مارا اور تخت مصر کو اپنون مین سے ایک کو مسلط کر کے سنوارا اور پھر ملک شام واقع ساحل رود نیل پر بھی جسکو فرعونی و طالوتی اور دوسرے حکام مصری تا زمان نپولین و محمد علی پادشاہ اپنی مملکت کی فصیل یا شہر پناہ تصور کرتے تھے ان غلامون کا قبضہ ہوگیا ۷۸۴ ہجری مطابق ۱۳۸۲ عیسوی مین بُرقوق ایک غلام قوم کرخاش کے ہاتھون ان کوہ قافی مملوکون کا معاملہ بھی تہ و بالا ہوگیا اسی نے ملک مصر مین اپنے خاندان کا سلسلہ ایام یورش سلطان سلیم خان تک قایم رکھا کرخاشی غلامون نے اپنی لشکر جنگی کو تین قسمون پر منقسم رکھا پہلی قسم مین خود یہی کرخاشی بد سرانجام تھے دوسرے مین جنکو جلبانیان کہتے تھے حبشی غلام تھے تیسری خارزیون کی فوج تھی جو بیس سردارون کے ماتحت موج در موج تھی جب کوئی انکا ساختہ سلطان مرجاتا تو انہین مین سے کوئی ایک منتخب ہوکر تخت نشین بصد شوکت و شان ہوتا امیر کبیر کے خطاب سے مخاطب ملک شام و مصر اور ان مقامون کا جنمین مکہ معظمہ ہی اور مدینہ منورہ بھی حکمران ہوتا - اب سنئے کہ پہلے پہل عہد سلطنت سلطان بایزید خان ثانی مین ترکون اور ان مملوکون مین لڑائی ہوئی تھی اور کچھہ فائدہ جو ہوا تو ترکون نے انسے صلح کرلی تھی جب سلطان سلیم خان نے صوبجات دیاربکر و کردستان کو ایرانیون سے چھینا اور متصل ملک شام سرحد عثمانیہ معزز ہوا تو ان مملوکون کو بھی کچھہ خوف پیدا ہوا تھا اسلئے سلطان

غازی حاکم ملک مصر نے سنہ ۹۲۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۱۶ عیسوی مین حفاظت ملک شام کے لئے جانب شمال ایک لشکر جرار
فراہم کیا تھا سنان پاشا سردار افواج عثمانی نے ایشیاے کوچک سے سلطان سلیم خان کو اطلاع دی کہ بجا آوری
فرمان سلطانی مین جان و دل سے حاضر ہون مگر مملوکون کی فوج کی دہمکیون سے جانب نہر فرات جانیکو قاصر ہون سلیم نے
یہہ خبر پائی تو بہ صوابدید ارکین سلطنت مصر پر چڑہائی کرنے کی تجویز ٹھہرائی سلطان سلیم نے مطابق فرمان الٰہی پہلے حاکم
مصر کے پاس اپنی اطاعت قبولنے کے لئے قاصد بھجوایا مگر سلطان غازی نے جو اوسوقت شہر حلب مین تھا تلخ ہوکر قاصد
سلطان سلیم کی بڑی بعزتی کی پہلے زد و کوب کیا اور پھر مقید بنایا اتنے مین فوج ترکی قریب پہنچ ہی گئی متصل شہر حلب
جہان داؤد علیہ السلام کا مزار ہے جنگ برپا ہوئی ترکی توپون نے دشمنون کا دہوان اوڑایا سلطان غازی نے قتل ہوکر غار
عدم مین اپنا مسکن بنایا بعد اوسکے شہر خیرو مین طومان بیگ اون مملوکون کا حاکم ہوا بار ثانی معرکہ کارزار مین قدم
قایم ہوا سلیم نے حلب و دمشق و بیت المقدس پر فتح پائی اور دوسرے شہرون کو بھی مسخر کرکے ریگستان شام کی راہ سرحد
مصر پر توجہ فرمائی طومان بیگ نے جانب غازہ[۱] مملوکون کا ایک لشکر بھجوایا اور آپ متصل شہر خیرو مصری فوجون کا بالقصد شور
و شر مچایا سنان پاشا وزیر اعظم سلیم نے متصل غازہ وہ نیزہ بازی کی کہ فوج مملوک کو شکست دی بھگایا سلطان نے بھی
براہ ریگستان عزم خیرو یعنے دار الخلافت مصر فرمایا جب دونون لشکرونکا مقابلہ ہوا تو پہلے پہل مصریان فولاد پوش
کا بڑی ترشی سے قلب فوج سلطان پر متصل علم عثمانی حملہ ہوا طومان بیگ خود بھی معہ سردار الان بیگ و خزد بیگ
جنہون نے سلطان سلیم کے زندہ مقید کرنیکی قسم کھائی تھی شریک کارزار ہوا سلیم کی سلامتی مین تو کچھ فرق نہ آیا مگر
سنان وزیر اعظم سلطانی کے سینے سے طومان بیگ کا نیزہ پار ہوا الان بیگ و خزد بیگ نے بھی ایک ایک بانشانے

[۱] [illegible] اس شہر کو غزہ بھی [illegible] ۱۲

ترکی کو قتل کیا اور پھر ترکیون نے دلیرانہ حملہ کرکے مصریون کو پسپا کر دیا الاان بیگ نے ترکیون کی گولی کھائی زندگی سے

جی سیر ہوا ترکی توپون نے بہہ کچھہ خبر لی کہ طومان بیگ کچھہ سوارون کے ساتھہ مستعد گریز ہے دیر ہوا - عثمانیون نے باقی

ماندون کا خون کیا معرکہ رزم کو بیس ہزار مملوک کے قتل سے گلگون کیا بعد اوسکے ترکی شہر خیرو مین بے شر داخل ہوگئے

طومان بیگ نے پھر حملہ کیا سارے ترکیون کو بزور شمشیر حوالہ قضا کیا سلیم نے بنابر صلح مصطفی پاشا کو نزدیک طومان وانہ

فرمایا طومان نے مصطفی خان کو قتل کروادیا دوبارہ ترکیون نے خیرو پر فوج کشی کی اور شہر مذکور کے ہر کوچہ وبازار مین تین دن تک

بڑی جنگ ہوئی سلطان سلیم نے شہرت دی کہ جو ہماری پناہ مین آئیگا وہ قتل ہونے نہ پائیگا اس خبر کے سنتے ہی

آٹھہ سو سرداران مملوک پناہ سلطانی مین آئے مگر سلطان نے درعوض امن دینے کے اونکے سر کتائے بہ نسبت باشندگان

شہر حکم قتل عام ہوا آخر ترکیون کے ہاتھون پچاس ہزار اور بقول بعضے اسی ہزار بنی آدم کا کام تمام ہوا الحاصل بعد

فتح مصر طومان بیگ کئی بار اور لڑا پھر گرفتار ہوا سلیم نے روبرو بلوایا پہلے بڑی عزت وتعظیم کی اور پھر کچھہ سمجھہ کر

اسکو قتل کروایا ۹۲۳ھ ہجری مطابق ۱۵۱۷ء عیسوی ملک مصر تمام وکمال عثمانیون کے تصرف مین آیا سلطان سلیم نے چندے

وہین اقامت کی - روز جمعہ مسجد جامع خیرو مین نماز پڑہی اور اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا - اور سلیم خان نے اون سرداران

مملوک سے جو معاون ترک رہے چوبیس شخصون کو منتخب کرکے متفرق عہدون سے ممتاز کیا خیر بیگ کو حاکم مصر مقرر فرماکر

پانچ ہزار ترک اور پانسو جان نثارون کو معہ چند سپاہ مصر تحت فرمان آغا خیر الدین شہر خیرو کی محافظت پر مامور کیا امورات

مذہبی کو بعض شیوخ عرب خیرخواہ سلطنت عثمانیہ کے تفویض کیا خاندان عباسیہ کے بارہوین خلیفے محمد نامی نے اپنا حق خلافت

معہ تیغ وعلم وجبہ شریف جناب رسول کریم علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم سلطان سلیم خان اور اوسکے قائم مقامون کو دیا اسی لئے سلاطین

عثمانیہ بھیج جو وہ ممتاز ہوے خلیفہ و نائب رسول اللہ کہلا کر سرفراز ہوے مال غنیمت مصر سے کچھہ قسطنطنیہ کو اور باقی شام

کو روانہ ہوا جب ان امور سے فراغ حاصل ہوا تو سلطان سلیم چند ماہ شہر دمشق مین رہکر شہر حلب مین داخل ہوا وہان کے اکثر

قبائل عرب نے بھی اپنے کو مطیع سلطان بنایا سلطان نے ریاست شام کو بھی مانند مصر ظلمت بے انتظامی سے دور فرما کر

۹۲۴ سنہ ہجری مطابق ۱۵۱۸ سنہ عیسوی اور بقول بعضے ۹۲۵ سنہ ہجری مین عزم قسطنطنیہ فرمایا ۹۲۵ سنہ ہجری مطابق ۱۵۱۹ سنہ ع

مین دو سو پچاس جہاز نئے بنوائے ساٹھہ ہزار کی جمعیت فراہم ہوئی مگر کسیکو یہہ معلوم نہوا کہ ارادۂ سلطانی کیا ہی کس پر

چڑہائی کرنی ہوگی اور کسکا سامنا ہی اس اثنا مین مرض موت لاحق حال سلیم ہوا عزم ادرینہ نوپل فرمایا اور ایک

چھوٹے سے قریئے مین جہان سلطان بایزید خان ثانی نے سلیم کو بددعا دی تھی پہنچکر شوال کی نوین ۹۲۶ سنہ ہجری مطابق

ستمبر کی بائیسوین ۱۵۲۰ سنہ عیسوی کو چوّن برس کی عمر مین جان بحق تسلیم ہوا شہزادۂ سلیمان نے بمجرد خبر شہر تریزان

سے عزم قسطنطنیہ کیا لاش سلیم باہتمام سلیمان معہ جاہ و حشم دار السلطنت مین آئی مسجد جامع سلطان فاتح محمد خان

مرحوم مین دفن وہ مبارز لاثانی ہوا لوح مزار سلیم پر یہ مرقوم ہی کہ سلطان سلیم سلطنت دنیوی کو تسلیم سلیمان فرما کر

۹۲۶ سنہ ہجری مین خود راہی ملک جاودانی ہوا۔

فصل یازدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی سلیمان خان اوّل

سرزمین نامہ پرستان سے کب کم ہی کہ اسمین ذکر سلطنت سلطان سلیمان زیب رقم ہی۔ کہتے ہین کہ بعد رحلت سلیم ۹۲۶ سنہ مین سلیمان

نے جب تخت پر رونق افروزی فرمائی تو عیسوین کے مغربی ریاستون نے بڑی ترقی پائی دیکھئے ملک اسپین مفتوحۂ اہل اسلام

سے متفرق اقوام عیسوی نے مسلمانون کو خارج البلد کیا اور اپنون ہی مین سے ایک خاندان شاہی مقرر کر لیا ملک

فرانس مین چارلس ہشتم و لوئی دوازدہم و فرانسیس اول نے تدابیر شایستہ سے فتحین حاصل کین اور اپنی ریاستون کو ترقیان دین مملکت انگلنڈ و ریاست خاندان آسٹریہ کا بھی یہی حال ہوا چارلس ہشتم شاہ فرانس کو ترکون سے قسطنطنیہ کے چھین لینے کا خیال ہوا سلطان سلیمان بیاوری بخت مظفر دوران ہی رہا اگرچہ اوسوقت چارلس پنجم شہنشاہ جرمنی و فرانسس اول شاہ فرانس - و پوپ لیوی دہم بطریق روم - و ہنری ہشتم شاہ انگلنڈ - و ایوان نوف شاہ روس - و سغس منت اول شاہ پولنڈ و شاہ اسمعیل موجد قانون و معاون ریاست ایران و اکبر مشہور و نامور شہنشاہ ہند یہہ آٹھون جلیل القدر بادشاہ موجود تھے مگر یہہ مانند مور ہی رہے اور سلیمان سلیمان ہی رہا - اب حال سلطان سنئے کہ یہہ بادشاہ سلیمان قانونی و سلیمان کلان و سلیمان صاحبقران کی خطابون سے مشہور تھا - عہد سلطنت بایزید خان مین گو خردسال تھا مگر عثمانی صوبون کی حکمرانی پر مامور تھا جب سلطان سلیم پدر سلیمان نے ایران پر چڑہائی کی تو یہہ قسطنطنیہ مین نایب سلیم رہا اور دو سال اخیر مین صوبہ سروخان کا حاکم واجب التعظیم رہا اور جب چھبیس سال کی عمر مین سلطنت عثمانیہ ہاتھہ آئی تو اوسنے اپنی قوت بازو سے قدرت سلطنت عثمانی بڑہائی زور و طاقت و عدل و انصاف مین بانرد خاص و عام ہوا مہر و مروت مین آفتاب عالمتاب کی طرح مشہور دانائی مین ممدوح انام ہوا - ادہر تخت سلطنت پر جلوس کیا اور ادہر چھے سو مصریون کو جنھین سلطان سلیم نے جبراً قسطنطنیہ مین رکھا تھا روانہ وطن مانوس کیا وہ تجار جو تجار ایرانی کے ساتھہ موافق ہونیکے باعث سلیم نے اونکا مال و اسباب ضبط کر لیا تھا بدولت سلیمان مبلغ خطیر سے کامیاب ہوے - امیر البحر اور دوسرے سرداران بحری جو بانیان ظلم تھے وہ بھی بعد دریافت تیغ سلیمانی سے ہم آغوش اجل شتاب ہوے - حکام صوبجات متعلقہ سلطنت عثمانیہ کو تاکید کہ تعصب مذہبی کی بو نہو عدل و انصاف پر کمر بستہ رہین فتنہ و فساد کی خواہش اس قدر وہ جان

یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

بخشش سے سارے رعایا نے اطاعت سلطانی سے منہہ نہ پھرایا تہ دل سے ہر ایک اسی حلقے مین آیا مگر غزالی بیگ غدار
نے جو فرقہ مملوک مصر سے روگردان اور ترک کا معاون صبح و شام تھا اور اوسی باعث حاکم ملک شام بصد احتشام
تھا بوجہ سیاہ دلی اپنی خودمختاری مین سعی کی مگر فوج سلیمانی نے صفائے صبح ہو کر اوس شامی کو مانند ظلمت شام شکست
دی مدعی کو معہ رفقا قتل کیا اور ملک کو امن دیا اسمعیل شاہ بھی جو سرحد سلطنت عثمانیہ پر فوجین جمع کرکے مستعد جنگ تھا
دست بردار ہوا ایاز پاشا حاکم شام بصد محمودی و فتحیاب ہوا پھر سرحد ملک ترک و ہنگری پر فساد برپا ہوا سفیر ترکی
نزدیک شاہ ہنگری روانہ ہوا اوسنے سفیر کو ہلاک کیا۔ سلطان نے حکومت اقلیم ایشیا کو تفویض فرہاد پاشا فرما کر
فوج جرار کے ساتھ عزم ہنگری بحالت غضبناک کیا اور دو جہازی بیڑون کو تاکید کہ لنگر انداز بحر اسود و بحر عمان
رہین رسد رسانی مین بڑی سرگرمی سے مانند آب روان رہین یحیی بیگ پسر حاکم سمندرہ کو یہ حکم کہ پیش رو
سلطانی بلگریڈ پر جائے شہر پر محاصرہ ہو باغی گرمی وحشت سے سوکھہ سوکھہ کر کانٹے کھائے یحیی بیگ نے شہر بلگریڈ
کو گھیر لیا سلطان سلیمان بھی وہان ہوا کی طرح آیا مصطفی او احمد پاشا کو بنا بر تائید یحیی بیگ بھجوایا ان سردارون نے
قدم بڑھایا اور خوب گولہ رانی کی دیوار حصار کو توڑا رمضان کی پانچوین ۹۲۷ سنہ ہجری مطابق اگست کی انتیسوین ۲۹
۱۵۲۱ سنہ عیسوی کو شہر بلگریڈ کلید ملک ہنگری ہاتھ آیا اور ادہر سلطان نے فوج باقیماندہ کے ساتھ شبزغاز اور دوسرے
شہرون پر فتح پائی جب سب کچھہ ہو چکا سلطان سلیمان پر زور نے معہ لشکر فزون از مور ماہ ذیقعدہ مین جانب
قسطنطنیہ مراجعت فرمائی شہسوار اوغلی حاکم مارانش نے اقلیم ایشیا مین باغی ہو کر اطاعت سلطانی سے منہہ جو
پھرایا تو فرمان سلطانی بنام فرہاد پاشا حکمران ایشیا متضمن قتل مدعی مذکور شرف صدور پایا فرہاد پاشا نے

اوغلی کو لکھا کہ سلطان نے مجھے تیرا مددگار مقرر فرمایا ہی اگر تو میری نزدیک آئے تو امورات ملکی مین تجھ سے
کچھ کہنا ہی اوغلی فرہاد پاشا کی شیرین سخنی پر اعتماد کرکے دو فرزندون کے ہمراہ جو آیا تو فرہاد پاشا نے بڑی
تلخی سے اسکو ترکون کے ہاتھ قتل کرایا لکھا ہی کہ سلطان سلیمان نے سلطنت عثمانیہ کے بڑے بڑے شہرون مین
نئی نئی عمارتین بنوائین سلاح خانہ قسطنطنیہ کو ترقی دی جب سب تیاری ہو چکی تو جزیرہ روڈس پر یورش کا
خیال فرمایا تین سو جنگی جہاز و نکو دس ہزار سپاہ جرار اور بہت رسد کے ساتھ زیر حکم وزیر مصطفی پاشا نامی
بھجوایا اور پھر آپ ایک لاکھ سپاہ ترک کے ہمراہ ایشیائے ترک سے ہوتا ہوا خلیج مارمورا تک اور وہان سے بذریعۂ
جہاز روڈس کو آیا ترکیون نے محاصرہ کیا عیسویون نے پانچ مہینے تک مقابلہ کیا آخر عیسویون نے بمجبوری صفر کی
تیسری سنہ ۹۲۹ ہجری مطابق ڈسمبر کی پچیسوین سنہ ۱۵۲۲ عیسوی کو صلح کر لی جزیرۂ مذکور ترکیون کے ہاتھ آیا
سلطان نے بعین مہربانی و فیاضی مجاہدین عیسوی کو اپنے اپنے اسباب و آلات سمیت روانگی کا حکم فرمایا باشندگان
جزیرہ کو اونہین کے مذہب عیسوی پر قائم رہنے کی اجازت دیکر مسرور کیا پانچ سال کی خراج کی معافی سے ممنون
بو فور کیا اس اودہیڑبن مین خیر بیگ حاکم مصر کا پیالہ ہو گیا شیخ مصر نے بعین تنک ظرفی وہان کے باشندون کو
ترغیب آزادی دی اور ایک فتنہ برپا ہو گیا وزیر سلطانی مصطفی پاشا پانچ جنگی جہازون سمیت روانگی مصر پر
مامور ہوا اوسنے چند روز مین بندر سکندریہ پر پہنچکر حملہ کیا باغیون نے شکست پائی مملکت مصر پھر عثمانیون کے ہاتھ
آئی مصطفی پاشا چندے انتظام ملک مصر ہی مین مشغول جو رہا سلیمان نے بنا بر ضرورت سرانجام امور سلطنت ابراہیم
آغا ناجی کو اپنا وزیر بنایا مصطفے نے اس بات پر رنجیدہ ہو کر اور بدون اظہار رنجیدگی سرگذشت جنگ مصر کے ساتھ

ملک مصر پر اپنے ہی قائم کر دینے کی عرضی بھیجوائی سلطان سلیمان نے درخواست مصطفیٰ منظور فرمائی اس شرط پر کہ سارے

ملک مصر پر مصطفیٰ کی حکمرانی رہے مگر چلتا ہوا سکہ سلیمانی رہے - جب مصطفیٰ نے حکومت مصر پائی تھوڑے ہی

دنوں میں ہوا خود مختاری سر میں سمائی محمد افندی نام رکن دیوانی کو اپنا وزیر بنایا کھلے بندون سارا راز دل سنایا محمد افندی

نے ملک مصر کو اسکے دست ظلم سے چھڑانے اور سلطان سلیمان کو اُسکے مکر سے بچانیکے لئے بعد بہت تدبیرون اور

سازشون کے وقت غسل حمام ہی مصطفیٰ کا کام تمام کرنیکی تجویز کی تھی کہ کسی خدمتگار نے مصطفیٰ کو ہشیار کر دیا اور اوسکو

حمام کی دوسری راہ سے بھگایا مصطفیٰ نے عربون کے شیخ سے پناہ لی اور کئی قول و قرار کے بعد عربون کی جماعت

کثیر کو لئے ہوے محمد افندی سے مستعد جنگ ہوا اس اثنا میں محمد جو سلطان کو اس امر کی اطلاع دیکر حکومت مصر سے سرفراز

ہو ہی چکا تھا مقابل دشمن بید رنگ ہوا بعد بڑی خونریزی کے سر مصطفیٰ تن سے جدا ہوا سارا قصہ فیصلہ ہوا سلطان

سلیمان نے مصطفیٰ کی دغا اور ابراہیم کی خیرخواہی جو دیکھی تو ابراہیم کا مرتبہ بڑہا دیا سنہ ۹۳۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۳ عیسوی

مین اپنی بہن کو زوجیت ابراہیم مین دیکر معزز و ممتاز بنادیا اور اس شادی مین تازہ خوشی یہہ ہوئی کہ مشکوی

سلطان سلیمان مین لڑکا پیدا ہوا خوشی دونی ہوئی عشرت کو افزونی ہوئی سر نیاز بدرگاہ خداوند کریم رکھا اور اوس

نووارد عالم وجود یعنے اپنے فرزند کا نام سلیم رکھا - مورخون نے لکھا ہی کہ سفیر ایران نے شہنشاہ جرمنی و شاہ ہنگری

سے عثمانیون کے خلاف مین صلحنامہ ٹھہرالیا فرانسس اوّل فرانس نے سلیمان کو ملک ہنگری پر یورش کرنیکو برانگیختہ کیا اسی

لئے سنہ ۹۳۳ ہجری مطابق سنہ ۱۵۲۶ عیسوی مین سلطان سلیمان نے ترکون کی ایک لاکھ فوج جرار اور تین سو توپون کے ساتھ ملک

ہنگری پر حملہ کیا لوئی شاہ ہنگری نے بھی ترکون سے خوب مقابلہ کیا - دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترکیون نے فتح اور

عیسائیون نے شکست پائی قضا نے شاہ ہنگری کو آٹھ علما و عماید عیسوی اور چوبیس ہزار باشندگان ہنگری کے ساتھ عدم کی راہ دکھائی یعنے شاہ ہنگری کے سر پر زخم کاری لگا گھبرا کر معرکے سے منھ پھرایا تو گھوڑے نے چک کر سوار کو نہر مین گرایا سراپا غرق آہن تو تھا ہی پانی مین غائب ہوگیا محفل فرعون مین جاکر مصاحب ہوگیا۔ چونکہ یہہ قصہ شہر مہاج واقع الوئی پر تمام ہوا اسلئے تباہی مہاج اس جنگ کا نام ہوا جب اس سے فرصت ہاتھ آئی تو سلطان نے دریائے ڈانیوب سے ہوتے ہوے شہر بُودَا المعروف بہ اُوفَن و شہر پِشت پر جو محاذی یکدیگر ساحل ڈانیوب پر واقع ہین فتح پائی ترکیون نے گھر جلائے قلعے توڑے مال و اسباب لوٹا ایک لاکھ عیسوی (جنمین مرد عورت بچے شامل تھے) گرفتار آئے جب ترکیون نے اپنے ملک کو مراجعت کی تو یہہ قیدی بنابر فروخت سربازار آئے ایسے مین ایشیاے کوچک سے بنائے فساد کی خبر آئی سلطان نے ملک ہنگری سے جانب مقام مذکور توجہ فرمائی۔ اب جنگ دوم سلطان سلیمان کی روداد سنئے کہ شاہ ہنگری جو جنگ مہاج مین ملک عدم کا مائل ہوا تو سلطان کسی مستحق ریاست مذکور کو اوسکا قائم مقام بنانے کے حیلے سے ۹۳۶ سنہ ہجری مطابق ۱۵۲۹ سنہ عیسوی مین ملک ہنگری مین داخل ہوا مورخون نے بنا اس جنگ کی یون لکھی ہی کہ شاہ ہنگری لاولد تھا فرڈی ننڈ شاہ ملک آسٹریہ برادر شہنشاہ جرمنی و برادر نسبتی شاہ ہنگری کو استحقاق تاج و تخت ہنگری کا دعویٰ بیحد تھا مگر قدیم سے ملک ہنگری کا یہہ دستور تھا کہ سواے باشندۂ ملک ہنگری دوسرے کا اوس ریاست پر مسلط ہونا نامنظور رہتا اسلئے جب عمائدین ملک ہنگری سے ایک شخص زپولیا نامی نے باشندگان شہر سے اس امر مین مرافعہ کیا تو خانہ جنگی برپا ہوئی فرڈی ننڈ کامیاب ہوا۔ زپولیا خستہ و خراب ہوا پناہ سلطانی مین آیا فرڈی ننڈ نے بھی سلطان سے موافقت کرلینے کو اپنا وکیل دربار قسطنطنیہ مین بھجوایا اوسنے دربار سلطانی مین حاصل ہوکر بہ عزت

اور دوسرے مقامات متعلقہ ہنگری مفتوحہ اہل ترک کی واپسی کی درخواست کی وزرائے عثمانی کو طیش آیا علی الخصوص وزیر اعظم نے
سفیر زپولیا کے جانب متوجہ ہو کر یہہ فرمایا (کہ جہان سمند سلطانی نے قدم رکھا ہی وہ ملک بے شک و شبہ ہمارا ہی
اسلئے ملک ہنگری جسکا بادشاہ قتل ہو چکا ہی مملکت عثمانیہ مین شامل ہی ہم جسکو چاہین دین یا اپنی ہی تحت حکومت
رکھین اسمین کسیکا اختیار کیا ہی فقط تاج کسیکو بادشاہ بناتا نہین بدون استعانت تیغ کوئی ملک ہاتھ آتا نہین پس
جسکی شمشیر نے جس ملک کو فتح کیا ہی واقعی وہ ملک اوسیکا ہی) بعد اوسکے وزیر مذکور نے کہا کہ منجانب سلطنت عثمانیہ
زپولیا ملک ہنگری کا شہریار ہوگا اور خود سلطان اوسکا معین و مددگار ہوگا - کہتے ہین کہ سلطان سلیمان وزیر کے
اس قرار کو پسند کر کے اپنی زبان درفشان سے یون کہنے لگا کہ قسم ہے اپنے نبی برحق حبیب خدا کی اور سوگند ہی میری شمشیر
برق تا کی کہ اعانت زپولیا کو بذات خود آؤنگا خرمن زندگانی دشمن کو جلاؤنگا یہہ بیان کیا اور فردی نند کے
سفیرون کو بڑی بے توقیری سے نکالدیا اور فردی نند کو کہلا بھیجا کہ مین قریب تر میدان جہاج یا پشت پر تجھ سے اچھی
ملاقات کرونگا اور جس ملک کو تو نے غصب کیا ہی تجھکو وہان سے نکالدونگا اور اگر وہان تجھ سے ہمکلامی ہونے نپائیگی
تو تیری دار السلطنت شہر ویانا کے روبرو ہی ضرور ملاقات ہو جائیگی یہہ کہا اور عرصۂ قلیل مین دو لاکھ پچاس ہزار
ترکیون اور تین سو توپون کے ساتھ دریائے ڈانیوب پر آیا شہر اوفن کو جو علاقۂ افواج فردی نند مین تھا مسخر فرمایا زپولیا
کو تخت ہنگری پر بٹھایا اور پھر اوسکو معہ فوج ہنگری اپنے ہمراہ لئے ہوے جانب ویانا رخ کیا تین ہزار ترکیون تحت حکومت
میکائیل اوغلی جو اولاد سے میکائیل دوست سلطان عثمان خان اول کے تھا شہر ویانا کو گھیر لیا بڑی بیرحمی سے عیسوی مارے
گئے گھر بار سے چھوٹے تیغ عثمانی کا پانی گلے تک جو آگیا تو ڈوب ڈوب کر گور کے کنارے گئے خیمۂ سلطانی مقابل شہر ویانا

سرِ آسمان ہا بارہ ہزار جان نثارون کا لشکر ہزار جان سے محافظ آستان ہا میدان مغربی دریائے ڈانیوب اہل اسلام کے
ڈیرون سے سفید ہی سفید تھا چار سو ترکی جنگی کشتیون کا بیڑا دریائے ڈانیوب پر نظر بندی شہر کو مفید تھا سولہ ہزار محافظین
قلعہ و پیادہ نامقابل ہو گئے گرم ہنگامہ کارزار ہوا - چونکہ دیوار فصیل پر کوئی برج نہ تھا اور توپین فقط بہتر نظر برین
فردی نند گھبرا کر روسائے جرمن سے کمک کا خواستگار ہوا چالیس روز تک ترکی شہر مذکور پر حملہ کرتے رہے اور بعد نقب
زنی داخل شہر ہونیکو بار بار کوششین کین مگر اہل قلعہ نے اونکو بڑی جوانمردی سے روکا تا ہم قریب تھا کہ ترکیون کو
غلبہ ہو شہر مین داخلہ ہو اوسوقت اہل قلعہ نے منجانب خود ایک سفیر سلطان کے نزدیک بھجوایا اور عرض یہ کی ہم
بہت کمزور اور نہایت قاصر ہین حلقہ بگوش اطاعت سلطانی ہونیکو حاضر ہین مگر برائے چندے حضور ہم سے صلح کر لین
کیونکہ ہمنے اپنے بادشاہ سے غنیم کو داخل شہر ہونے نہ دینے کی قسم کھائی ہی اور اب اپنے بادشاہ کو ہماری سرگذشت لکھ
بھیجنے کی تجویز ٹھہرائی ہی اگر وہ دس روز کے اندر ہماری خبر نہ لینگے تو ہم شہر کو حضور کے تحویل کر دینگے غرض انہین قول
و قرار مین موسم بارش آپہنچا اور اسقدر برسات ہوئی کہ ترکیونکا حال زار ہوا اکثر ہلاک ہو گئے آخر سلطان سلیمان نے مجبوری
تمام محاصرے سے دست بردار ہو امعہ لشکر شہر اُوفن کا عزم فرمایا چندے وہین اقامت کی پھر قسطنطنیہ کو واپس آیا جو
عیسوی کہ اس جنگ مین اسیر ہوئے تھے اون سب کو طلب کیا قتل بہزار رنج و تعب کیا - مورخون کا بیان ہی کہ ابراہیم
پاشا وزیر اعظم سلطانی نے عیسویون سے رشوت لی تھی ترکیون کو کارزار سے روک کر اپنے خداوند سلطان سلیمان سے
دغا کی تھی اسپر موسم بارش جو آیا تو سلطان نے ترک محاصرہ فرمایا کہتے ہین کہ سلطان سلیمان نے بعد ورود قسطنطنیہ اپنے تین
فرزندون یعنے مصطفےٰ و محمد و سلیم کی رسم ختنہ نہایت کروفر شاہانہ شان و شوکت خسروانہ سے منعقد فرمائی اس اثنا مین

دفعتہً یہہ خبر آئی کہ فردی نند مذکور نے قابو پاکر ستائیس روز سے شہر نود آ پر محاصرہ کیا ہی محافظین قلعہ نے بڑی جوانمردی

و دلیری سے مقابلہ کیا مگر پسپا ہوکر احمد بیگ حاکم سمندرا اور پسر یحیی پاشا کو بنا بر استعانت لکھا ہی - احمد بیگ کو

تاب مقابلہ غنیم جو نہ آئی تو اوسنے اون قیدیون کو جنھین عثمانی اور عیسوی سرحدون پر گرفتار کیا تھا روبرو بلایا

اور بکمال جعلسازی یہہ سنایا کہ وزیر اعظم سلطانی ابراہیم نام ہون سلطان سلیمان نے مجھے یہان بھجوایا ہی اور آپ بھی

معہ لشکر کثیر عنقریب یہان آتا ہی - مین نے تمہاری جان بخشی کی ہی تم بھاگ جاؤ کہ اسی مین تمہاری بہتری ہی

جب قیدیون نے اس حیلے سے رہائی پائی داخل فوج ہوکر آمد آمد سلطان کی خبر سنائی بمجرد سماعت فوج دشمن

کی ہوش اوڑھ گئی معرکۂ رزم سے منہہ مڑھ گئے اور یون بھاگے کہ سارا اسباب جنگی چھوڑ گئے مگر سلطان سلیمان نے

اس گستاخی کا اپنے دشمنون سے انتقام لیا معہ فوج جرار ملک فردی نند پر حملہ کیا لشکر سلیمانی جہان جہان جاتا تھا

دشمنون کو مار کر اونکے شہرونکو جلاتا تھا فردی نند بھی معہ فوج کثیر چندے مقابل ہوا مگر جب ترکیون نے شکست دی تو

اوسنے بھاگ کر شہر گراڈسکا مین پناہ لی عیسوی بیس شہر شامل مملکت عثمانی ہوے حکام سرحد ملک فردی نند

گھبرا گھبرا کر مطیع حکم سلیمانی ہوے ہنوز اوس جھگڑے سے فراغت نہوئی تھی کہ اہالیان اطالی نے بتائید دیگر حکام معہ

فوج کثیر بحری صوبۂ موریا پر یورش کی شہر کورن پر فتح ہوگئی سلیمان نے احمد بیگ حاکم سمندرا کو صوبہ داری موریا کی خدمت

سے سرفراز فرمایا اور وہ بمعیت فوج کثیر ہوا کی طرح دشمن کی خبر لینے کو آیا منزل مقصود پر آتی ہی شہر موریا پر یون

محاصرہ کیا کہ اہالیان اطالی کو جان کے لالے پڑ گئے اور مجبور ہوکر شہر مذکور سے ان مدعیون نے اپنا منہہ کالا کیا ۹۴۰ سنہ ہجری

مطابق سنہ ۱۵۳۳ عیسوی مین حاکم آذربایجان نے ایرانیون کی اطاعت سے روگردانی کی پناہ لینے کو حاضر آستان سلطانی ہوا

اور جب پناہ مل چکی تو سلطان سلیمان کو تسخیر شہر بابل کی ترغیب دی حسب الحکم سلیمان تخت فرمان ابراہیم پاشا عازم اشتبا
لشکر عثمانی ہوا اور حکم یہہ کہ موسم بارش مین شہر حلب اقامت گاہ ہو فصل بہار مین تسخیر بابل موجب حکم سلطانی
خواہ نخواہ ہو ابراہیم پاشا نے بجا آوری حکم سلطانی مین قصور نکیا بابل تو نہین شہروان کو مسخر کرلیا فیما بین سلطان
و فردی سنہ ۹۳۳ھ اعیسوی مین صلحنامہ واجب التسلیم ہو گیا حسب الحکم سلطانی ملک ہنگری فردی سند و زپو لیا مین
تقسیم ہو گیا کہتے ہین کہ انہین دنون مین خیر الدین پاشا نے جو سابق از ین بحر ابیض مین غارتگری کرتا تھا سلطان سلیمان
سے یون عرض کی کہ اگر منجانب حضور خدمت امیر البحری سے سرفرازی حاصل ہو تو بجان و دل ملازمت سلطنت عثمانیہ مین سرگرم
رہونگا شہرہاے تونس و جزیرہ کو فتح کرکے مملکت سلطانی سے شامل کردونگا سلطان سلیمان نے اوسکو بنابر مصلحت شہر
حلب کو نزد ابراہیم پاشا روانہ فرمایا اوسنے حلب کو پہنچکر وزیر مذکور سے سارا حال سنایا ابراہیم پاشا نے عہدہ امیر البحری
خیر الدین کو دیا دوسرے سال سلطان سلیمان نے اپنی باقی فوج کو ساتھ لیکر ابراہیم پاشا کی تائید کے لئے شہروان کا عزم کیا جب
شہروان کا عزم کیا جب شہر طارس پر سراپردہ سلطانی نصب ہوا تو سلطان مظفر شاہ گیلان دس ہزار کی فوج کے ساتھ
مخالفت اہل ایران مین حاضر حضور سلطانی ہوا بدستور محمد خان بھی مشرف ملازمت سلیمانی ہوا اور اون دونون کا اقرار یہہ
اسپر کہین بجا ئیگے تا دم زیست اطاعت سلطانی سے منہہ نہ پھرائیگے سلطان نے اون دونون کو تشفی دی اور معہ فوج قصد سلطانیہ
فرمایا چند دنو ہین دم لیا اور ابتداے موسم بارش مین خیال شہر بغداد آیا خبر آمد سلطانی کے سنتے ہی حاکم بغداد جو زیر فرمان
شاہ ایران تھا شہر سے فرار ہوا داخل شہر بغداد بغیر روک ٹوک کے سلطان سلیمان عالیوقار ہوا کچھہ دن وہین اقامت
فرمائی ایک روز سیر کرتے کرتے قبر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نظر آتے ہی یہہ تجویز ٹھہرائی کہ شہر مستحکم ہو ساکنان

شہر کو حاصل آرام رہے ذخیرہ جمع ہر دم ہو جان نثارون کی فوج محافظ شہر صبح و شام رہے جب سلطان نے خزانون کا جائزہ
لیا تو دفتردار چور نکلا اور اوسی نے یورش سلطانی کی خبر شاہ ایران کو بھیجی تھی ان دونون قصور و نیز جرم سزاوار
دار ہوا مگر اوسنے مرتے مرتے سلطان کو یہہ عرضی لکھی کہ ابراہیم پاشا وزیر اعظم سلطانی بھی بڑا مخطی ہی کیونکہ اوسنے
ایرانیون سے رشوت لیکر اونہین کے ہاتھون آپ کے قتل کی تجویز کی ہی سلطان نے اس راز کو ظاہر نکیا اور اسی اثنا مین
پی در پی خبر آئی کہ شاہ ایران محاصرۂ شہروان کے لئے معہ فوج کثیر آرہا ہی سلطان سلیمان نے اُسکے سنتے ہی عزم ایران
فرمایا اور شہر تبریز مین داخل ہو کر مسجد سلطان حسن مین خلفاء راشدین کے نامون کے ساتھ اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا دشمن
کو ٹوکا شاہ ایران کو محاصرۂ شہروان سے روکا شاہ ایران نے ترکیون سے گھبراکر صلح کر لینے کی تجویز کی جب سفیر ایرانی
بدین غرض حضور سلطانی مین حاضر ہوئے تو سلطان نے اونکا پیام سن لیا اور بدون جواب رخصت دی سنہ ۹۴۲ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۳۵ عیسوی مین جب سلطان کو ایرانیون سے کسی طرح کا اندیشہ نرہا تو معہ فوج جانب یورپ توجہ فرمائی
اثنائے راہ مین خان بطلیس نے عزت آستانہ بوسئی سلطانی پائے اطاعت سلطنت عثمانیہ کا اقرار و روز بان ہاتھون
پر اپنے ماتحتی شہرون کی کنجیان سلطان نے اوسکی بڑی عزت کی اور نہایت تشفی کے ساتھ رخصت دی وہان سے
خیمہ سلطانی روانہ شہر حلب ہوا اور داخل شہر قسطنطنیہ میان ماہ رجب ہوا تیسرے روز اپنے عزیز پہلوان شیخ ابراہیم
پاشا کے قتل کا حکم کیا دوسرے سال پھر سلطان کو ایران پر یورش کرنیکی ضرورت جو ہوئی تو لشکر کو زیر فرمان محمد خان
(جو پیش از چند سال کے اطاعت سلطانی مین آیا تھا) جانب گرجستان روانہ کردیا محمد خان خان مذکور نے داخل گرجستان
ہو کر اسقدر خونریزی کی کہ ساکنان شہر سے بدون اطاعت سلطانی اور کچھہ بن نہ آئی ایک سفیر بارادۂ صلح کئی

شروط پر اپنا ملک تحت فرمان سلطنت عثمانیہ کر دینے کو بارگاہ سلطانی مین بھجوایا اور سلطان سلیمان نے بھی
انکی درخواست منظور فرمائی اسی سال افواج مالدیویہ وپولنڈ وبوہیمیہ وجرمنی واسپین نے بالاتفاق باسینا پر یورش
کی شہر سلین پر محاصرہ کیا حسرت بیگ حاکم شجیع باسنیا نے بغیر انتظار تائید سلطانی اعدا سے یون مقابلہ کیا
کہ محاصرہ سے دست بردار ہو جان بچا کر فرار ہوے مگر احمد بیگ نے بھاگتون کا پیچھا کیا اور شہر قلیس کے متصل بڑے
زور وشور سے انپر حملہ کیا مدعیون نے زک اٹھائی احمد بیگ نے شہر قلیس پر بھی فتح پائی اس اثنا مین خیرالدین
پاشا نے (جو پیش از چند سال منجانب سلطان خدمت امیر البحری سے سرفراز ہوا تھا) بنادر علاقہ افریقہ واقع
ساحل بحر روم کو ترکی جہازی بیڑے سے تباہ وتاراج کیا مدعیان گردن کش کے شہرون پر اپنا قبضہ کر لیا اور
پھر واپس جو آیا تو اثنائے راہ مین شہر خوسلوپ پر بھی فتح پائی اور بہت سے قیدیون کو ساتھ لایا انہا سال مین
سلطان نے ایک اور جہازی بیڑے کو زیر فرمان لطفی پاشا قائم مقام وزیر ابراہیم بحر اوڑیاٹیک کے جانب روانہ
کیا اور کپتان پاشا خیرالدین کو اہالیان وینس سے جزیرہ جنیار فس کے فتح کرنیکو بھجوایا خود بھی معہ دو فرزند سپہ
سالار فوج بری ہو کر البینیا سے ہوتا ہوا باغیان شہر ارناد کی سزا رسانی کو آیا - باشندگان شہر نے بہ ترغیب ایاز
پاشا اطاعت سلطانی سے منہہ نہ پھرایا - جب صوبہ ارناد پر بدون خونریزی قبضہ سلطان سلیمان یگانہ ہو گیا تو
انتظام صوبہ البینیہ کے لئے چند روز وہین توقف فرما کر جزیرۂ مذکور کے جانب روانہ ہو گیا جب وہ بھی فتح ہوا بہت سے
شہرون اور قریون کو جلایا - موسم بارش کے قریب پہنچتے ہی قسطنطنیہ کو واپس آیا سنہ ۹۴۴ ہجری مطابق سنہ ۵۴۷ اعیسوی مین
پھر شعلہ فساد مشتعل ہوا وجہ اسکی یہ ہی کہ زپولیا شاہ ہنگری سنہ ۳۹ ۵ اعیسوی مین جو مر گیا تو اوسکا ایک شیر خوار

لڑکا اسٹیفن نامی وارث تاج وتخت باقی رہا تھا فردی نند شاہ آسٹریہ نے طفل مذکور کو محروم تاج وتخت کردینے
کے لئے آٹھ ہزار کی فوج کے ساتھ شہر بودا پر محاصرہ کیا تھا اوسوقت زوجہ زپولیا نے سلطان سلیمان سے مدد چاہی سلطان نے
وزیر صوفی پاشا کو معہ فوج جرار روانہ فرمایا اور ایک فرمان بدین مضمون لکھکر بھجوایا کہ تو بدل جمعی تمام خاموش
کہ مین اپنی ساری فوج کے ساتھ تیری تائید کو آتا ہون مدعی کو زرد روبنا تا ہون کہتے ہین کہ محمد پاشا حسب الحکم سلطانی
شہر بودا پر آیا مدعی کو مقابلے پر آمادہ پایا فیما بین خوب جنگ ہوئے آخر فوج عثمانی لڑلڑکر تنگ ہوئے سلطان سلیمان
نے بھی معہ فوج جرار موسم بہار مین اپنے وزیر کی تائید کا عزم فرمایا ہنوز لشکر عیسوی سے لشکر سلطانی دو چار
منزل دور تھا کہ عیسوی گھبرا گھبراکر بھاگے مگر محمد پاشا نے انکا پیچھا پکڑا بہتون کو حوالۂ تیغ کیا اور بعضون کو اسیر
کر لیا بعد اوسکے سلطان سلیمان نے شہر بودا مین داخل ہوکر اسٹیفن کو بنا بر پرورش اوسکے مان سمیت صوبۂ ترانسل
کو روانہ فرمایا سلیمان پاشا کو معہ ایک دستہ فوج جرار محافظت شہر بودا پر متعین کرکے آپ شہر قسطنطنیہ کو واپس
آیا سلطان سلیمان کی ان متواتر فتحون سے دشمنان سلطنت عثمانیہ گھبرا گئے اور بعض عیسوی حکام اپنے سلاطین قرب جوار کے
ظلم سے تنگ آکر بغرض استعانت حلقۂ اطاعت سلطانی مین آگئے چنانچہ شاہ فرانس جب مقابلہ اہالیان اسپین سے پسپا
ہوا تو ۹۴۹ ہجری مطابق ۱۵۴۲ عیسوی مین اپنے ایک سفیر کو دربار سلیمانی مین بھجواکر بذریعۂ مراسلہ ملتجی استعانت
کا ہوا سلطان سلیمان نے سفیر فرانس کو اپنے حضور مین بلایا فیما بین سلطنت عثمانیہ و فرانس ایک صلحنامہ ٹھہرایا جب
یہہ ہو چکا تو اپنی ایک فوج بحری کو زیر فرمان خیرالدین پاشا جانب اسپین روانہ کیا اور آپ خود سرکردہ فوج بری ہوکر
موسم بارش کو ادریانوپل مین گذارا اور ملک جرمن پر یورش کرنیکو عزم سفر معہ لشکر شاہانہ کیا ایک طرف سے اہالیان

فرانس نے اہل جرمن کی خبر لی اور دوسرے طرف سے دلاوران عثمانی نے داخل ملک ہنگری ہوکر لیشپوسا - وبگزادی
وشاق لو واش نامی شہرونکو جن پر اہالیان جرمن نے دو سال کے پیشتر فتح پائی تھی چھین لیا اور وہان سے قدم بڑہاکر تاتار
حصاری اور دوسرے دو قلعون کی تسخیر مین داد جوانمردی **مولف** پھیرا منہہ سو کے خدا خوف سے بتخانون نے مسجدین
کردین کلیسا کو مسلمانون نے جب اوس سے فراغت پائی تو سلطان نے جانب قسطنطنیہ توجہ فرمائی ۹۵۴ سنہ ہجری مطابق
۱۵۴۸ سنہ عیسوی مین بقول مورخین ترکی شاہ ایران نے جب کاسب مرزا کی زوجہ کو بجبر چھین لیا تو مظلوم مذکور نے دربار
سلیمانی کی راہ لی اور بعد عرض حال ایرانیون سے جنگ کرنیکی ترغیب دی اور کہا کہ مجھہ ہی کو سرکردہ فوج عثمانی کیجئے اور عرصہ
قلیل مین ایران کا سارا ملک مجھہ سے لیجئے سلطان نے مرزا مذکور کو مبلغ خطیر مرحمت کیا تیاری فوج کا حکم دیا اور موسم
بہار مین خود آپ ہی معہ افواج ترکی راہی ایران ہوا اثناے راہ مین دو فرزندان سلطان سلیمان یعنے بایزید حاکم
اکونیم اور مصطفی حاکم امیشیا نے مشرف ملازمت ہوکر سعادت قدمبوس حاصل کی سلطان نے اُنہین اپنے اپنے صوبون
کو جانیکی رخصت دی اور داخل صوبۂ آزربایجان ہوا وہان سلطان برہان جو اولاد سلاطین قدیم شروان سے تھا حاضر
حضور سلطانی ہوا اپنے ملک کو تفویض سلطان کرکے مورد کی طرح سرفراز نوازش سلیمانی ہوا اور سینئے شہر تبریز کو تحویل
کاسب مرزا کیا ساری عمارات شاہی کو توڑدیا سلطان سلیمان نے معہ کمکی فوج سلطان برہان شہروان پر حملہ کیا محصورون
نے جان بچاکر ماہ رجب کی انیسوین کو شہر عظیم الشان وان تحویل سلطان کردیا - وہان سے جو بڑہا تو اثناے راہ مین
ایرانیون کو پھر شکست دی عازم حلب ہوا اور کوئی منہہ نہ چڑہا اسمین جاسوسون نے یہہ خبر پہنچائی کہ شہر اصفہان کشتان
وکاشان نامی مقامون مین بڑے بڑے ایرانی خزانے موجود ہین محافظین خزانجات مفقود ہین سلطان نے کاسب مرزا کو

حکم کیا اوسنے وہان جاکر اون خزانونپر اپنا قبضہ کرلیا شہر وان اور دوسرے قریون کو جلایا اور پھر جب مشرف ملازمت سلیمانی ہوا جو کچھ ساتھ لایا نذر بارگاہ سلطانی ہوا مگر مرزاے مذکور نے کچھ خزانہ خفیہ بطور نذر وزیر عزیز اللہ کو بھجوایا اور عرض یہہ کہ بہ نسبت اپنے حاکم بابل کی مددگاری کا حکم ہو وزیر مذکور نے مرزاے مذکور کو جب حکمنامہ لکھدیا تو یہہ شہر بابل کو چلا آیا اور ایرانیون سے روگردانی جو کی تھی تو نادم ہوکر شاہ ایران کو مخفی عرضی معذرت آمیز گذرانی اور اس اقرار سے کہ آیندہ دوستی مین ثابت قدم رہونگا ترکیون کے حالات و حرکات کی ہروقت اطلاع کیا کرونگا محمد پاشا حاکم بابل نے جب یہہ خبر پائی تو بذریعہ عرضداشت سلطان کو اطلاع دی اور اوس مکار کو پابزنجیر کرکے قسطنطنیہ کو بھیجدینے کی پروانگی منگوائی ہنوز کچھ حکم سلطانی صادر نہوا تھا کہ مرزاے مذکور کو اوسکے دوستون نے ہشیار کردیا جب جان کا بچنا دشوار ہوا تو جانب گرجستان فرار ہوا سلطان نے محمد پاشا کو معہ فوج جرار جانب گرجستان بھجوایا اوسنے وہان پہنچکر دشمنون کو شکست دی اور سات قلعون کو مسخر کرکے خاک در خاک بنادیا بسبب موسم بارش چندے دیاربکر مین رہا موسم بہار مین پھر عزم گرجستان کیا جب کوئی مانع و مزاحم نہوا تو بیس شہرون پر قابض ہوکر سلطنت عثمانی سے شامل کردیا جب سارا ملک اطاعت سلطانی مین آیا تو متفرق قلعونپر افواج ترکی کو متعین کیا اور خود قسطنطنیہ مین حاضر حضور سلیمانی ہوکر سارا ماجرا پوست کندہ سنایا

سنہ ۹۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۴۳ عیسوی مین سلطان نے محمد پاشا حاکم رومیلی کو معہ فوج ترکی تسخیر شہر تمشوار علاقہ ملک ہنگری کو روانہ کیا پاشاے مذکور نے شہرہاے بقی و بلغرجی - ورتزہ - وقناد - پر فتح پائی اور شہر تمشوار پر محاصرہ مردانہ کیا بنابر تائید شہر مذکور فوج جو آگئی تو محمد پاشا کے دلپر ہیبت چھا گئی سلطان سے

کمک کی درخواست کی سلیمان نے ایک فوج جرار تحت حکومت وزیر اعظم محمود پاشا روانہ کردی دونون ترکی فوجون
نے اتفاق کیا پہلے خوب گولہ رانی کی اور پھر شہر تمسوَر پر اور اوسکے متصل کے ملکون پہ تمام و کمال اپنا قبضہ کر لیا
جب ترکیون نے بااین کامیابی مقام مذکور سے مراجعت کی شاہ اسمعیل نے حملہ کرکے ترکیون کے فتح کئے ہوے
آرزِش اور اغلش نامی شہرون کو چھین لیا اور وہان کے ترکی محافظون کو قتل کردیا سکندر پاشا نے حسب
الحکم سلطانی ایرانیون پر حملہ کیا شاہ اسمعیل سے خوب مقابلہ کیا مگر پھر بھی ترکیون نے شکست پائی سلطان نے بکمال رنجیدگی
پہلے اپنے وزیر اعظم محمد پاشا کو موسم بارش تک شہر توقاد مین رہنے کے لئے بھجوایا اور آپ سنہ ۹۶۰ ہجری
مطابق سنہ ۱۵۵۳ عیسوی ماہ رمضان المبارک مین معہ فوج جرار و لشکر بیشمار متصل شہر آرخیشل و نہر مذکور کے نزدیک
آیا اسمین یہہ خبر پہنچی کہ شہزادہ مصطفیٰ نے اپنی باپ یعنے سلطان سلیمان کے قتل کرانیکی تجویز کی ہی چنانچہ اور لوگون
سے بھی اس امر مین سازش ہوگئی ہی سلطان نے جب یہہ بات سنی آزردہ دل ہوا اور امر مذکور کے کھوج لینے پر
مائل ہوا جب یہہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچی تو سلطان نے اپنے فرزند شہزادۂ مصطفیٰ کی جان لی مورخون نے وجہ
قتل شہزادۂ مذکور یون لکھی ہی کہ سلطان سلیمان کی ایک عورت تھی خُرّم نام روسی نژاد حسن و جمال مین مشہور
خاص و عام منجملہ اولاد خُرّم سلیم نامی ایک لڑکا تھا اور ایک لڑکی بھی جسکا سلطان نے اپنے وزیر رستم پاشا کے ساتھ
بیاہ کردیا تھا الحاصل سلطانہ خرم کو یہہ خیال کہ بعد سلطان سلیمان اپنا ہی لخت جگر شہزادۂ سلیم حکمران سلطنت عثمانیہ
ایک لخت رہے سلطان کی پہلی بی بی قوم کرخاشی کا فرزند شہزادہ مصطفیٰ محروم تاج و تخت رہے یہہ سوچکر اپنے
داماد رستم پاشا سے سازش کی آخران دونون نے سلیمان کو گرفتار دام کرلیا منجانب شہزادہ مصطفیٰ لگا بجھا کر

اپنا کام کرلیا سلیمان کو بھی اپنے باپ سلیم خان نے اپنے دادا بایزید خان سے جو سلوک کیا مدنظر تھا نظر برین بر ہمی شہزادہ
مصطفی سے پر خوف و خطر تھا جب سلطان ایرانیون کی خبر لینے کو متصل شہر ارز جبل آیا تو شہزادہ مصطفی نے جو اوسوقت
حاکم امیشیہ تھا اپنے باپ کی آمد آمد کی خبر سنکر عزم قدمبوس فرمایا قریب لشکر سلطانی پہنچکر خانہ زین سے جدا ہو
معہ چند وزرا و جان نثار دروازہ خیمہ سلطانی پر پہنچا ساتھیون کو باہر چھوڑا اور آپ داخل خیمہ تن تنہا ہوا مجرد داخل
ہونے کے سات شخصون نے بلباس جلادان علاقہ سلطانی شہزادہ مصطفی کو گھیر لیا اور بڑی کج نہادی سے
اوس تیر قامت شہزادہ خورشید طلعت کو کمان کے ڈوری سے پھانسی دی بیچارہ بیطرح چلایا مگر سلطان کو اپنے بیٹے
کی اس حالت پر کچھہ رحم نہ آیا یہہ ادہر کمان کے ڈوری مین پھسا تھا اور سلطان سلیمان گوشے مین بیٹھا ہوا سارا حال
دیکھہ رہا تھا دم جو رک گیا تو شہزادہ ہدف ناوک اجل ناگزیر ہوا کمان کا ڈورا گلے پر دم شمشیر ہوا **شعر** تیغ
کے ڈوری سے کچھہ ڈور ابھی تیر اکم نہین ٭ ای کمان یار خود تجھہ مین ہی تلوار کی ٭ غرض کہ باپ نے اس مصیبت سے اپنے بیٹے
کو کمانداروں کے ہاتھون ہلاک کیا - اونہین جلادون نے حسب الحکم سلطانی شہزادہ مصطفی کے ساتھیون کو بھی مار کر قصہ
پاک کیا گویا ان بیچارون نے بھی اپنے شہزادہ کا ساتھہ نچھوڑا مسافر اقلیم عدم ہو کر اپنے خداوند دستگیر کا ہاتھہ سے
ہاتھہ نچھوڑا جب یہہ خبر مشہور ہوئی ترکی جان نثارون نے دستہ دستہ قدم معرکہ فساد مین جمایا اور تجویز یہہ کہ انتقام
شہزادہ مصطفی سے منہہ نموڑینگے رستم پاشا نے مکر و تزویر سے اس شہزادہ عزیز کو قتل کرایا ہی ہم اسکو بھی جیتا
نچھوڑینگے سلطان سلیمان نے بہ مجبوری رستم پاشا کو معزول کیا خدمت وزارت نکل گئی پھر تو فتنہ فرو ہوا سہی بات
پر یہہ بات ٹل گئی احمد پاشا وزیر ہوا بعد اوسکے سلطان نے دخل شروان ہو کر شاہ ایران کو بنا بر جنگ کہلا بھیجا

اپنا کام کر لیا سلیمان کو بھی اپنے باپ سلیم خان نے اپنے دادا بایزید خان سے جو سلوک کیا مدنظر تھا نظر برین بر بھی شہزادہ
مصطفی سے پرخوف وخطر تھا جب سلطان ایرانیون کی خبر لینے کو متصل شہر آرخیل آیا تو شہزادہ مصطفی نے جو اوس وقت
حاکم امیشیہ تھا اپنے باپ کی آمد آمد کی خبر سنکر عزم قدمبوس فرمایا قریب لشکر سلطانی پہنچکر خانۂ زین سے جدا ہو
معہ چند وزرا و جان نثار دروازۂ خیمہ سلطانی پر پہنچا ساتھیون کو باہر چھوڑا اور آپ داخل خیمہ تن تنہا ہوا مجرد داخل
ہونے کے سات شخصون نے بلباس جلادان علاقۂ سلطانی شہزادہ مصطفی کو گھیر لیا اور بڑی کج نہادی سے
اوس تیر قامت شہزادۂ خورشید طلعت کو کمان کے ڈوری سے پھانسی دی بیچارہ بیطرح چلایا مگر سلطان کو اپنے بیٹے
کی اس حالت پر کچھ رحم نہ آیا یہہ ادہر کمان کے ڈوری مین پھسا تھا اور سلطان سلیمان گوشے مین بیٹھا ہوا سارا حال
دیکھہ رہا تھا دم جو رک گیا تو شہزادہ ہدف ناوک اجل ناگزیر ہوا کمان کا ڈورا گلے پر دم شمشیر ہوا **شعر** تیغ
کے ڈوری سے کچھ ڈورا بھی تیرا کم نہین ؂ ای کمان یار تو تجھہ مین ہی تلوار کی ؂ غرض کہ باپ نے اس مصیبت سے اپنے بیٹے
کو کماندارون کے ہاتھون ہلاک کیا - اونہین جلادون نے حسب الحکم سلطانی شہزادہ مصطفی کے ساتھیون کو بھی مار کر قصہ
پاک کیا گویا ان بیچارون نے بھی اپنے شہزادہ کا ساتھہ نچھوڑا مسافر اقلیم عدم ہو کر اپنے خداوند دستگیر کا ہاتھہ سے
ہاتھہ نچھوڑا جب یہہ خبر مشہور ہوئی ترکی جان نثارون نے دستہ دستہ قدم معرکہ فساد مین جمایا اور تجویز یہہ کہ انتقام
شہزادۂ مصطفی سے منہہ نموڑینگے رستم پاشا نے مکر و تزویر سے اس شہزادۂ عزیز کو قتل کرایا ہی ہم اسکو بھی جیتا
نچھوڑینگے سلطان سلیمان نے بہ مجبوری رستم پاشا کو معزول کیا خدمت وزارت نکل گئی پھر تو فتنہ فرو ہوا اسی بات
پر یہہ بات ٹل گئی احمد پاشا وزیر ہوا بعد اوسکے سلطان نے دخل شروان ہو کر شاہ ایران کو بنا بر جنگ کہلا بھیجا

انتظام امور ملکی مین مشغول رہا اور ایسے جدید قوانین ایجاد کئے کہ جنکے سبب تحصیل مملکت ترقی پذیر ہوئی رعایا کو آرام ملا

امورات فوجداری کی معقول تدبیر ہوئی ۹۷۳ ہجری مطابق ۱۵۶۶ عیسوی مین بعد فراہمی فوج عظیم سلطان نے قسطنطنیہ

سے عزم اَدریہ نوپل فرمایا اور وہانسے ایک فوج جرار کے ساتھ وزیر پرتو پاشا کو بنا بر تسخیر شہر غیول بھجوایا آپ

بھی اوسکے تعاقب مین آہستہ آہستہ روانہ ہوا چونکہ سلطان سلیمان نہایت ضعیف تھا شہر صغتور کو پہنچتے ہی بیمار

ہوا لاحق حال عارضۂ بخار ہوا گو بیماری بہت بڑھ گئی مگر حوصلہ سلطانی نہ گھٹا فوج ترک حسب الحکم محافظین قلعۂ

شہر مذکور کے منہہ چڑھ گئی جب اہل قلعہ نے بھی مقابلہ فوج سلطانی مین داد جوانمردی دی تو سلطان نے اوس حالت

شدت مرض مین ہاتھون کو سوے آسمان اوٹھایا اور یہہ دعا کی کہ ای خداوند مطلق وای سلطان برحق اہل اسلام

تیری نظر رحمت کی منظور رہون و دلاوران ترک اس شہر پر بھی مظفر و منصور رہون ہنوز یہہ دعا پوری ہونے پائی تھی

کہ جان شیرین سلطان سلیمان نے صفر کی تیرہوین کو منزل جسم سے سفر فرمایا شاہزادۂ سلیم خبر رحلت پدر سنتے ہی مینا گنیشیہ

سے جانب لشکر ترکی جلد چلا آیا وزیر اعظم نے خبر رحلت سلیمان چھپا دی سلطان ہی کے نام سے سب حکمون

کو جاری اور سپاہ کو بکمال دلداری تسخیر شہر مذکور پر آمادہ کیا ماہ مذکور کی اٹھارہوین کو ساری فوج نے بالاتفاق

حملے کا ارادہ کیا پہلے تو اہل قلعہ نے خوب جنگ کی آخر عثمانیون نے دشمنون کو مغلوب کیا شہر مذکور کو بڑی دلاوری

سے چھین لیا اور اُسی روز خبر آئی کہ شہر غیول پر بھی ترکیون نے فتح پائی اس عرصے مین شہزادۂ سلیم بھی آپہنچا اور قعۂ

رحلت سلیمان مشہور خاص و عام ہوا شہزادۂ سلیم سلطان کا قائم مقام ہوا وہان سے لاش سلطان سلیمان شہر

قسطنطنیہ کو آئی سارے اراکین سلطنت نے مسجد جامع مین نماز جنازہ پڑہی اور وہین دفن کردی شریف رہا بھی

نہ وہ آسمانی دماغ؛ سلیمان بھی پیر زمین ہوگیا؛ کہتے ہین کہ سلیمان شجاعت و فراست زور و طاقت مین طاق تھا فارسی و عربی مین بے نظیر فن شعر مین عدیم المثال فصاحت و بلاغت مین شہرۂ آفاق تھا مہمات ہنگری مین بڑی ناموری حاصل کی امورات عدالت کو خوب ہی ترقی دی اڑتالیس سال تک زینت تخت بڑہائی چوہتر سال کی عمر مین قضا آئی - اب دیکھئے کہ عہد سلطنت سلطان سلیمان مین سلطنت عثمانیہ اسقدر ترقی پائی تھی کہ چالیس ہزار میل مربع سے زیادہ اوسکی چوڑائی تھی شہرہاے کاربیج - ممفیس - تیئر - نینوا - بابل - پالمیرا - شامل سرزمین عثمانی تھے اسکندریہ - بیت المقدس - دمشق - سمرنہ - نیس - بروصہ - اتھینس - فلی پلی - ادریانوپل - جزیرہ - خیرو - مکۂ معظمہ - مدینۂ منورہ - بصرہ - بغداد شریف - بلگریڈ - زیر فرمان سلیمانی تھے - دریاے رود نیل - فرات - دجلہ - ڈانیوب - بحر روم - پرویان تیس - یوکسین - احمر - سلطنت سلیمانی مین روان تھے - جبال اطلاس سے کوہ قاف تک ہلال علم عثمانی کے جلوے جہان جہان تھے سلطنت عثمانی کے دوسو پچاس صوبے جو اکیس حصون پر منقسم تھے اونکی تفصیل یہہ ہی - رومیلی - جزایر یونان - ملک جزیرہ - ترپولی - اوفن یعنے مغربی ہنگری - تمشوار یعنے مشرقی ہنگری - اناطول - قرمانیہ - روم جسکو سیواس بھی کہتے ہین - ذوالقدر - تربزاند - دیاربکر - وان - حلب - دمشق - مصر - مکۂ معظمہ و مدینہ منورہ و ملک عرب - ملک یمن و عدن - بغداد - موصول - بصرہ - ساری مملکت عثمانیہ مین ایک کروڑ پچاس لاکھ ترکان ذی وقار تھے - والیشیہ و مالدیویہ ورگوسہ - وکریمیہ سلطنت عثمانیہ کے خراج گزار تھے - تیس لاکھ یونانیان یوروپی حصہ جنوبی ترک مین ساکن لیل و نہار تھے اور دوسرے اقوام باشندگان ترک بیرون از شمار تھے اونمین عثمانیان

و تاتاریان و عرب و کرد و ترکانیان مملوک و باشندگان جزیرہ مسلمان تھے باستثنیٰ و بلگیریہ و البینہ بھی دین اسلام

بہرہ یاب سعادت دو جہان تھے ۔

فصل دوازدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی سلیم خان ثانی

خامہ معرکہ گیر نامہ عرض کیفیت مین سیہ مست ہی ہاؤن لڑکھڑاتے ہین اور اوس مستی مین سلطان سلیم خان ثانی کی ذکر سلطنت کے فقرے یون زبان پر آتے ہین کہ یہہ سلطان مسمّی بہ سلیم خان ثانی جو بوجہ کثرت می نوشی معروف بہ مست تھا ۸ ربیع الاول ۹۷۴ھ ہجری کی نوین اور ستمبر ۱۵۶۶ء عیسوی کی چبیسوین کو مرنج کی بادشاہی کے دن اپنے باپ سلیمان خان کے تخت پر جلوس فرما یا مورخون نے لکھا ہی کہ سلیم خان مذکور بڑا عیش پرست تھا اوسنے اکثر لڑائیون مین پیش دستی کی مگر پسپا ہی رہا وزراے نمک حلال و سپہ سالاران باوفا کے تحویل ساری سلطنت کا انتظام تھا اور سلطان کو فقط بادہ خواری و عیاشی ہی سے کام تھا باوجود اس بدراہی کے بندوبست سلطنت بے محل نہوا امور ملکرانی مین کسی طرح کا خلل نہوا ۹۷۵ھ ہجری مطابق ۱۵۶۷ء عیسوی مین قوم عرب کے قبیلہ بنی عمر نے بوجہ رحلت سلطان سلیمان عثمانیون کی اطاعت سے منہہ پھرایا اور اپنے قرب جوار کی دوسری قومون سے سازش کرکے اطراف بغداد مین بڑا ہنگامہ مچایا اکثر باشندے ہلاک ہوے کئی شہر خاک درخاک ہوے سلطان نے جب یہہ خبر پائی تو اپنے جان نثاران روم یعنے باڈیگارد کی ایک جمعیت جرار مقام مذکور پر بھجوائی اور حکام بغداد و بصرہ کو یہہ حکم کہ اپنی اپنی فوجون سے ہنگامہ سرکوبی باغیان گرم کرین دشمنان سخت دل کو نرم کرین حسب الحکم سلطانی حکام مذکور نے اون عربون پر جنہون نے بصرے کے میدانون مین غارت گری پہ کمر باندہی تھی حملہ کیا اور اونکی مجمع کو پریشان کردیا اوسی سال

سلیم نے اوس پل کو جسکی تعمیر کی اُسکے باپ سلیمان نے پانچ سال کے پیشتر متصل قسطنطنیہ ابتدا کی تھی اتمام کو پہنچایا اور
اوسپر زبان ترکی مین یہہ مضمون لکھوایا کہ آغاز کیا اوسی پل کو سلطان سلیمان نے اور پیش از اتمام متوجہ گلشن جنان
شتاب ہوا مگر سلطان سلیم ظل اللہ ۹۷۴ھ ہجری مین انصرام تعمیر پل مذکور سے کامیاب ہوا ۹۷۶ھ ہجری مطابق
۱۵۶۸ء عیسوی مین فیمابین سلطنت عثمانیہ و شاہ آستریہ ایک ہنگامی صلحنامہ ان شروط پر ہوا کہ تا انقضاے
ایام معہود اپنے ہی حدود و متصرفہ پر قائم رہین مطلق تجاوز نکرین عہد سلطنت سلطان سلیم خان ثانی مین
ترکیون نے شہر آسترخان کے فتح کرنے کی تدبیر کی ڈان اور والگا نامی ندیون کو ایک تازی نہر کے ذریعے ملادینے
کی تجویز بے نظیر کی جزیرہ قبرس پر فتح پائی لپانتو پر جنگ بحری کا ارادہ کیا۔ آسترخان کی لڑائی ہی مین عثمانیون
نے پہلے پہل اپنے کو مقابلہ روسیان پر آمادہ کیا کہتے ہین کہ سولھوین صدی مین جب سلطنت عثمانیہ کو خوب ہی
ترقی ہوئی تو روسیون نے جو دو سو پچاس سال سے تاتاریون کے زیر حکومت تکلیف اُٹھاتے رہے اپنے صوبجات
مفتوحہ اہل ترک کو بار دیگر چھین لینے کی تجویز کی خصوصًا روسی دو بادشاہون نے فیمابین ۱۴۸۰ء اور ۱۵۳۲ء
شہر ماسکو کو جسکے لئے تاتاریون کو یہہ خراج دیا کرتے تھے مخلصی کرائی اور چند روسی صوبے شہر مذکور سے شامل ہوگئے
سیبیریا اور لیاپ لیانڈ بھی اُسی مملکت مین داخل ہوگئے۔ لیجئے شاہان روس کو جو اوسوقت زار کی
کے خطاب سے مشہور تھے عزم فتح قسطنطنیہ لاحق حال ہوا عثمانیون پر حکمرانی کا خیال ہوا ایوان ثانی زار روس نے
قیصران روم کی طرح اپنے علم پر بھی عقاب دو سر کی شکل بنائی۔ آسترخان اور قازانسان نامی شہرون کو روسیا نے
تاتاریون سے چھینا انہین دونون قوم قزاق بھی جو وادی نہروان پر مقیم تھی اطاعت روس مین آئی وقت تسلط

یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

سلیم خان ثانی تاتاری بکام کریمیہ سے جو سلطان کے خراج گزار تھے روسی لُٹتے تھے اور دولت علیہ نے اوس جنگ

مین دخل ندیا - جب سلطان نے ایران پر یورش کرنیکی تجویز فرمائی تو وزیر اعظم سکالی نامی نے بذریعہ نہر جدید

دوان اور والگا کو ایک کرکے افواج ترکی کو بنا بر مقابلہ ایران بحر ازاف و دوان و والگا و بحر الخزن سے

ہوتے ہوے شہر تبریز تک لیجانیکا عزم کیا - چونکہ اون دونون نہرون کے فیمابین تیس میل کا فاصلہ تھا اسلئے

پہلے تین ہزار جان نثارون اور بیس ہزار سوارون کو محاصرہ شہر آسترخان کے لئے روانہ کیا اور تیس ہزار تاتاریون

کو نہر جدید کے کھودنے اور اونکے ساتھ شریک جنگ ہونے کی تائید کا حکم دیا پانچ ہزار کی فوج جان نثار یعنے ہاڈی گارڈ

اور تین ہزار بیلدار کو یہہ حکم کہ جلد جلد قدم بڑہائین بحر ازاف پر نہر جدید کے کھودنیکو جائین جب ترکیون نے شہر آسترخان

پر محاصرہ کیا تو اہل قلعہ نے محاصرین پر حملہ کیا بہت سے ترکی ہلاک ہوے آخر عثمانیون سے بجز پسپا ہونیکی اور کچھہ

بن نہ آئی اور جو فوج کہ منجانب روسا کے تاتاری تائید ترک کے لئے آئی تھی اوسنے بھی روسیون سے شکست پائی

چونکہ مخالفت آب و ہوای ماسکو نی عثمانیون کے قدم کو ٹھہرنے ندیا اسلئے فوج ترک اہالیان روس پر مظفر

نہوے وزیر سکالی کی تجویز کارگر نہوئی وگرنہ روسی جانب جنوب قدم نہ بڑہاتے دلاوران عثمانی ساحل دان

و والگا و بحر خزن پر اپنا جوہر ذاتی خوب ہی دکھاتے ۹۷۸ھ ہجری مطابق ۱۵۶۹ عیسوی مطہر نامی شریف ربات

یمن نے چند عربون کو برانگیختہ کرکے مراد پاشا صوبہ دار یمن پر حملہ کیا اوسکو اور اوسکی فوج کو تہ تیغ کردیا شہر مین اطاعت

سلطنت عثمانیہ کے باہر ہوگیا سلطان سلیم اس خبر کے سنتے ہی پریشان خاطر ہوگیا سنان پاشا حاکم مصر کو

حکم ہوا کہ روانہ یمن معہ فوج جرار ہو افواج ازدمی اوغلی سے شریک رہے نیزہ انتقام سنان پاشا سینہ باغی

یار ہوا دسنے حسب الحکم سلطانی موقع پر پہنچکر باغیون کو تنبیہ پہنچائی بار ثانی ریاست مصر عثمانیون کے ہاتھہ آئی سنہ ۹۷۸ھ
مطابق سنہ ۱۵۷۰ عیسوی مین اسپین کے باقیماندہ اہل اسلام نے عیسائیون کے ظلم سے تنگ آکر ارادہ جنگ کیا لڑبھڑکر
صوبۂ غبری کو چھین لیا۔ قوم بنی احمر سے ایک شخص منصور نام کو اپنا بادشاہ بنایا اہالیان اسپین پر حملہ کیا ہزارون
عیسائیون کا خون بہایا چونکہ عیسائیون کی قوت و قدرت ان بیچارون سے کئی درجہ زیادہ تھی اس لئے ان مسلمانون
نے ایک سفیر کو مع جانب اپنے روانۂ بارگاہ سلیم کیا جب وہ حضور سلطانی مین حاضر ہوا سلطان سلیم نے کہ جزیرۂ قبرس
پر حملے کی تجویزین کر رہا تھا درخواست کمک منظور تو کی مگر اس شرط پر کہ جب جزیرۂ قبرس پر فتح پاؤنگا تو ضرور اون
مسلمانون کی تائید کو لشکر کثیر بھجواؤنگا اور سفیر مذکور سے یہہ بھی فرمایا کہ تو جاکر اون مسلمانون کو سنادے کہ متفق ہوکر
اپنی حفاظت مین تغافل کیا نکرین عیسویون سے زیادہ مقابلہ نکرین یہہ کہکر ادہر سفیر کو رخصت کیا اور ادہر ایک لشکر
جرار زیر فرمان وزیر مصطفی پاشا و کپتان علی پاشا جزیرۂ قبرس پر بھجوا دیا وزیر مذکور کو تاکید یہہ کہ لشکر عثمانی
خشکی پر اُترتے ہی اوس سرزمین کے سب قلعون پر محاصرہ ہو اور کپتان کو یہہ حکم کہ دریا کی محافظت یون کی جاے
کہ جزیرۂ مذکور کی یورش مین قصور نرہو وزیر مصطفی نے موقع پر پہنچکر قلعۂ نکوشیا پر محاصرہ کیا مگر اہل قلعہ نے
بڑی جوانمردی کی اور اوس قلعۂ استوار کو ہاتھہ سے نہ دیا اس لئے وزیر مذکور نے بمجبوری سپاہ ترکی کو موسم بارش
مین تھوڑا آرام دیا اور محاصرے کو بدستور قائم کیا اور جب دوسرے سال یعنے سنہ ۹۷۹ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۱ء
مین علی پاشا نے ذخیرہ اور جہازون سے تازی سربراہی دی اور کمکی فوج بھی بہ فرمان پرتو پاشا قسطنطنیہ سے آگئی
تو محاصرہ نے ترقی پائی ایکہی حملے مین قلعۂ مذکور چھینا جزیرۂ مذکور تمام و کمال ہاتھہ آیا اور دوسرے شہرون کے باشندون

نے بھی اپنے اپنے مقامون کو تحویل کرکے اطاعت سلطانی سے منھہ نہ پھرایا ہی سال خیلیج علی پاشا حاکم صوبۂ جزیرہ
نے ٹیونس پر فتح پائی جب سلطنت عثمانیہ جانب جنوب ترقی پذیر ہوئی تو تاتاریون نے بھی جانب شمال اچھی ترقی
کی لکھا ہی کہ دولت گیرخان حاکم کریمیہ نے اپنی ماتحتی تاتاریون کو ایک جا کیا داخل ملک روس ہو کر شہر
ماسکو تک جو اوسوقت دارالسلطنت روس تھا پہنچا اور حملہ کیا شہر پر فتح پائی لوٹ کی دہوم مچائی باشندگان
شہر کو جو اسیر ہوئے تھے قتل کرایا اور بعد اوسکے معۂ غنیمت اپنے ملک کو واپس آیا اوہر کپتان علی پاشا بعد
فتح جزیرہ قبرس وہان کے شہرون کی حفاظت کے لئے کچھ فوج ترکی مقرر کرکے جانب قسطنطنیہ مراجعت
کی اثناے راہ مین فوج بحری عیسوی نے بحر روم مین مقابلہ کیا اوسنے بھی باوجودکمی فوج بڑی جوانمردی
سے دشمنون پر کئی ساعت تک حملہ کیا آخر عیسائیون کے ہاتھون ہلاک ہوا پھر تو اہل اسلام کے باقیماندہ جہاز
پریشان ہو گئے جہازیون نے بھاگنے کا قصد کیا مگر دشمنون نے پیچھا پکڑا کتنون کو دریا مین ڈبویا اور کتنون کو گرفتار
کرلیا سلطان سلیم جو فتح جزیرۂ قبرس سے شاد تھا اس خبر کے سنتے ہی اسقدر رنجیدہ رہا کہ تین روز تک آب و خور سے
دست کشیدہ رہا صرف گریہ و زاری دن اور رات تھا دست دعا بلند بدرگاہ قاضی حاجات تھا کہ اَی رب کرام و
اَی محافظ اہل اسلام تو دین دار و نپر رحم بو فور کر اور اس شکست سے جو کچھ ندامت مجھکو ہوئی ہی اسکو میرے دل سے
دور کر چوتھے روز جب قرآن شریف کھولا تو پہلی آیت اوسکے موافق مطلب نکلی نہایت متعجب ہو کر سجدۂ شکر
کیا اور کچھ نہ بولا اس مقام پر مورخون نے لکھا ہی کہ پیشتر اس حادثے کے بسبب گر پڑنے سقف چوبین کعبے کے
سبہون نے یہہ بات یقین کر لی تھی کہ اہل اسلام کو ضرور نقصان عظیم ہوگا سو وہ خسارت یہی تھی دوسرے سال یعنے

سنہ ۹۸۰ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۲ عیسوی مین خلیج علی پاشا نے قائم مقام امیر البحر علی پاشا ہوکر دوسو چالیس
جہاز بنائے اور قسطنطنیہ سے ممالک عیسوی کا عزم کیا جہان جہان جاتا تھا بنادر عیسوی کو تباہ و تاراج کرکے جلاتا تھا
بندر ناوارین پر جسکو عیسوی ناوارینم کہتے تھے عیسویون کے ایک جہازی بیڑے سے مقابل ہوا بعد از جنگ
شدید کے فتح پائی دشمنونکو مارا مال و اسباب لوٹا اور پھر قسطنطنیہ مین داخل ہوا۔ اسی سال اہالیان جرمن نے
بعد فراہمی افواج صوبۂ باسنیا کے شہر نووا پر محاصرہ کیا روسائے باسنیا نے بالاتفاق دشمن پر چڑھائی کی اہل
جرمن کو پسپا کیا اور بہت سے عیسویونکو گرفتار کرکے دربار قسطنطنیہ مین بھجوایا۔ لیجئے اب سلطان سلیم کو مسلمانان
اسپین سے جو مدد دینے کا وعدہ کیا تھا یاد آیا لشکر بحری کو اپنے وزیر کے زیر فرمان جانب اسپین روانہ فرمایا
وزیر مذکور نے معہ فوج ظفر موج بندر مِشینا پر جو پہنچا تو محاصرہ کیا بالکل تباہ و تاراج کر دیا مگر تلاطم امواج نے باشندگان
بندر مذکور کے جان بچائی بوجہ اسکے وہان سے فوج ترکی بمجبوری واپس آئی شاہ اسپین کو ترکیون کی واپسی کی خبر جو ہوئی تو اوسنے
معہ فوج جانب افریقہ قدم بڑھایا شہر ٹیونس پر ترکیون سے لڑکر بہت سے اہل اسلام کو مارا کتنون کو اسیر کرلیا اور
کچھ فوج کو محافظت شہر مذکور کے لئے متعین کیا سلطان نے وزیر مذکور کو ساحل افریقہ کے حفاظت کو اپنے فوج کا
کوئی حصہ نچھوڑنیکے جرم پر معزول و مقہور کیا اور سنان پاشا کو اوسکے عہدے پر مامور کیا سنان پاشا نے
سنہ ۹۸۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۴ عیسوی مین حسب الحکم سلطانی معہ فوج کثیر عازم ٹیونس ہوکر قلعۂ غلطہ پر جو
شہر مذکور اور خلیج ٹیونس کے مدخل پر واقع ہی حملہ کیا پھر تو ترکیون نے قلعۂ مذکور پر بعد کئی حملون کے فتح پائی
قلعہ کو توڑا محافظون کو مارا جب سب کام ہو چکا پاشائے مذکور نے دیوار حصار شہر ٹیونس کی مرمت کرائی

ایک حصہ فوج کو بنا بر محافظت چھوڑ دیا اور آپ عزم قسطنطنیہ کیا انہین دنون مین پندرہ ہزار کی فوج نے ملک ہنگری مین
فراہم ہو کر قلعہ سمنڈر پر تجویز جنگ ٹھہرائی جعفر پاشا حاکم قلعہ پانسو جوان جان نثار کے ساتھ کمین گاہ مین منتظر
وقت رہا جب موقع ہاتھ آیا تو اوسنے اون پیش قدمون پر حملہ کر کے پسپا کیا اور جن عیسویون کو گرفتار کیا اونمین سے
بعضون کو منتخب کر کے قسطنطنیہ کو روانہ کر دیا سن مذکورہ بالا کے اواخر مین سلطان نے ایوان سلطانی کے حصہ مشرقی
مین ایک حمام عالیشان جسمین چالیس کوٹھریان تھین تیار کروایا ہنوز پورا تیار نہوا تھا اور بوجہ ناتیاری پتھرون
کی بوسے بدبوئی تھی کہ خود ہی دیکھنے کو آیا جب حمام مین داخل ہوا اور اُس بو بدنے دماغ مین سرایت کی تو اُسکے دفع
کرنیکو جانب مے نوشی مایل ہوا شراب کے پیتے ہی درد سر سے حال بُرا ہوا آخر رفتہ رفتہ مبتلائے مالیخولیا ہوا گیارھوین
روز یعنے شعبان کی اٹھائیسوین کو قضا آئی بیالیس سال زندہ رہا آٹھ سال پانچ مہینے انیس روز سلطنت رانی کی اور پھر
اقامت دار فانی سے دل جو گھبرایا تو جانب ملک جاودانی توجہ فرمائی - یہہ سلطان قوی ہیکل خوش مزاج نیک نام
فیاض رحمدل علم دوست غازی و تہجد گزار تھا مگر مورخون کا بیان ہی کہ اکثر مایل عیاشی رہا کرتا تھا اور وقت شب
بہت ہی بہت پوشیدہ شراب پیا کرتا تھا فقط -

فصل سیزدہم در بیان سلطنت سلطان الغازی مراد خان ثالث

کہتے ہین کہ جب سلطان سلیم خان ثانی کنج لحد مین عزلت گزین ہوا اوسکا فرزند مراد خان ثالث جو اوسوقت صوبہ میگنیشیہ کا حکمران
تھا سنہ ۹۸۲ ہجری مطابق سنہ ۱۵۷۴ عیسوی مین وارد قسطنطنیہ ہو کر تخت نشین ہوا **شریف** چھوٹہ جب قضا نے سلامت
سلیم کو ہٹا بر آگئی مراد بن آئی مراد کی ہٹ لیجئے مراد خان ثالث نے تخت سلطنت پر قدم رکھتی ہی تازہ ستم کیا اپنے پانچون

بھائیون کے سر کو قلم کیا یعنے جب وہ سنے سریر سلطنت پر رونق افروزی کی تو پہلے اپنے ہی بھائیون کی جان نذر لی اور
پھر سارے وزرا و اراکین سلطنت نے نذرین گذرانین جب دربار برخواست ہوا آپ دارالامارہ مین آیا اور خوجون کے آغا کو
بُلا کر فرمایا کہ مجھے تعب سفر نہایت ہی اور کچھ مین نے کھایا بھی نہین جو کچھ موجود ہو حاضر کر کہ بھوک بشدت ہی کہتے ہین کہ
سوائے سلطان مراد خان ثالث کے کسی اور بادشاہ نے ایسی حرکت نکی گو بابۂ نسبت رفاہ رعایا بد فال تھی بنا ے
قحط سالی پڑ دال تھی چنانچہ جب یہہ زیب بخش تاج و سریر ہوا تو دوسرے سال ہی قسطنطنیہ مین قحط عالمگیر ہوا سنہ ۹۸۶ ہجری
مطابق ۱۵۷۸ عیسوی مین فیما بین ترک و ایران جنگ برپا ہوئی شاہ طہماسب کی قضا آئی اور اوسکے جانشینون نے ظلم و
جور و بد انتظامی سے طاقت مملکت ایران گھٹائی سلطنت عثمانیہ کا حوصلہ بڑھ گیا مصطفی پاشا سپہ سالار ترک نے جو مہم قبرس
مین بڑی ناموری پیدا کی تھی افواج ارض روم و دیار بیکر کے ساتھ حسب الحکم سلطانی بنا بر جنگ ایران قدم بڑھایا پہلے
اون قلعون کی جو سرحد ترک و ایران پر واقع تھی مرمت کی اور پھر جانب قلعہ قارص روانہ ہوا اوسکے قلعہ کو جو اکثر
محاصرون سے ضایع و شکستہ ہو گیا تھا درست کر کے رسد خانے کو استوار کرایا کچھہ فوج بھی محافظت قلعہ کے لئے متعین کیا جب
سب کچھہ ہو چکا آگے بڑھا ترکیون نے صوبۂ گرجستان جسکا حاکم ایرانیون کی سازش مین تھا فتح پائی بعد اوسکے
داغستانیونکو بھی داغ درول کیا یعنے داغستان پر بھی اپنا قبضہ کامل کیا وہان سے ساحل بحر الخزر تک پہنچکر شہر شالدرن
پر محاصرہ کیا اور اوس شہر کو مسخر کر کے ایرانیون کا پانی اوتارا خوب ہی حملہ کیا اسمین یہہ خبر آئی کہ تکماق خان سپہ سالار
ایران معہ فوج عظیم الشان بغرض تائید شہر مذکور چلا آتا ہی مصطفی پاشا نے حکام ارض روم و دیار بیکر کو کچھہ فوج کے
ساتھہ دشمن کے روکنے کو روانہ کیا اون سردارون نے دشمن سے خوب مقابلہ کیا اور اونہین شکست فاحش دیکر شہر تفلس پر حملہ کیا

یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

جب وہ بھی ہاتھہ آیا تو وہان کے باشندون کو قتل کیا گھرونکو توڑا مصطفی پاشانے بھی اپنی فوج ظفر موج کے ساتھہ جانب
شماخی قصد فرمایا مگر موسم بارش نے مہم کی ترقی کو روکا ازدمر اوغلی عثمان پاشا او صوبہ دار ارض روم کو حفاظت
شہرہاے مسخر شدہ کے لئے چھوڑا بعد شکست تکماق خان جسوقت مصطفی پاشا تیفلس کے متصل پہنچا منوچہر نامی عیسوی نژاد
عالی خاندان حاکم گرجستان نے جو ایرانیون کے تحت حکومت تھا روبروے پاشاے مذکور حاضر ہوکر بخیال اطاعت سلطنت
عثمانیہ اپنی حکومت کے شہرون کی کنجیان نذر کردین مصطفی پاشانے اوسپر بڑی مہربانی کی کہتے ہین کہ منوچہر عہد سلطنت
مراد مین مشرف دین اسلام ہوکر بامراد ہوا حکومت صوبۂ اخسکا و صوبہ داری تیفلس سے شاد ہوا بعد واپسی مصطفی
پاشا کثرت بارش و شدت سرمانے اکثر سپاہ عثمانی کو ہلاک کیا جب سارا لشکر اس مصیبت مین پھسا تو ازدمیر
اوغلی پاشانے اوسکو دوسرے مقامون پر روانہ کردیا سردار افواج ایران نے یہہ خبر جو پائی عثمانیون پر حملہ بیدریغ کیا کتنونکو
تہ تیغ کیا عثمان پاشا گھبرایا اور خیال یہہ کہ کہین سلطان کو تصور اپنے تغافل کا ہو اسلئے انتقام پر کمر ہمت چست باندہی
عین موسم بارش مین افواج ترکی کو فراہم کرکے بنیل متفرق مقامونپر ایرانیون سے ہنگامۂ کارزار گرم کیا چار روز سخت
لڑائی رہی آخر خنجر فولادی ترک نے ایرانیون کو نرم کیا معرکۂ رزم گلگون ہوا بہت سے ایرانیون کا خون ہوا جب ترکی سفر
کی مصیبتون اور لڑائی کی سختیون سے تھک گئے تو عثمان پاشانے شماخی مین چندے اونہین آرام دیا دیوار حصار
و قلعہ شہر مذکور کی ترمیم کے بعد جعفر پاشا کو چند ترکیون کے ساتھہ وہان متعین کرکے عزم قسطنطنیہ کیا جب بارگاہ
سلطانی مین آیا جنگ کا سارا حال مفصل کہہ سنایا اس اثنا مین خان کریمیہ نے عثمانیون کی اطاعت سے روگردانی
کی مصطفی پاشانے معہ فوج جرار حسب الحکم سلطانی نہر تانیز کو عبور کرکے قصد مقابلۂ خان کریمیہ فرمایا بعد

جنگ عظیم تاتاریون کو شکست دی حاکم کا سر کاٹا اور دربار قسطنطنیہ کو بھجوایا ۹۸۶ سنہ ہجری مطابق ۱۵۸۰ سنہ عیسوی مین اسی اثنا مین
سفیر شاہ ایران دربار سلطانی مین حاضر ہوا غرض یہہ کہ فیمابین ترکیون اور ایرانیون کے صلح ہو جاے سنان نامی وزیر سلطنت عثمانیہ
نے ایک خط متضمن اقبال صلح لکھہ دیا مگر پیشگاہ سلطانی مین نامقبول ہوا سنان پاشا بسبب اس جرم کے عہدہ وزارت سے معزول
ہوا بعد اسکے فرہاد پاشا وزیر ہوا اور ۹۹۱ سنہ ہجری مطابق ۱۵۸۳ سنہ عیسوی مین بسر کردگی افواج ترک متوجہ ایران ناگزیر ہوا اوسنے
قلعہ روان کی مرمت کی مگر بوجہ رشوت یا بزدلی فرہاد ہوکر اپنے نام شیرین کو ڈبویا کوہ کنی تو خیر خارکنی بھی نہ کی شہر تبریز
کو جو ترکون کے قبضے مین تھا کھویا سلطان نے اس سے بھی عہدہ وزارت چھینا از دمر اوغلی پاشا کو اپنا وزیر بنایا اور ایک
فوج جرار کے ساتھہ جانب ایران روانہ فرمایا اوغلی پاشاے مذکور نے شہر قسطمونی مین موسم بارش گزارا ۹۹۳ سنہ ھ
ابتدای موسم بہار مین وارد شہر تبریز ہوا ایرانیون کو مانند خار پامال کیا غرض یہہ واقعہ عجب مصیبت انگیز ہوا شہر تبریز ترکیون
کے ہاتھہ آیا عثمانیون نے ایک پہاڑ پر محاذی شہر مذکور تیس روز کے عرصے مین چھوٹا سا قلعہ بنایا عثمان پاشا استحکام
قلعۂ مذکور و فراہمی رسد مین مشغول رہا باشندگان شہر نے فوج جان نثار یعنے ترکی باڈیگارڈ سے پہلے بناے فساد ڈالی جھگڑا
قصہ برپا ہوا چند ترکیون کو زخمی کیا اور بہتون کی جان نکالی عثمان پاشا نے اس خبر کے سنتے ہی سارے باشندون کو
عورتون اور بچون سمیت قتل کرنے اور اونکا مال و اسباب لوٹنے کا حکم دیا بعد اوسکے شہر کو باشندگان جدید سے آباد کیا تبریز
تفویض جعفر پاشا ہوا اور آپ راہی قسطنطنیہ ہوا اثناے راہ مین صوبۂ صفیان پر حمزہ مرزا نامی سپہ سالار دلیر ایرانی
سے دوچار ہوا نصف شب تک گرم ہنگامہ پیکار ہوا اسمین عثمان پاشا شہید ہوا سنان پاشا فوج ترکی کا سردار جدید
ہوا جب بھی حمزہ پاشا نے پیچھا نچھوڑا مستعد شور و شر رہا کمین گاہ مین ترکون پر حملہ آور رہا آخر ایرانیون نے شہر سلماس

مین لشکر ترکی پر حملہ کیا جنگ عظیم نمودار ہوئی جسمین سپہ سالار ایرانی قتل ہوا فوج ایرانی فرار ہوئی اور اون بھاگتون نے تبریز پر پہنچکر جعفر پاشا اور فوج محافظ ترک کا محاصرہ کیا سلطان نے فرہاد پاشا کو معہ فوج جرار تائید شہر مذکور کو بھیجدیا اوسنے وہان پہنچکر ایرانیون کو محاصرہ سے دست بردار کیا ورمیان تبریز و روان ایک قلعہ نو کی تعمیر کی اور چار سال تک اپنی فتوحات کی محافظت کے لئے وہین رہنے کی تدبیر کی بعد اوسکے ترکی معہ عثمان پاشا گرجستان مین آئے وہان کے قلعون کو بھی اونہون نے مسخر کیا اور دو شہر نئے بنائے ایرانیون نے سلطان سے صلح کی درخواست کی مراد خان نے رد کردی اور فرمایا کہ اگر تم اون ملکون کے قبضہ سے جن پر عثمانیون نے فتح پائی ہی دست بردار ہو جاؤ گے تو تمہاری درخواست قبول ہی ورنہ اس امر مین سعی فضول ہی۔ پھر تو ایرانیون نے چارو ناچار اپنے اور ترکیون کے فیما بین ۹۹۸ ہجری مطابق ۱۵۹۰ عیسوی مین ایک صلحنامہ ٹھہرالیا صوبہ گرجستان و شہر تبریز اور اوسکے متصل کے بنادر آذربائیجان و شیروان وغیرہ کو عثمانیون کے قبضۂ اقتدار مین چھوڑ دیا ۱۰۰۲ ہجری مطابق ۱۵۹۴ عیسوی مین سلطان مراد خان نے اپنے وزیر سنان پاشا کو معہ فوج جرار ملک ہنگاری پر روانہ کیا اوسنے وہان کے چند شہرون کو مسخر کر لیا موسم بارش جو آیا تو صوبۂ رومیلی مین اقامت فوج کا حکم فرمایا اور پھر موسم ربیع مین شہر رائخ پر اٹھارہ روز تک محاصرہ کیا جب وہ بھی ہاتھ آیا تو بعد انتظام امور ضروری عزم قسطنطنیہ فرمایا کہتے ہین کہ سلطان مراد خان نے ۵ جمعہ جمادی الاول ۱۰۰۳ ہجری کی چھٹی مطابق جنوری ۱۵۹۵ع کے سولھوین کو رحلت کی بیس برس آٹھ مہینے تخت سلطنت پر حکمران رہا وقت انتقال اوسکی عمر پچاس سال کی تھی فقط۔

فصل چہاردہم بیان سلطنت سلطان الغازی محمد خان ثالث

مین لشکر ترکی پر حملہ کیا جنگ عظیم نمودار ہوئی جسمین سپہ سالار ایرانی قتل ہوا فوج ایرانی فرار ہوئی اور اون بھاگتون
نے تبریز پر پہنچکر جعفر پاشا اور فوج محافظ ترک کا محاصرہ کیا سلطان نے فرہاد پاشا کو معہ فوج جرّار تائید شہر مذکور
کو بھیجدیا اوسنے وہان پہنچکر ایرانیون کو محاصرہ سے دست بردار کیا ورمیان تبریز و روان ایک قلعہ نو کی تعمیر
کی اور چار سال تک اپنی فتوحات کی محافظت کے لئے وہین رہنے کی تدبیر کی بعد اوسکے ترکی معہ عثمان پاشا
گرجستان مین آئے وہان کے قلعون کو بھی اوہون نے مسخر کیا اور دو شہر نئے بنائے ایرانیون نے سلطان سے صلح کی
درخواست کی مراد خان نے رد کردی اور فرمایا کہ اگر تم اون ملکون کے جو جن پر عثمانیون نے فتح پائی ہی دست بردار ہوجاؤگے تو تمہاری
درخواست قبول ہی ورگرنہ اس امر مین سعی فضول ہی - پھر تو ایرانیون نے چاروناچار اپنے اور ترکیون کے فیما بین
۹۹۸ ہجری مطابق ۱۵۹۰ء عیسوی مین ایک صلحنامہ ٹھہرالیا صوبۂ گرجستان و شہر تبریز اور اوسکے متصل کے
بنادر آذربایجان و شروان وغیرہ کو عثمانیون کے قبضۂ اقتدار مین چھوڑدیا ۱۰۰۲ ہجری مطابق ۱۵۹۴ء عیسوی مین
سلطان مراد خان نے اپنے وزیر سنان پاشا کو معہ فوج جرار ملک ہنگاری پر روانہ کیا اوسنے وہان کے چند شہرون کو مسخر
کرلیا موسم بارش جو آیا تو صوبۂ رومیلی مین اقامت فوج کا حکم فرمایا اور پھر موسم ربیع مین شہر ٹانخ پر اٹھارہ روز
تک محاصرہ کیا جب وہ بھی ہاتھ آیا تو بعد انتظام امور ضروری عزم قسطنطنیہ فرمایا کہتے ہین کہ سلطان مراد خان نے ۵ جمعہ
جمادی الاوّل ۱۰۰۳ ہجری کی چھٹی مطابق جنوری ۱۵۹۵ء کے سولھوین کو رحلت کی بیس برس آٹھ مہینے تخت
سلطنت پر حکمران رہا وقت انتقال اوسکی عمر پچاس سال کی تھی فقط -

فصل چہاردہم بیان سلطنت سلطان الغازی محمد خان ثالث

مین لشکر ترکی پر حملہ کیا جنگ عظیم نمودار ہوی جسمین سپہ سالار ایرانی قتل ہوا فوج ایرانی فرار ہوی اور اون بھاگتون نے تبریز پر پہنچکر جعفر پاشا اور فوج محافظ ترک کا محاصرہ کیا سلطان نے فرہاد پاشا کو معہ فوج جرار تائید شہر مذکور کو بھیجدیا اوسنے وہان پہنچکر ایرانیون کو محاصرہ سے دست بردار کیا ورمیان تبریز و روان ایک قلعہ نو کی تعمیر کی اور چار سال تک اپنی فتوحات کی محافظت کے لئے وہین رہنے کی تدبیر کی بعد اوسکے ترکی معہ عثمان پاشا گرجستان مین آئے وہان کے قلعون کو بھی اوہنون نے مسخر کیا اور دو شہر نئے بنائے ایرانیون نے سلطان سے صلح کی درخواست کی مراد خان نے رد کردی اور فرمایا کہ اگر تم اون ملکون کے تھوڑے حصے پر جن پر عثمانیون نے فتح پائی ہی دست بردار ہوجاؤگے تو تمہاری درخواست قبول ہی ورنہ اس امر مین سعی فضول ہی - پھر تو ایرانیون نے چاروناچار اپنے اور ترکیون کے فیما بین ۹۹۸ھ ہجری مطابق ۱۵۹۰ء عیسوی مین ایک صلحنامہ ٹھہرالیا صوبہ گرجستان و شہر تبریز اور اوسکے متصل کے بنادر آذربائیجان و شتر ہیئرا وغیرہ کو عثمانیون کے قبضۂ اقتدار مین چھوڑدیا ۱۰۰۲ھ ہجری مطابق ۱۵۹۴ء عیسوی مین سلطان مراد خان نے اپنے وزیر سنان پاشا کو معہ فوج جرار ملک ہنگاری پر روانہ کیا اوسنے وہان کے چند شہرون کو مسخر کرلیا موسم بارش جو آیا تو صوبۂ رومیلی مین اقامت فوج کا حکم فرمایا اور پھر موسم ربیع مین شہر ناتخ پر اٹھارا روز تک محاصرہ کیا جب وہ بھی ہاتھ آیا تو بعد انتظام امور ضروری عزم قسطنطنیہ فرمایا کہتے ہین کہ سلطان مراد خان نے ۶ جمعہ جمادی الاول ۱۰۰۳ھ ہجری کی چھٹی مطابق جنوری ۱۵۹۵ء کے سولھوین کو رحلت کی بیس برس آٹھ مہینے تخت سلطنت پر حکمران رہا وقت انتقال اوسکی عمر پچاس سال کی تھی فقط -

فصل چہاردہم بیان سلطنت سلطان الغازی محمد خان ثالث

سپاہ ترک کو بہرہ مند فرمائین مگر سلطانہ صفیہ نے اسباب سے راضی ہوکر اپنے فرزند دلبند کو عزم سفر سے روکا جب عرصہ دراز تک اون بیچارے ترکیون کو کمک نہ پہنچی تو انہون نے شکست پائی سلطنت عثمانیہ کے کئی صوبے اور قلعے کھو گئے عیسوی عثمانیون پر غالب ہوگئے کہتے ہین کہ عیسویون نے گران وورسگراد وبابوکسا نامی شہرون کو مسخر کیا ارئیل وو ارنہ وقلق واسمعیل وسلسٹریہ ورسیچاک وبکارست واکرمیان پر بھی اپنا قبضہ کرلیا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی خواب غفلت سے ہشیار ہوکر مفتئ اسلام کو طلب فرمایا اور اوس سے رای چاہی تو اوسنے علی قلبی کی اون چند ابیات کو جو متضمن واقعات جنگ ہنگری وتنزل سلطنت عثمانیہ تھین سنایا سلطان کے دل مین اوسکا مضمون موثر ہوا معہ ارکین سلطنت و باشندگان اہل اسلام نے تین دن تک بڑی عجز وانکساری سے درگاہ قاضی الحاجات مین دعا کی اپنے گناہونکی مغفرت کی التجا کی بعد ایک ہفتے کے قسطنطنیہ مین زلزلہ نے اکثر بڑی بڑی عمارتون کو ڈہا دیا کئی شہر اور قصبات صوبۂ اناطول کو تباہ وتاراج کیا یا اہل شہر کے دلونپر ہیبت چھا گئی خود بنفس نفیس شریک سپاہ ہوکر بے دینون سے جنگ کرنے پر سلطان کی مرضی آگئی کہتے ہین کہ مورخ سعید الدین معلم سلطان ومفتئ اہل اسلام ووزیر اعظم نے بالاتفاق عرض کیا کہ حضور آپ ہی سرکردہ افواج ہوکر دشمنون سے ارادۂ جنگ فرمائین سلطنت عثمانیہ کو پنجۂ اعدا سے بچائین الحاصل سلطان نے معہ فوج جرار وعلم مبارک رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنہ ۱۰۰۴ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۵ عیسوی مین داخل ملک ہنگاری ہوکر شہر اگری پر محاصرہ کیا ترکون نے اہل قلعہ سے شہر مذکو چھین لیا سنہ ۱۰۰۵ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۶ عیسوی مین سرتش تلیس کے دلدل کے متصل کامل تین روز تک عساکر ترک وعیسوی مین جنگ ہوئے فوج ترکی زیر فرمان جعفر پاشا پہلے بڑی جوانمردی سے مصروف کارزار ہوے اور پھر مجبور ہوکر فرار ہوے ایکہزار ایکسو ترکی نے جام شہادت پیا تینتالیس ۴۳ ضرب توپ پر غنیم کا قبضہ ہوگیا

سپاہ ترک کو بہرہ مند فرمائین مگر سلطانہ صفیہ نے اسبابت سے راضی نہوکر اپنے فرزند دلبند کو عزم سفر سے روکا جب
عرصہ دراز تک اون بیچارے ترکیون کو کمک نہ پہنچی تو اُنہون نے شکست پائی سلطنت عثمانیہ کے کئی صوبے اور قلعے کھو گئے
عیسوی عثمانیون پر غالب ہو گئے ہا کہتے ہین کہ عیسویون نے گران و وسگراد و بابوکسا نامی شہرون کو مسخر کیا اراسیل
و وارنہ و قلق و اسمعیل و سلسترہ و برسچک و بکارست و اکرمیان پر بھی اپنا قبضہ کر لیا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی
خواب غفلت سے ہشیار ہوکر مفتئ اسلام کو طلب فرمایا اور اوس سے رای چاہی تو اوسنے علی قلبی کی اون چند ابیات کو جو متضمن
واقعات جنگ ہنگری و تنزل سلطنت عثمانیہ تھین سنایا سلطان کے دل مین اوسکا مضمون موثر ہوا معہ ارکین سلطنت و باشندگان
اہل اسلام نے تین دن تک بڑی عجز و انکساری سے درگاہ قاضی الحاجات مین دعا کی اپنے گناہونکی مغفرت کی التجا کی بعد ایک ہفتے
کے قسطنطنیہ مین زلزلہ نے اکثر بڑی بڑی عمارتون کو ڈھایا کئی شہر اور قصبات صوبہ اناطول کو تباہ و تاراج کیا یا اہل
شہر کے دلونپر ہیبت چھاگئی خود بنفس نفیس شریک سپاہ ہوکر بے دینون سے جنگ کرنے پر سلطان کی مرضی لگی کہتے ہین
کہ مورخ سعید الدین معلم سلطان و مفتئ اہل اسلام و وزیر اعظم نے بالاتفاق عرض کیا کہ حضور آپ ہی سرکردہ افواج ہوکر دشمنون
سے ارادۂ جنگ فرمائین سلطنت عثمانیہ کو پنجہ اعدا سے بچائین الحاصل سلطان نے معہ فوج جرار و علم مبارک رسول مختار صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم سنہ ۱۰۰۴ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۵ عیسوی مین داخل ملک ہنگاری ہوکر شہر اگری پر محاصرہ کیا ترکون نے
اہل قلعہ سے شہر مذکور چھین لیا سنہ ۱۰۰۵ ہجری مطابق سنہ ۱۵۹۶ عیسوی مین سرزمین تلیس کے دلدل کے متصل کامل تین
روز تک عساکر ترک و عیسوی مین جنگ ہوے فوج ترکی زیر فرمان جعفر پاشا پہلے بڑی جوانمردی سے مصروف کارزار
ہوے اور پھر مجبور ہوکر فرار ہوے ایکہزار ایک سو ترکی نے جام شہادت پیا تینتالیس ضرب توپ پر غنیم کا قبضہ ہو گیا

اسی اثنا مین ایک درویش دولت سرائے سلطانی پر آیا اور اوسکا بیان یہہ کہ پچپن۵۵ روز مین سلطان محمد پر ایک آفت

آئیگی کہتے ہین کہ اونہین دنون سلطان کچھہ علیل تھا موافق قول درویش مذکور پچپنوین روز اجل نے پیش

قدمی کی سلطان نے اقامت دار فانی کردی -

فصل پانزدہم دربیان سلطنت سلطان الغازی احمد خان اول

کہتے ہین کہ ماہ رجب ۱۲۱۲ ہجری کی نوین مطابق دسمبر ۱۸۰۳ عیسوی کی بائیسوین کو وزراء ارکین سلطنت عثمانیہ نے

سلطان محمد خان ثالث کے دوسرے بیٹے سلطان احمد خان کو تخت نشین کیا چونکہ سلطان احمد خان مذکور بدرجۂ غایت

رحم دل تھا اوسنے دوسرے سلاطین کے طرح اپنے بھائی شہزادہ مصطفی کو مارا نہین مہر و مروت مین کامل تھا۔ اب

دیکھئے کہ جنگ ہنگاری جو عہد سلطنت سلطان محمد خان ثالث سے قائم رہی اوسکی انصرام کیلئے اپنے وزیر اعظم کو

معہ فوج جرار جانب ملک مذکور بھیجدیا اثنائے راہ مین وزیر مزبور نے سلطنت عثمانیہ سے ایک مبلغ خطیر طلب

کیا اور دولت علیہ کو یہہ دہمکی دی کہ جب تک یہہ مبلغ مجھہ کو نہ پہنچیگا لڑنیکو نجاؤنگا قدم آگے نہ بڑہاونگا اوسوقت

سلطان نے یہہ جواب لکھا کہ اگر تجھہ کو تیرا سر پیارا ہی تو بے تامل تعمیل فرمان سلطانی کیجیو کہ اسی مین تیرا چھٹکارا ہی

لکھا ہی کہ ایام حکمرانی سلطان محمد خان ثالث مین صوبۂ ایشیائے کوچک سے بناے فساد کی خبرین جو آئین تھین تو

سلطان مرحوم نے ترکی فوجین سپہ سالاران لیر کے تحت فرمان بیخ کنی فساد کے لئے وہان بھجوائین تھین لیکن

بوجہ رشوت و یا بسبب تغافل اونہون نے بجا آوری حکم مین قصور کیا تھا اس لئے وہان کے باغیون نے ترقی پاکر صوبۂ

اناطول کے سارے شہرون کو تباہ و تاراج کردیا تھا اب دیکھئے کہ قلندر اوغلی و طویل نامی راہزنون کے دو سردارون

سنے بڑی غارتگری اور خونریزی کے ساتھ افواج سلطانی پر حملہ کیا اوسوقت سلطان احمد خان نے اپنے وزیر
خواجہ مراد پاشا کو اپنے خاص دستون کے ہمراہ سرداران مذکور کو مارکر ہنگامے کے فرو کرنے کے لئے جانب
شہر حلب روانہ کیا تاکید یہہ کہ ترکی موسم بارش شہر مذکور مین گزار دین موسم بہار مین ہمراہ افواج ایشیاے اون
غارتگرون کی معقول خبر لین پاشاے مذکور نے بموجب حکم سلطانی قلندر اوغلی کو بعد جنگ شدید پسپا کیا اور
اوسکی ساری فوج کو منتشر کردیا طویل بھی مقابلہ لشکر سلطانی سے ناچار ہوا بعد ہزیمت سخت جانب ایران فرار ہوا
سلطان نے شاہ ایران سے بذریعہ خط اون غارتگرون کو طلب بصد اصرار کیا مگر شاہ ایران نے اون مفسدون کے بھیجنے
سے انکار کیا اسلئے سلطان نے وزیر مراد پاشا کو روانگی ایران کا حکم کیا وزیر موصوف نے معہ لشکر کثیر شہر تبریز پہ پہنچکر
بوجہ ہونے موسم بارش کے اپنے ایکحصہ فوج دیاربکر مین آرام دیا ابتداے بہار سنہ ۱۰۱۳ ہجری مین بعد فراہمی فوج مستعد کارزار
ہوا اس اثنا مین قضا آئی بعد چندے جان مراد پاشاے مذکور نے بکمال نامرادی جانب عدم توجہ فرمائی ناصح پاشا
حسب الحکم سلطانی قایم مقام مراد ہوا ایک سال تک ملک ایران مین رہا اور پھر فوج کی بیماری وماندگی کے
باعث قسطنطنیہ کو معہ لشکر واپس آیا جب یہہ اس حال سے داخل شہر ہوا تو سلطان نے بوجہ سستی سرانجام امور اوسکا
سرکتایا محمد پاشا منصب وزارت سے سرفراز ہوا اور حسب الحکم سلطانی موسم بارش شہر حلب مین گزارا سنہ ۱۰۱۵ ہجری
مطابق سنہ ۱۶۰۶ عیسوی مین داخل سرزمین ایران ہوکر قلعہ روان پر محاصرہ کیا چالیس روز تک ایرانیون پر حملہ کیا مگر اہل
قلعہ کی بہادری سے ناچار ہوا ایک نقصان عظیم کے ساتھ محاصرے سے دست بردار ہوا جب یہہ بھی یون ہی قسطنطنیہ
کو آیا سلطان نے خلیل پاشا کو اپنا وزیر بنایا یہہ بھی معہ فوج جرار عازم سفر ہوا اثناے راہ مین سپاہ نے بغاوت اختیار
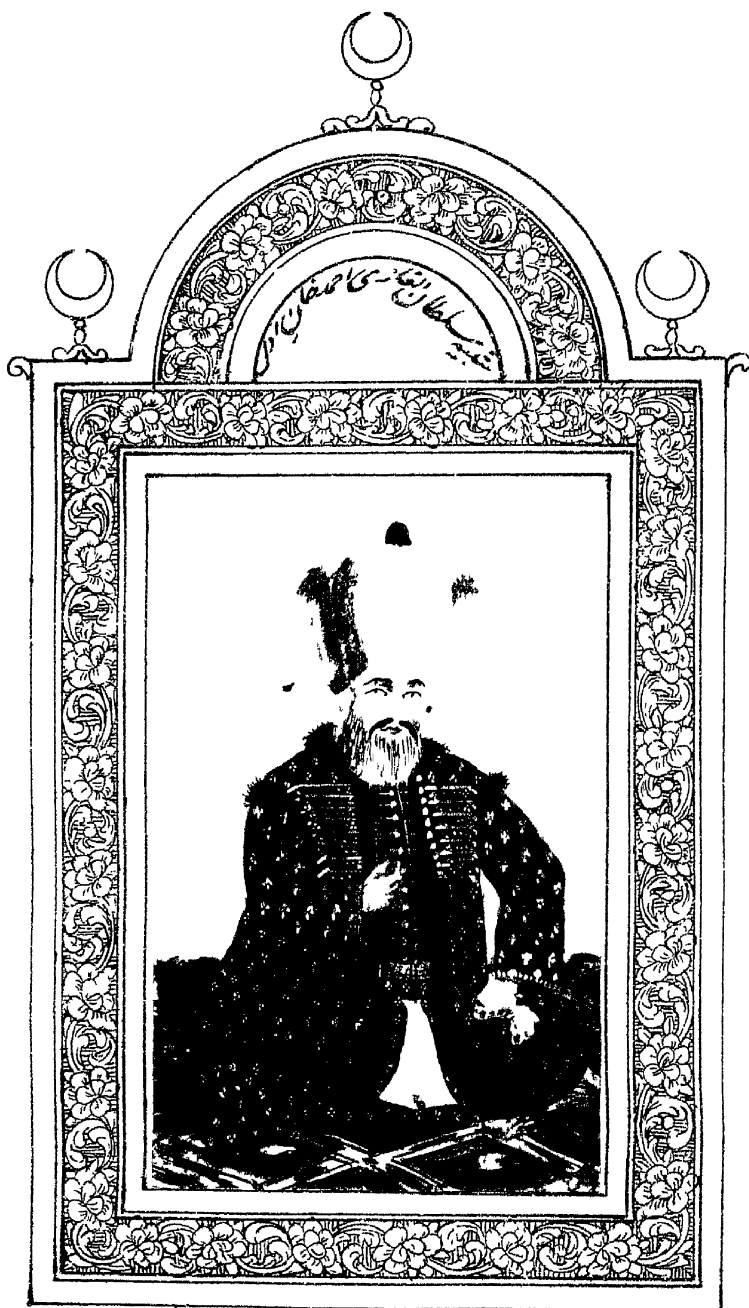
یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

کی اور صوبۂ ایشیائے کوچک مین پہلے پہل شکست پائی اسی سال فیما بین سلطنت آسٹریہ و دولت علیہ ایک صلح نامہ ٹھہرا طرفین کے تصرفات ملکی مین کسیطرح کی تبدیل و تغیر وقوع مین نہ آئی مگر حاکم ٹرانسلوینیا نے صلحنامۂ مذکور مین شرکت جو کی تو اوسکے ملک کو سلطنت عثمانیہ سے ایک نوع کی آزادی ملی سلطان احمد خان کے عہد حکومت مین اوسکے وزیر اعظم مراد نام نے ایشیائے کوچک مین باغیون پر فتح پائی تھی مگر آتش فساد تمام و کمال نہ بجھائی تھی ترکون نے جنگ ایران کو کئی سال تک قائم رکھکر بڑی دلیری سے مقابلہ کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا قوم قزاق نے سلطنت عثمانیہ کی کاستگی پر نظر جو کی تو ۱۰۲۲ہجری مطابق ۱۶۱۳ عیسوی مین ایک جہازی بیڑے کے ساتھ بحر اسود کے ساحل جنوبی پر پہنچکر شہر سینوپا پر ترکون سے مقابلہ کیا شہر مذکور تباہ و تاراج ایک قلم ہوا اور باشندگان شہر پر بھی بہت ہی بہت ظلم و ستم ہوا ۱۰۲۶ہجری مطابق ۱۶۱۷ عیسوی مین سلطان احمد خان اول کو پہلے بخار آیا اور پھر مرض نے ترقی پائی آخر الامر امورات سلطنت سے دست بردار ہوکر جانب گلشن جنان نہضت فرمائی انتیس ۲۹ سال کی عمر مین چودہ سال تک حکومت سلطنت عثمانی کی بعد اوسکے تین فرزند یعنے عثمان و مراد و ابراہیم نے اس مملکت کی حکمرانی کی مگر برادر حقیقی سلطان احمد خان اول یعنے سلطان مصطفیٰ اوسکا قائم مقام ہو فرمانروائے مملکت عثمانیہ کا کلام ہوا۔ لکھا ہی کہ سلطان احمد خان اول فیض و سخا مین سلاطین سابق سے فایق تھا اوسی نے ایک جامع مسجد عالیشان شہر قسطنطنیہ مین نہایت خوشوضع منقش بنائی دو سو طلائی تختیان جن پر آیات قرآن مجید و اسمائے پیغمبران علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کندہ اور ہر لوح مین الماس کے کسیقدر نگین جڑے ہوے ہین اوس مسجد مین لگا دین ایک ایک لوح کی قیمت پچاس ہزار ڈالر قرار پائی۔

فصل شانزدہم دربیان سلطنت سلطان مصطفیٰ خان ابن محمد خان

رباعی دروازۂ دنیا جو کھلا رہتا ہی ؛ گویا یہہ مقام آنے جانیکا ہی ؛ سلطان ہو یا فقیر دونون کو شریف ؛ جز آمد و رفت اِس سے حاصل کیا ہی ؛ دیکھئے سلطان احمد خان اول نے جب دنیا سے کوچ فرمایا تو سنہ ۱۰۲۶ ہجری مین چھوٹے بھائی سلطان مصطفیٰ کا عہد سلطنت آیا - کہتے ہین کہ اوسوقت تک خاندان عثمانیہ مین حق جانشینی باپ سے بیٹے ہی کو ملا کرتا تھا اور یہہ عادت خاندان چنگیز خان کی تھی جو سلاطین عثمانیہ نے اختیار کی تھی پس جو کوئی اولاد عثمان سے وارث تخت و تاج ہوتا تو اپنے بھائیون کو قتل کرواتا اسی لئے چچا اور بھتیجون مین فساد ہونے نپاتا مگر سلطان احمد خان اول نے جو اپنے بھائی شہزادہ مراد کی جان بخشی کی تھی تو اوسکی فرزند کلان شاہزادۂ عثمان کو تخت و تاج سے حاصل محرومی تھی اب سنئے کہ سلطان مصطفیٰ نے دیوانگی کے باعث اہتمام و انتظام سلطنت بخوبی نکیا تو وزرا و ارکین سلطنت نے اوسے معزول کر دیا -

فصل ہفدہم دربیان سلطنت سلطان عثمان خان ثانی

کہتے ہین کہ جب یوانرپن نے مصطفیٰ کو معزول و مایوس کیا سلطان عثمان خان ثانی نے جو ۱۴ سال کی عمر مین سنہ ۱۰۲۸ ہجری مین حسب صوابدید وزرا تخت سلطنت پر جلوس کیا اس سلطان کے عہد سلطنت مین ترکون نے کئی دفعہ شکست کھائی اور بعد ایک صلحنامہ جو شہر اجنگ ایران موقوف ہوئی ربیع الاول سنہ ۱۰۲۹ ہجری کی اٹھائیسوین مطابق سنہ ۱۶۲۰ عیسوی قسطنطنیہ مین آسمان پر ایک ستارہ بشکل شمشیر نمودار ہوا بعد غروب آفتاب ایکماہ کامل تک نظر آتا تھا بڑی روشنی کے ساتھ جانب مغرب چلا جاتا تھا منجمین نے بعد تحقیق بسیار بالاتفاق کہا کہ اس سے سلطنت عثمانیہ کو

یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

ترقی حاصل ہوگی دشمنوں پر فتح و نصرت کامل ہوگی الغرض ۱۰۳۰ھ ہجری مطابق ۱۶۲۱ عیسوی مین سلطان
عثمان نے معہ فوج جرار ملک پولنڈ پر یورش کی شہر قوطن کو مسخر کیا خان تاتاریان کو معہ چند افواج ترکی
ملک مذکور کے حصۂ اندرونی کے تباہ و تاراج کرنے کے لئے روانہ کردیا اور آپ دشمن کی فوجون کو چار
طرف سے گھیرا اور یون تنگ کیا کہ آخر انہون نے صلح کی درخواست کی سلطان نے اوسکو منظور فرمایا اور ایک
صلحنامہ اپنے حسب خواہش ٹھہرایا بعد اوسکے معہ غنیمت و قیدیان جانب قسطنطنیہ روانہ ہوا اور دوسرے
سال ۱۰۳۱ھ ہجری مطابق ۱۶۲۲ عیسوی کے ایام بہار مین عازم سفر مکہ معظمہ ہونیکی شہرت دی اور غرض اس سے
یہہ کہ شہر دمشق کو پہنچکر وزیر اعظم دلاور پاشا کے ذریعے جب اقوام کرد وغیرہ کی فوج جمع زیادہ ہو تو بعد تربیت
قواعد جنگی قسطنطنیہ کو واپس آکر فوج جان نثار یعنے باڈیگارڈ کے (جسنے سلطان و رعایا کو ظلم و بیداد
سے تنگ کر رکھا تھا) نیست و نابود کردینے پر آمادہ ہو سر تامس رو سفیر مملکت انگلنڈ نے جو اون دنون دار السلطنت
ترک مین مقیم تھا اپنے کسی مراسلہ مین لکھا ہی کہ اگر تجویز سلطان عثمان وقوع مین آتی تو ریاست ترک مین ہرگز
کاستگی ہونے پاتی کہتے ہین کہ جب یہہ خبر شدہ شدہ فوج جان نثار کے گوش زد ہوی تو اوسنے سلطان
کو حج کعبۃ اللہ سے روکا آخر یہہ نقشا ہوا کہ سلطان تن تنہا ہو بے مونس و یار جلو مین کوئی پیادہ نہ سوار گویا
دام مصیبت کا صید ہوا بہ ترغیب داؤد پاشا باغیون کے دست بردسے مجلس ہفت منارہ مین قید ہوا ادہر
مصطفی مجنون نے قید سے رہائی پائی بار ثانی سلطنت عثمانیہ ہاتھہ آئی داؤد پاشا سے مذکور وزیر ہوا اور اوسی
ظالم کے ہاتھون مجلس مین عثمان خان ثانی تہ شمشیر ہوا سلطان مصطفی بدستور سابق ملک رانی سے عاری رہا

ترقی حاصل ہو گی دشمنوں پر فتح و نصرت کامل ہو گی الغرض ۱۰۳۱ھ ہجری مطابق ۱۶۲۱ء عیسوی مین سلطان عثمان نے معہ فوج جرار ملک پولنڈ پر یورش کی شہر قوطن کو مسخر کیا خان تاتاریان کو معہ چند افواج ترکی ملک مذکور کے حصۂ اندرونی کے تباہ و تاراج کرنے کے لئے روانہ کردیا اور آپ دشمن کی فوجون کو چار طرف سے گھیرا اور یون تنگ کیا کہ آخر انہون نے صلح کی درخواست کی سلطان نے اوسکو منظور فرمایا اور ایک صلحنامہ اپنے حسب خواہش ٹھہرایا بعد اوسکے معہ غنیمت و قیدیان جانب قسطنطنیہ روانہ ہوا اور دوسرے سال ۱۰۳۱ھ ہجری مطابق ۱۶۲۲ء عیسوی کے ایام بہار مین عازم سفر مکہ معظمہ ہونیکی شہرت دی اور غرض اس سے یہہ کہ شہر دمشق کو پہنچکر وزیر اعظم دلاور پاشا کے ذریعے جب اقوام کرد وغیرہ کی فوج جمع زیادہ ہو تو بعد تربیت قواعد جنگی قسطنطنیہ کو واپس آکر فوج جان نثار یعنے باڈیگارڈ کے (جسنے سلطان و رعایا کو ظلم و بیداد سے تنگ کر رکھا تھا) نیست و نابود کردینے پر آمادہ ہو سر تامس رو سفیر مملکت انگلنڈ نے جو ان دنون دار السلطنت ترک مین مقیم تھا اپنے کسی مراسلہ مین لکھا ہی کہ اگر تجویز سلطان عثمان وقوع مین آتی تو ریاست ترک مین ہرگز کاستگی ہونے پاتی کہتے ہین کہ جب یہہ خبر شدہ شدہ فوج جان نثار کے گوش زد ہوی تو اوسنے سلطان کو حج کعبۃ اللہ سے روکا آخر یہہ نقشا ہوا کہ سلطان تن تنہا ہو بے مونس و یار جلو مین کوئی پیادہ نہ سوار گویا دام مصیبت کا صید ہوا بہ ترغیب داؤد پاشا باغیون کے دست برد سے مجلس ہفت منارہ مین قید ہوا اودہر مصطفی مجنون نے قید سے ہائی پائی بار ثانی سلطنت عثمانیہ ہاتھ آئی داؤد پاشا سے مذکور وزیر ہوا اور اوسی ظالم کے ہاتھون مجلس مین عثمان خان ثانی تہ شمشیر ہوا سلطان مصطفی بدستور سابق ملک رانی سے عاری تہا

یہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

رسائی کا عزم کیا تھی غرض یہہ سوچکر اوسنے قصد ارض روم کیا ذخیرۂ جنگی فراہم کر لیا خلیل پاشا نے اوسکی واپسی
پر فرار ہونیکا گمان کیا عزم ایران سے دست بردار ہوا متوجہ ارض روم مع فوج جرار ہوا جب وہان پہنچا شہر
پر محاصرہ کیا اباز ی مذکور نے بھی پہلے محافظت شہر مین بڑی جوانمردی کی اور پھر ایک فوج جیدہ کے ساتھ
ترکون پر حملہ کیا محافظین لشکر عثمانی کو مارا سارے ترکی فرار ہوے مدعی کا بخت جاگا خلیل پاشا بھی معہ ہمراہیان بڑی
مشقت سے اپنی جان بچاکر بھاگا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی پاشاے مذکور کو نظرانداز کیا خسرو پاشا کو
عہدۂ وزارت سے سرفراز کیا اور حکم یہہ کہ دیار بیکر مین جاے موسم بہار مین اباز ی پر حملہ کرکے آتش فتنہ
کو بجھائی خسرو پاشا نہایت خبرداری وہشیاری سے شہر ارض روم پر حملہ آور ہوا اور یون گولہ رانی کی کہ دیوار
حصار شہر مین کچھہ حال نرہا دشمنون کو تنگ کیا باشندگان شہر نے معہ اباز ی مذکور پانچ روز کے محاصرہ
کے بعد اپنے شہر کو ترکون کے تحویل کردیا خسرو پاشا نے باغیون کو قید کرکے جانب قسطنطنیہ بھجوایا سلطان
مراد نے اوس سردار باغی کی جان بخشی کی اور حکومت صوبۂ باسنیا سے سرفراز فرمایا شرط یہہ کہ آیندہ کسی
طرح کی خطا بالکل ہنو دشمنان عثمانی پر شمشیر کے علم کرنے مین ذرا تامل نہو ۱۰۳۹ سنہ ہجری مطابق ۱۶۲۹ سنہ عیسوی
مین خسرو پاشا حسب الحکم سلطانی مع فوج جرار عازم بغداد ہوا پہلے شہر موصول کو پہنچا اور وہین موسم
بارش گزار کر موسم بہار مین صوبہ عراق عرب مین جہان زین الخان زیر فرمان والی ایران حکمران تھا داخل ہوا کئی قلعون
کو مسخر کرلیا اور جو قابل تصرف نہ تھے اونکو تباہ وتاراج کردیا مطلب یہہ کہ دشمن مبتلاے گزند ہو شہر بغداد کو کمک
پہنچنے کی راہ بند ہو وہانسے جو بڑہا اکتالیس روز تک بغداد پر محاصرہ کیا آخر نقصان عظیم کے ساتھہ محاصرہ اٹھادیا

کہتے ہین کہ انہین دنون سرحد ایران پر ایک تازہ ہنگامہ برپا ہوا تھا یعنے الیاس پاشا نے جسکو سلطان نے بجاے اباظہ پاشا ارض روم کا حاکم مقرر کیا تھا بسبب سازش سپاہ و سکنہ شہر اپنے خداوند سے روگردانی کی ۱۰۴۲ سنہ ہجری مطابق ۱۶۳۲ سنہ عیسوی مین کوچک محمد پاشا سپہ سالار عثمانی نے اوسکو گرفتار کرکے قسطنطنیہ کو بھجوایا سلطان نے بنابر عبرت سر بازار وسکو قتل کرایا اب دیکھئے کہ فوج اسلام کا اِن خانہ جنگیون مین حوصلہ جو گھٹا رستم خان سردار ایران نے سلطنت عثمانیہ پر یورش کی غلبہ حصول ہوا اپنے متصل کے ملک کو تباہ و تاراج کرکے محاصرہ شہروان مین مشغول ہوا فوج ترکی اقلیم ایشیا جب مقابلہ غنیم سے عاجز آئے تو سلطان مرادخان نے اس خبر کے سنتے ہی فوج ترکی یورپ بسرکردگی صوبہ دار رومیلی بطور اعانت بھجوائی صوبہ دار نے شہروان پر ایرانیون کو شکست فاش دی اور پھر سلطان مراد نے اوریانوپل مین فراہمی افواج کا حکم دیا جب فوجین جمع ہوچکین تو اونکو زیر فرمان مرتضیٰ پاشا و سپہ سالار رومیلی ملک پولنڈ کے تاراج کردینے کو روانہ کیا سپہ سالاران مذکور نے بعد عبور دریاے ڈانیوب متصل شہر گرجیو خیمہ بپا کیا اور منتظر حکم سلطانی رہے سفیران ملک مذکور نے حاضر ہوکر صلح کی درخواست کی مرتضیٰ پاشا نے اس امر دشوار مین دخل نہ دیا سفیران مذکور کو دربار قسطنطنیہ مین بھجوایا سلطان نے اونکی الحاح وزاری پر رحم فرماکر بموجب اپنی خواہش کے فیمابین سلطنت علیہ و اہالیان پولنڈ ایک صلحنامہ ٹھہرایا چونکہ سلطان مذکور کو ہمیشہ جنگ ایران کا خیال تھا شہر عظیم الشان بغداد کو ایرانیون سے چھین لینے اور اپنی ریاست کو ترقی دینے کے فکر مین متردد وکمال تھا مع فوج جرار بذات خود عازم بغداد ہوا اثناے راہ مین شہر روان پر جسکو ایرانیون نے مسخر کیا تھا محاصرہ کیا

آٹھ ہی روز کے عرصے مین بڑی جوانمردی سے چھین لیا حاکم شہر کو گرفتار کیا اور قسطنطنیہ کو بھیجدیا آپ چندے
شہر تبریز ہی مین مقیم رہا قلعجات متصل تبریز کی مرمت فرمائی اور پھر کچھ فوج ترکی کو بنابر حفاظت شہر متعین
فرمایا اور آپ قسطنطنیہ کو واپس آیا ایرانیون نے بمجرد واپسی سلطان قلعہ وان کا محاصرہ کیا ترکون نے بھی
چار مہینے تک بڑی جوانمردی سے اونکا مقابلہ کیا مگر جب ابازی پاشا حاکم شہر مذکور کی قضا آئی
تو ترکی پسپا ہو گئے ایرانیون نے شہر وان پر فتح پائی جب یہہ خبر گوشگزار سلطان ہوئی تو وزیر محمد جو حفاظت
سرحد پر متعین تھا معزول ہوا بہرام پاشا اوسکے قائم مقامی کو منظور و مقبول ہوا پہلے سلطان نے بہرام مذکور
کو مع چند افواج بھجوایا اور دوسرے سال خود ہی مع لشکر جرار جانب بغداد کوچ کا نقارہ بجایا سنہ ۱۰۴۷ھ
مطابق سنہ ۱۶۳۸ عیسوی مین اعلام عثمانی روبروے بغداد نصب ہو گئے ترکون نے محاصرہ شروع کیا
فصیل قلعہ نہایت مستحکم تھی اور تیس ہزار کی فوج ایرانی محافظت شہر کو فراہم تھی ادہر سے ترکون نے حملہ
کیا اودہر سے ایرانیون نے مقابلہ کیا آخر جب اہل قلعہ نے خروج کیا تو ایک دیو صورت ایرانی نے ایک جوانمرد
ترکی سے لڑنیکی درخواست کی بمجرد درخواست خود سلطان مقابلہ دشمن کو روبرو ہو گیا کچھہ وقت باہم لڑائی
رہی آخر شمشیر آبدار سلطانی نے ایک ہی ضرب مین اوس ایک کو دو کیا سر پر جو آئی تو چاہ زنخدان تک کی
خبر لی گویا اس کنوین کو عوض آب خون سے بھردیا اس اثنا مین گولہ اندازان ترکی نے دیوار حصار قلعہ کو توڑا
فوج عثمانی جوق جوق براہ نقب داخل ہو گئی قلعہ مذکور ہاتھہ آیا سلطان نے حکم قتل عام فرمایا تیس ہزار ایرانی
مارے گئے بعد ترمیم دیوار قلعہ سلطان نے ایکہزار دو سو عثمانیون کو ایک سپہ سالار شجیع کے تحت فرمان حفاظت بغداد

کے لئے چھوڑ دیا اور آپ امورات ملکی صوبۂ عراق کا بندوبست فرماکر عزم واپسی قسطنطنیہ کیا ایک مورخ
ترکی کے چشمدیدہ بات ہی کہ سلطان جب داخل قسطنطنیہ ہوا تو اوسکا یہہ حال اور یہہ انداز تھا کہ زرہ
فولادی دربر چیتے کا چمڑا دوش پر عمدہ گھوڑے پر سوار تین کلغیاں زیب دستار فتح و نصرت کا دم بھرتا دائین
بائین نظر کرتا سات عربی گھوڑے باساز و یراق ساتھ ساتھ تک و دو مین بائیس ایرانی سردار قیدیون
کے مانند جلو مین آواز کوس فتح بلند آسمانیون تک اس تماشے کے آرزومند ہر ایک کی زبان پر بارک اللہ
کی صدا بالاخانون سے لوگ چلاتے تھے ہر دم سر جھکا جھکا کر یہہ سناتے تھے کہ ای فتحمند آیا تیرا مبارک
ہو تیرا خنجر ہمیشہ دشمنونکا عاشق تارک ہو الحاصل جب سلطان اس کروفر کے ساتھ شہر مین داخل ہوا
سلامی کی توپین سر ہوین اہل شہر کو جوش عشرت کامل ہوا ایسکے بعد واپسی سلطان صوبۂ البینیہ اور اوسکے
متصل کے صوبونمین ہنگامہ برپا ہوا سلطان فتحمند پھر متوجہ تیاری جنگ کا ہوا اس اثنا مین مزاج سلطان علیل
ہوا شدت تپ نے پیچھا نچھوڑا پندرہ روز کے عرصے مین ماہ شوال ۱۰۴۹ سنہ ہجری کی پندرہوین مطابق ۹
فیبروری ۱۶۴۰ سنہ عیسوی کی نوین کو اقامت دار فانی سے منہہ موڑا سترہ سال تک تخت سلطنت پر رونق افزائی
کی اٹھائیس سال کی عمر مین ہمدم قضا ہوا زیب بخش قلمرو بقا ہوا کہتے ہین کہ یہہ سلطان خوش مزاج سیر دوست
فن سپاہگری مین چست تھا تیراندازی مین سارے ترکون سے اوسکا نشانہ درست تھا گھوڑے کی سواری مین یکتا
گرزبازی مین بے ہمتا تیز قدمی مین ہمدم صبا تھا امورات مملکت مین یون مستقل کہ جس کام کو ابتدا کرتا اوسکو
انجام تک پہنچاتا تھا۔

فصل نوزدہم دربیان سلطنت سلطان ابراہیم خان

صفحۂ قرطاس گویا خوان خلیل ہی کہ اسمین ذکر سلطنت سلطان ابراہیم بالتفصیل ہی کہتے ہین کہ یہہ شمع شبستان کشور کشائی جسنے ۱۰۲۶ھ ہجری مین شبستان وجود کو روشن کیا تھا ۱۰۴۹ھ ہجری مین اپنے بھائی سلطان مراد خان کا قائم مقام ہوا خلت وہمت مین بے مثل انام ہوا لکھا ہی کہ سلطان مراد خان نے وقت انتقال قتل ابراہیم کا حکم دیا اس غرض سے کہ بعد اپنے سلاح دار پاشا جانشین ہو مگر وزرا نے حکم سلطانی نہ مانا ابراہیم ہی کو مستحق سلطنت عثمانیہ جانا مگر سنانے کو سلطان مراد سے کہدیا کہ ابراہیم خان وجود سے دست بردا شتہ ہو گیا جلادان نمرود وش کے ہاتھون اوسکا قصہ فیصلہ ہو گیا مگر جب قضا نے مراد کو امور سلطنت سے نامراد کیا وزرا نے خبر رسانی رحلت مراد کے لئے قصد ابراہیم بحال شاد کیا اوسنے بہ مجرد آمد آمد وزرا و ارکین دروازہ مجلس کو جس مین یہہ بند تھا بند کر لیا مارے خوف کے کسیکو اندر آنے ندیا ہرچند وزرا نے سمجھایا مگر نہ مانا جب لاش سلطان مراد ارکین سلطنت نے دکھائی دروازۂ دل کی طرح در مجلس کھولا سریر سلطنت پر رونق افروزی فرمائی بعد تسلط غارتگران دریائی یعنے قوم قزاق ساکن بحر اسود کو بھگایا جہازون کی آمد و رفت کی راہ کے امن دینے پر خیال ابراہیم آیا اسلئے ایک بڑی جمعیت ترکون کی فراہم کی قوم مذکور پر روانہ کیا جمعیت مذکور نے شہر آساک پر محاصرہ کرکے بعد کئی حملون کے مسخر کر لیا سارے اہل قلعہ قتل ہوے جزائر بحر روم پر عثمانیون کا قبضہ ہوا مگر جزیرۂ کریٹ جو غارتگرون کا مامن وملجا تھا دست برد عثمانیان سے مستثنیٰ ہوا۔ مورخین نے لکھا ہی کہ جزیرۂ مذکور طول مین دوسو میل اور عرض مین ساٹھہ میل کا ہی بغایت دلکشا نہایت پرفضا واقع عجیب سرسبز و شاداب سرزمین

ہی گویا دنیا ہی مین انسانون کے لئے بہشت برین ہی معدن وسعت وفسحت ہر قسم کا اناج بکثرت زرہ زرہ سے
قدرت قادر بیچون ہویدا ہر گل و بو تے سے حسن صنعت صانع پیدا سرسبزی زمین کا وہ عالم کہ آہوے شوخ چشم
پھرنے چرنے مین ہیانکے چرندون سے سازش کی تھی اور فضا کا وہ حال کہ طائر زرین بال ماہ نے ہما پرواز
اس سرزمین کے پرندون سے موافقت کرلی تھی جڑا وربوتی چرند و پرند کو غذا حضرت انسان کے لئے دواعلی
الخصوص وہان کی افیمون بقول اطبا کے بیشین نہایت خوب اور بدرجہ مفید و مرغوب درندے عنقا تھے
گزندے ناپیدا تھے گویا یہہ جزیرہ سراسر نوش بلا نیش تھا ہر ایک کمال و فن کی ممتازی کا مقدمہ اہل
جزیرہ کے دربیش تھا- اب سُنئے کہ یہہ جزیرہ اٹلیان وینس کے علاقے مین تھا مگر ترکی جہازون کے غارت
ہونیکی فریاد جوائی تو عثمانیون نے جانب تسخیر جزیرۂ مذکور توجہ فرمائی کہتے ہین کہ چند لوگون نے بذریعہ جہاز
مکۂ معظمہ و مصر کا عزم کیا تھا جب جہاز متصل جزیرہ مذکور پہنچا تو غارتگران جزیرہ کے چھے جہازون نے اون
بیچارون کو گھیر لیا تھا آخر مسافر قید ہوے راہزنون نے مال واسباب لوٹا کچھہ حاکم جزیرہ کو دیا اور باقی
آپس مین تقسیم کرلیا غرض کہ ایک تنکا اُن کے دست برد سے نہ چھوٹا بنظر اس ظلم وستم کے سلطان ابراہیم نے
اپنے مشیرون سے بتجویز کی بخلاف اوس صلحنامے کے جو فیمابین سلاطین پیشین واٹلیان اسپین ہوا تھا اون مخاطیز
غارتگرسے جنگ کرنے کی شہرت دی بعد اوسکے سلطان ابراہیم ایک جہازی بیڑے کے ساتھہ جسکا سرکردہ
یوسف پاشا تھا اور مع فوج جرار بزیر فرمان موسی پاشا و مراد آغا بھی جانب جزیرۂ مذکور روانہ ہوا ربیع الاآخر
۱۰۵۵؁ ہجری کی بیسوین مطابق ۱۶۴۵؁ عیسوی کو منزل مقصود پر پہنچا دوسرے روز ترکون نے خشکی پر اُترکے

یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

چونکہ روزنک قلعۂ حانیہ کو گھیر لیا اہل قلعہ نے بہ مجبوری قلعہ کو تحویل لشکر اسلام کر دیا سلطان نے حکم مرمت

دیوار قلعہ فرمایا اور ایک حصہ فوج کو محافظت قلعہ پر متعین کرکے قسطنطنیہ کو واپس آیا بعد اوسکے حسین پاشا

مع فوج جدید حسب الحکم سلطانی داخل جزیرہ مذکور ہوا سوا شہر کینڈیا کے تمام جزیرے پر قابض و متصرف

ہو فور ہوا جب سلطان ابراہیم نے تیاری تسخیر شہر کینڈیا کا خیال فرمایا تو رجب ۱۰۵۸ھ ہجری کی اٹھارہوین

مطابق سنہ ۱۶۴۸ عیسوی کو پیام قضا آیا اوس سلطان کے نو فرزند تھے یعنے سلیم[1] و عثمان[2] و محمد[3] و احمد[4] و سلیمان[5] و مراد[6]

و جہانگیر[7] و آرخان[8] و بایزید[9] اونمین محمد و سلیمان و احمد یکی بعد دیگرے حکمرانی سلطنت عثمانیہ سے بہرہ مند تھے

فصل بستم در بیان سلطنت سلطان الغازی محمد خان رابع

بعد رحلت سلطان ابراہیم وزرا و ارکین سلطنت نے ۱۰۵۸ھ ہجری مین اوسکے فرزند محمد کو جو اوسوقت سات

سال کا تھا تخت نشین کیا اس کم سنی مین سلطان محمد نے ایسی چند حرکتین کین جس سے یہہ ثابت ہوا کہ یہہ فتنہ

قیامت ہوگا مدبر و عاقل بدرجۂ غایت ہوگا جس سے سلطنت عثمانیہ کو ترقی ہوگی اور ترکون کو نہایت

کامیابی ہوگی خزانۂ عثمانیہ جسکو سلطان ابراہیم نے اپنی عیش و عشرت مین خالی کر دیا تھا اسکے عہد مین باہتمام وزیر محمد پاشا

معمور ہوا فتنہ و فساد اندرونی بھی بالکل دور ہوا سلطان مذکور نے اپنی ہی نانی کو جو شریک فتنہ تھی پھانسی دی باقی

شریرونکو قتل کیا تنی ڈاس اور لمناس کو اہالیان وینس سے چھین لیا حاکم حلب نے سلطان سے روگردانی

جو کی تو مع رفقا اسیر ہوا اور پھر ساتھیون کے ساتھ تہ شمشیر ہوا ۱۰۶۹ھ ہجری مطابق سنہ ۱۶۵۹ عیسوی مین عثمانیون

نے جنگ ہنگری پر کمر باندھی علی پاشا سرکردہ افواج ترک نے واڑدین کو مسخر کر لیا ۱۰۷۴ھ ہجری مین

وزیر فاضل احمد نے شہر ویوار پر فتح پائی صوبۂ ترانسلوینیا پہ چڑھائی کی ٹھہرائی میکائیل کو وہان کا حاکم مقرر کرکے سلطنت عثمانیہ کا خراج گزار بنایا شہنشاہ جرمنی نے عثمانیون کی اس فتح و نصرت سے گھبرا کر اپنے سفیرون کو وزیر کے پاس بھجوایا تا فیما بین اپنے اور سلطنت علیہ کے صلحنامہ ٹھہرجائے اور اس شرط سے کہ جن مقامون کو ترکون نے مسخر کرلیا ہی وہ اُنہین کے قبضۂ اقتدار مین ہین وزیر موصوف مع سفیر جرمنی دربار سلطانی کو آیا سفیر مذکور نے پہلے پیشگاہ سلطانی مین جبہہ سائی کی اور نہایت عجز و انکسار سے بیس سال کے وعدہ پر صلح چاہی تو سلطان نے حسب دلخواہ عہدنامہ ٹھہرایا جب یہہ ہوچکا جنگ جزیرہ کریدکے تازہ کرنے پر مائل ہوا شہر کیانڈیا کو بھی بذریعہ وزیر فاضل احمد فتح کرنیکا خیال کامل ہوا شیخ اسلام و وزرا و سپہ سالارون سے فرمایا کہ اگر تم سب اتفاق کرتے ہو تو یقین ہی کہ عثمانیون کو دشمن پر بہت جلد غلبہ ہوگا آخرالامر سبھون نے بالاتفاق تائید مہم مذکور کا اقرار کیا وزیر مذکور نے بسرعت تمام مخزنون کے معاینہ کرنے اور ذخیرہ خانون کو موقع پر تیار کرکے رسد پہنچانے مین اصرار کیا جب فوجین جمع ہوگئین تو موسم بہار مین جزیرۂ کرید پہ پہنچا یہ تیز عثمانی فوجین اُتار دین وہانسے بندر حانیہ مین داخل ہوا اسمین موسم بارش جو آیا تو وزیر موصوف نے چندے وہین توقف کیا اور پھر کچھہ اسباب ضروری جمع کرلیا وہان سے قدم بڑھایا متصل کیانڈیا قریہ خانو خار کو پہنچکر لشکر کو ایک میدان وسیع مین اُتارا دوسرے روز صف آرائی افواج ترک کا حکم فرمایا غرض اس سے یہہ کہ دشمن کثرت فوج سے گھبرائی بے دہڑک مقابلے کو نہ آئے تیسرے دن سب سردارون کو جمع کیا اور بنابر شہر مذکور مشورت کی الحاصل

وزیر فاضل احمد نے شہر ویوآر پر فتح پائی صوبہ ترانسلوینیا پہ چڑہائی کی ٹھہرائی میکائیل کو وہان کا حاکم مقرر کرکے سلطنت عثمانیہ کا خراج گزار بنایا شہنشاہ جرمنی نے عثمانیون کی اس فتح و نصرت سے گھبراکر اپنے سفیرون کو وزیر کے پاس بھجوایا تا فیمابین اپنے اور سلطنت علیہ کے صلحنامہ ٹھہرجائے اور اس شرط سے کہ جن مقامون کو ترکون نے مسخر کرلیا ہی وہ اُنہین کے قبضۂ اقتدار مین ہین وزیر موصوف مع سفیر جرمنی دربار سلطانی کو آیا سفیر مذکور نے پہلے پیشگاہ سلطانی مین جبہہ سائی کی اور نہایت عجز و انکسار سے بیس سال کے وعدہ پر صلح چاہی تو سلطان نے حسب دلخواہ عہدنامہ ٹھہرایا جب یہہ ہوچکا جنگ جزیرہ کریدکے تازہ کرنے پر مایل ہوا شہر کیانڈیا کو بھی بذریعہ وزیر فاضل احمد فتح کرنیکا خیال کامل ہوا شیخ اسلام و وزرا و سپہ سالارون سے فرمایا کہ اگر تم سب اتفاق کرتے ہو تو یقین ہی کہ عثمانیون کو دشمن پر بہت جلد غلبہ ہوگا آخرالامر سبھون نے بالاتفاق تائید مہم مذکور کا اقرار کیا وزیر مذکور نے بسرعت تمام مخزنون کے معاینہ کرنے اور ذخیرہ خانون کو موقع پر تیار کرکے رسد پہنچانے مین اصرار کیا جب فوجین جمع ہوگئین تو موسم بہار مین جزیرۂ کرید پہ پہنچا تو مرزپر عثمانی فوجین اُتار دین وہانسے بندر جانیہ مین داخل ہوا اسمین موسم بارش جو آیا تو وزیر موصوف نے چندے وہین توقف کیا اور پھر کچھہ اسباب ضروری جمع کرلیا وہان سے قدم بڑہایا متصل کیانڈیا قریہ خالوخار کو پہنچکر لشکر کو ایک میدان وسیع مین اُتارا دوسرے روز صف آرائی افواج ترک کا حکم فرمایا غرض اس سے یہہ کہ دشمن کثرت فوج سے گھبرائی بے دہڑک مقابلے کو نہ آئے تیسرے دن سب سرداروں کو جمع کیا اور بنابر شہر مذکور مشورت کی الحاصل

بعد بہت رد و قدح کے برج سرخ قلعہ کو نقب زنی سے ڈہا دینے اور اوسی طرف سے شہر پر حملہ آور ہونیکی
تجویز ٹھہری پھر تو ترکون نے شکست قلعہ و اہتمام محاصرہ پر کمر باندہی بے باکانہ حملہ کیا عیسویون نے بھی انتیس
مہینے تک علی التسلسل خوب مقابلہ کیا فرنچ و اطالیان وینس عیسویون کے مددگار رہے نمونۂ قیامت ہر ایکدن
تھا اور جنگ کا یہہ حال کہ ایک گز زمین کو بدون سیکڑون سر کٹانے کے حاصل کرنا ناممکن تھا آخر کار
عیسوی تنگ آگئے حاکم شہر نے چند شروط پر قلعہ کو تحویل عثمانیان کر دینے کا پیام بہیجا وزیر موصوف نے ماہ
جمادی الاول ۱۰۸۰ ہجری مطابق ۱۶۶۹ عیسوی مین تسخیر کیا نذبا سے شادہو کر دیوار قلعہ پر علم عثمانی نصب
کیا عیسائیون کی کلیسا مین داخل ہو کر اذان کا حکم دیا۔ مورخین ترکی کا بیان ہی کہ یہہ شہر جو عجائبات
دنیوی مین آٹھوان گنا جاتا تھا چوبیس سال کے جنگ کے بعد جسمین دو لاکھ سپاہ عثمانی قتل ہوے سلطنت ترکی
مین شامل ہوا ممالک عثمانیہ مین داخل ہوا ایک روز کا ذکر ہی کہ سلطان محمد کو خیال شکار جو آیا تو ادریانوپل سے
عزیم مینی شہر فرمایا عین شکار مین سفیران قوم قزاق نے حضور سلطانی حاضر ہو کر نہایت عاجزی سے اپنے
شہر کو امن دینے کی درخواست کی سلطان نے بعین عنایت قبول فرمائی خلعتون سے سرفراز کیا اور یہہ کہا کہ
غارتگری قصبات قسطنطنیہ سے دست بردار ہو جائین اطاعت سلطنت عثمانیہ سے منہہ نہ پھرائین اور جو تم پر اہالیان
پولنڈ و روس چڑہائی کرینگے تو دلاوران لشکر عثمانی حسب الحکم سلطانی تمہارے دشمنون کی خوب خبر
لینگے جب سفیران مذکور نے باین عنایت سلطانی اپنے ملک کو مراجعت کی تو شاہ پولنڈ نے جسکی یہہ
قوم پہلے رعیت تھی پہلے پہل اپنی فوج کو مقابلہ قوم مذکور پر روانہ کیا اور پہر خود ہی اپنے دوستونکی تائید

سے اونکے ملک مین داخل ہوکر تباہ و تاراج کردیا سلطان نے اس خبر کے سنتے ہی اوس عہد شکن شاہ
پولنڈ کو ایک فرمان مدین مضمون بھجوایا کہ فیمابین سلطنت علیہ و ریاست پولنڈ جو صلحنامہ قرار پایا ہی اگر
واقعی ہی تو پھر قوم قزاق پر جو ہمارے سایۂ عاطفت مین آگئی اس یورش کی وجہ کیا ہی چونکہ یہہ امر
خلاف صلحنامہ مذکور ہی اسلئے تجھکو اطلاع دینی ضرور ہی کہ توبموجب شرع شریف کے ہمارا دشمن ہی اور
نتیجہ اس دشمنی کا ہم تجھکو دکھا دینگے مگر تیری کم طاقتی پر ہمین رحم آتا ہی اسلئے یہہ نصیحت کرتے ہین کہ قوم
قزاق کو اپنے دست ظلم سے رہائی دے اور سرحد قوم مذکور سے اپنی فوجون کو پھیر لے اور جو یون نکریگا
تو پچتائیگا اپنے کئے کی سزا پائیگا - لکھا ہی کہ شاہ پولنڈ نے اقرارات جرمنی کے بھروسے فرمان سلطانی
پر کچھہ خیال نکیا سلطان نے شہرت جنگ دی فوج بھی فراہم ہوگئی خان کریمیہ کو شامل فوج ہونیکا حکم ہوا صفر
سنہ ۱۰۸۳ ہجری کی آٹھوین مطابق سنہ ۱۶۷۲ عیسوی کو ادریانوپل سے روانہ پولنڈ وہ سلطان صف شکن
ہوا دریاے ڈاینوب سے ایک پل چوبین کے ذریعہ متصل شہر ساکچی اوترکر صوبہ مالدیویا سے ہوتا ہوا
شہر قوطن کے نزدیک ساحل نہر نیتر اس پر خیمہ زن ہوا حسب الحکم سلطانی ایک فوج جرار نے نہر مذکور کو عبور
کرکے ایک ہی حملے مین شہر زانق کو مسخر کرلیا اور جب خان کریمیہ سلیم گیری نام مع فوج تاتاری شامل
لشکر سلطانی ہوا تو سلطان نے نہر مذکور پر ایک پل وسیع کی تیاری کا حکم دیا حاکم مالدیویہ نے تعمیل فرمان
سلطانی مین سستی جو کی تو سلطان کو سازش دشمن کا اوسپر گمان ہوا اور جب یہہ گمان سازش مع رشوت
ستانی ثابت ہوچکا اوسکو معزول کیا اور اوسکے سارے خزانون کو ضبط کرلیا مگر اوسکی جان بخشی کی اور

پیتر نامی ایک عیسوی کو مالدیویہ کی حکومت عطا ہوئی الغرض بعد تیاری پل مذکور سلطان نے مع لشکر ترک
نہر تیراس پار ہوکے شہر کچی بنیگ کا قصد فرمایا اور حسب صلاح و دید سرداران لشکر اطراف شہر مذکور
خندقین کھود کر حملہ کرنیکا حکم سنایا کہتے ہین کہ حسب الحکم سلطانی دلاوران فوج ترک نے دس روز
تک قلعہ پر گولہ رانی کی دیوارون کو توڑا اور نقبون کے ذریعے فیصلون پر قابض و متصرف ہو گئے اہل
قلعہ نے مقابلہ سے منہہ موڑا حصہ اندرونی قلعہ مین سر چھپایا اور جب وہان بھی پنجہ دلیران ترک سے
رہائی نہ ملی تو تابعدار ہو گئے اور جب اہالیان ترک نے اُنہین آزاد کر دیا تو اپنے سردار کے ہمراہ روانہ
پولنڈ چار و ناچار ہو گئے سلطان محمد خان نے ماہ جمادی الاول کی تیسری کو بعد تسخیر شہر مذکور وہانکے
کلیسائے کلان کو مسجد جامع اور دوسرے چھوٹے پرستش گاہون کو مسجدین بنا کر دیوار قلعہ کی تعمیر کی شہر
کو زیر فرمان خلیل پاشا چھوڑ دیا اور ایک فوج جرار ترک کو اوسکی حفاظت کے لئے متعین کیا بعد اوسکے
سلطان نے محمد پاشا حاکم حلب اور خان کریمیہ کو مع چند فوج آزمودہ کار تسخیر شہر لیوپولی کے لئے روانہ
فرمایا اور آپ شہر بکاچ مین خیمہ زن رہا خان مذکور نے شہر لیوپولی پر پہنچکر محاصرہ کیا اور ایسے حملے کئے
کہ اہل شہر مجبور و ناچار ہوے اور سخت نادم و پشیمان ہو کر صلح کے خواستگار ہوے ان شرطون پر کہ اڑتالیس شہر
اور صوبہ پلمینک کے قریئے عثمانیون کو دینگے سواے اسکے سالانہ بیس ہزار ڈالر بطور خراج پہنچانے مین
قصور نکرینگے قوم قزاق کو دوست جانی جان لینگے فرمان سلطانی وقتاً فوقتاً مان لینگے سلیم گیری خان نے
یہہ پیغام جو سنا اون سفیرون کو حضور سلطانیمین بھجوایا سلطان نے بموجب شروط مذکورہ ایک صلحنامہ فیمابین

سلطنت عثمانیہ و شاہ پولنڈ ٹھہرا یا جب یہہ ہو چکا سنہ ۱۰۸۳ ہجری مین اوریانوپل کو واپس آیا اسمین یہہ خبر
آئی کہ سردار قوم قزاق دار وشنکو نامی نے مع جمعیت کثیر حدود مملکت سلطانیہ پر فساد مچایا ہی ساتھ
اوسکے ایک مشیر خاص بادشاہ پولنڈ نے وزیر احمد پاشا کو از روے مراسلہ یہہ پیغام بھجوایا کہ صوبہ داران
ملک پولنڈ نے صلح نامہ سلطنت علیہ و شاہ پولنڈ کو باطل ٹھہرایا ہی اور کہتے ہین کہ بغیر رضامندی اور
خوشنودی ہمارے شاہ پولنڈ نے اطاعت سلطنت عثمانیہ کا اعتراف کیا اسلیئے ایکجہ بھی بطور خراج
پہنچانے مین بدنامی کا اندیشہ ہی اس سے تو مرنا ہی بھلا ہے سلطان کو عیسویون کی دغا و فریب
پر طیش آیا آمادہ انتقام ہوا وزیر موصوف نے درجواب مراسلہ صدر لکھا کہ تم لوگ بڑے مکار و
دغاباز ہو بجا آوری شروط صلح مین انکار کرتے ہو اور جو کام کہ شاہ اور رعایا کی وکیلون سے سرانجام
پذیر ہوا اوسکے قبول کرنے مین اصرار کرتے ہو ہمنے تمہاری جانون کی پامالی اور ملک کی خرابی پر رحم
کیا تھا مگر تمنے جو نارضامندی رعایا کا حیلہ کیا ہی یہہ صرف بیجا ہی اسلیئے مین تمہین بطور نصیحت کے کہتا ہون کہ اگر
اپنے اقرار پر قائم نہ رہو گے پچتاؤ گے سارا ملک و تاراج ہو جائیگا بجز ہلاک ہونے کے اور کیا ہاتھ آئیگا جب
اون گم کردہ راہون نے وزیر مذکور کے کہنے پر کچھہ خیال نکیا تو بموجب حکم سلطانی سارے ترکی فوجین فراہم ہو گئین
اور ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۳ ہجری مطابق سنہ ۱۶۷۲ عیسوی مین جانب پولنڈ کوچ فرمایا اودہر عیسائیون نے
زیر فرمان جان سوبیکی ہنوز ترکی فوجین نہ آئین تھین کہ نہر تراس کو عبور کرکے شہر قوطن پر پڑا جمایا جب
ترکی فوجین بھی آپہنچین گرم معرکہ پیکار ہوا اثنائے جنگ مین حاکم مالدویہ و پسر حاکم والیشیہ نے اطاعت

سلطنت عثمانیہ سے روگردانی کی اہالیان پولنڈ سے سازش کرلی میسرہ و میمنہ ترکی نے توپین چھوڑ دین رسد سے
ہاتھ دہو کر ارادۂ گریز کیا اہالیان پولنڈ نے بلا مزاحمت شہر کمینگ کو پہنچکر ترکی محافظون پر محاصرہ کرلیا
فوج عثمانی مبتلائے گزند ہوئی آمد و رفت رسد کی راہ بھی بند ہوئی مگر میکائیل شاہ پولنڈ دفعتہً مرجو گیا
عیسائیون کی امیدین منقطع ہوگئین اراکین سلطنت عیسوی نے جنگ سے تغافل حد سے سوا کیا بادشاہ کے
انتخاب کرنے مین وقفہ بے انتہا کیا غرض کہ بعد تدابیر بسیار جب جان سوبیسکی تخت نشین ہوا تو سلطان نے
افواج ایشیا و یورپ ترک کو جمع فرمایا اور سلیم گیری خان کو افواج تاتاری کے بھیجنے کا حکم بھجوایا الحاصل
لشکر عثمانی ماہ ربیع الاول ۱۰۸۵ھ ہجری مین شہر ساکچی کے متصل دریاے ڈانیوب عبور کر کے دس روز
کے عرصے مین قریب غنیم آپہنچا اہالیان پولنڈ نے گھبرا گھبرا کر لشکر عثمانی مین جاسوسون کو بھیجا اور
جب ہر کارون کی زبانی قریب شہر قوطن خبر آمد آمد سلطانی معلوم ہوئی تو پریشان ہو کر محاصرہ سے دست بردار
ہوے جان بچا کر فرار ہوے سلطان کو یہہ خبر جو ہوئی لشکر کو حملہ کرنیکا حکم دیا طرفۃ العین مین مسخر شہر قوطن
ہوا بعد اوسکے شہر کمینگ کے دیوار حصار کے اندر خیمہ زن ہوا چندے وہان غنیم کا انتظار کیا جب اُنکی
آمد کی خبر نہ پائی تو آگے بڑہکر صوبۂ پاڈولیا کے شہر ہمان کو مسخر کرلیا کچھہ دنون وہین رہا اسین داروشنکو
سردار قوم قزاق چار ہزار کی جمعیت کے ساتھہ بلا طلب تائید لشکر سلطانی کو آیا لیکن سلطان محمد خان نے
بگمان سازش دشمن اوس سردار کو واپس جانیکا حکم فرمایا سلطان کی اس حرکت سے داروشنکوی مذکور
بگڑ گیا قوم قزاق نے اطاعت سلطانی سے روگردانی کی اور زار روس سے سازش کرلی بعد اوسکے سلطان

سلطنت عثمانیہ سے روگردانی کی اہالیان پولنڈ سے سازش کرلی میسرہ و میمنہ ترکی نے توپین چھوڑ دین رسد سے
ہاتھ دہو کر ارادۂ گریز کیا اہالیان پولنڈ نے بلا مزاحمت شہر کمینگ کو پہنچکر ترکی محافظون پر محاصرہ کرلیا
فوج عثمانی مبتلائے گزند ہوئی آمد و رفت رسد کی راہ بھی بند ہوئی مگر میکائیل شاہ پولنڈ دفعتہً مر جو گیا
عیسائیون کی امیدین منقطع ہوگئین ارکین سلطنت عیسوی نے جنگ سے تغافل حد سے سوا کیا بادشاہ کے
انتخاب کرنے مین وقفۂ انتہا کیا غرض کہ بعد تدابیر بسیار جب جان سوبیسکی تخت نشین ہوا تو سلطان نے
افواج ایشیا و یورپ ترک کو جمع فرمایا اور سلیم گیری خان کو افواج تاتاری کے بھیجنے کا حکم بھجوایا الحاصل
لشکر عثمانی ماہ ربیع الاول ۱۰۸۵ھ ہجری مین شہر ساکجی کے متصل دریاے ڈانیوب عبور کرکے دس روز
کے عرصے مین قریب غنیم آپہنچا اہالیان پولنڈ نے گھبرا گھبرا کر لشکر عثمانی مین جاسوسون کو بھیجا اور
جب ہرکارون کی زبانی قریب شہر قوطن خبر آمد آمد سلطانی معلوم ہوئی تو پریشان ہوکر محاصرہ سے دست بردار
ہوے جان بچا کر فرار ہوے سلطان کو یہہ خبر جو ہوئی لشکر کو حملہ کرنیکا حکم دیا طرفۃ العین مین مسخر شہر قوطن
ہوا بعد اوسکے شہر کمینگ کے دیوار حصار کے اندر خیمہ زن ہوا چندے وہان غنیم کا انتظار کیا جب اوسکی
آمد کی خبر نہ پائی تو آگے بڑہکر صوبۂ پادولیا کے شہر ہمان کو مسخر کرلیا کچھہ دنون وہین رہا اسین داروشنکو
سردار قوم قزاق چار ہزار کی جمعیت کے ساتھہ بلا طلب تائید لشکر سلطانی کو آیا لیکن سلطان محمد خان نے
بگمان سازش دشمن اوس سردار کو واپس جانیکا حکم فرمایا سلطان کی اس حرکت سے داروشنکو مذکور
بگڑ گیا قوم قزاق نے اطاعت سلطانی سے روگردانی کی اور زار روس سے سازش کرلی بعد اوسکے سلطان

حسب الحکم سلطانی اوس قرارنامے کو قائم کرایا پھر حسب صلحنامۂ مذکور شاہ پولنڈ کمینک کے دعوے سے دست بردار ہوا تو قوم قزاق نے اطاعت سلطنت عثمانیہ قبول کرلی اور تاتاریون کو بھی جو اہالیان پولنڈ کے محکوم تھے وہان سے چلے جانیکی رخصت ملی بعد صلحنامہ مذکور دو سال کا عرصہ جو گذرا تو عثمانیون اور روسیون کے فیمابین جنگ برپا ہوئی دار وشنکو سردار قوم قزاق نے ترکون سے روگردانی کی آمادہ فساد ہوا چونکہ اوسکو مقابلہ سلطنت عثمانیہ کی قوت و قدرت نہ تھی اس لئے اوسنے اپنے ہمقوم سرداران ماتحت سے مشورہ کیا سبھون نے بالاتفاق اطاعت زار روس کا ارادہ کیا اور ایک خط اپنے اعتراف اطاعت کا اسکو لکھا زار روس کو تو غارتگری قوم قزاق سے اپنے ملک کے بچانے اور اوسکو ترقی دینے کا خیال تھا ہی اوسنے دار وشنکو کو بکمال مروت یہہ لکھا کیا کہ مین نے تیری خطائے سابق کو عفو کردیا اور اب اقرار کرتاہون کہ ہر وقت تیری مدد کو حاضر ہونگا مگر تجھکو اور تیری قوم کو چاہیئے کہ سب کے سب اپنے سابق کی دغابازی کو چھوڑدین بادشاہان روس کی محبت مین ثابت قدم رہین جب یہہ خبر دربار قسطنطنیہ کو آئی تو سلطان محمد نے قوم قزاق و زار روس سے جنگ کرنے کی شہرت دی اور جارج کمیل نسکی کو جو سابق مین قوم قزاق کا سردار تھا اور جسکو ترکون نے اسیر کیا تھا سلطان نے قید سے رہائی دیکر بجاے دار وشنکو مقرر فرمایا اس غرض سے کہ قوم مذکور اوسکے مطیع ہوجاے جارج مذکور نے ایک خط اپنے جانب سے قوم مذکور کو روانہ کیا تو اونھون نے یہہ جواب دیا کہ ہمین ترکون نے یہہ خط بغرض فریب دہی لکھا ہے کیونکہ ہمارے سردار کو قتل ہوئے عرصۂ دراز ہواہی جب بذریعۂ خطوط کام نہ نکلا تب سلطان نے شیطان ابراہیم سرعسکر

صوبہ سلستریہ کو اوسکی ساری فوج کے ساتھ جارج مذکور کو قوم قزاق پر مسلط کرنے اور اونکی دار الحکومت شہر چہرن کو اوسکے قبضۂ اقتدار مین دینے کے لئے روانہ فرمایا ابراہیم مذکور بموجب حکم سلطانی جون ۱۶۷۸ع کی چھٹی کو دریائے ڈانیوب عبور کرکے مالدیویہ اور پادولیا سے ہوتا ہوا شہر مذکور کو آیا جب سردار ترکی نے روسیون اور قوم قزاق کی ساٹھ ہزار کی جمعیت ایک مقام مستحکم پر خیمہ زن دیکھی تو تاتاری فوجونکا جو وہان سے تین روز کے فاصلے پر تھین انتظار کیا مگر روسیون کی ہشیاری کے باعث اوسکو مایوسی ہوئی اس لئے کہ روسی خبر آمد تاتاریان سنکر سد راہ ہوئے تھے اور جب تاتاری قریب پہنچ گئے تو روسیون نے اونپر بڑی بہادری سے حملہ کیا چند ساعت مین رزمگاہ کو خون سے بھر دیا کہتے ہین کہ پسر خان تاتاریان آٹھ مرزاؤن اور دس ہزار تاتاریون کے ساتھ اس جنگ مین مقتول ہوا باقیماندہ سے بعض اسیر اشرار ہوے اور چند پراگندہ و منتشر ہوکر فرار ہوے ترکون نے بھی اس خبر کے سنتے ہی اپنی راہ لی بہرحال خان تاتاریان کے طرف سے ایک سفیر روانہ روس ہوا اور پیام یہ کہ شہر چہرن جو بے شک وشبہہ ترکون کے ملک سے ہی سلطان کو واپس دیدیا جاوے تائید قوم قزاق سے دست بردار ہوکر ایک صلحنامہ ٹھہرائے ورنہ سلطان محمد بیس سال تک جنگ کرنے مین قصور نکریگا یہانتک کہ ایک قدم زمین کو جسکا وہ مستحق ہی تھا سے ندیگا زار روس نے بنام سلطان و وزیر دو خط بدین مضمون لکھکر قسطنطنیہ کو بھجوایا کہ ایسے مکر آمیز خطوط روانہ کرنا تمہاری شایان نہین بہتر ہی کہ اس جنگ نا منفصلانہ سے دست بردار ہو جائین اور بے مضرت اگر ینیا کو چھوڑ دین اور جو جنگ کرنے پر مستعد ہی

صوبہ سلستریہ کو اوسکی ساری فوج کے ساتھ جارج مذکور کو قوم قزاق پر مسلط کرنے اور اوسکی دارالحکومت
شہر چہرن کو اوسکے قبضۂ اقتدار مین دینے کے لئے روانہ فرمایا ابراہیم مذکور بموجب حکم سلطانی جون سنہ ۱۶۷۸ع
کی چھٹی کو دریائے ڈانیوب عبور کرکے مالدیویہ اور پادولیا سے ہوتا ہوا شہر مذکور کو آیا جب سردار
ترکی نے روسیون اور قوم قزاق کی ساٹھ ہزار کی جمعیت ایک مقام مستحکم پر خیمہ زن دیکھی تو تاتاری فوجونکا جو
وہان سے تین روز کے فاصلے پر تھین انتظار کیا مگر روسیون کی ہشیاری کے باعث اوسکو مایوسی ہوئی
اس لئے کہ روسی خبر آمد تاتاریان سنکر سد راہ ہوئے تھے اور جب تاتاری قریب پہنچ گئے تو روسیون نے اونپر
بڑی بہادری سے حملہ کیا چند ساعت مین رزمگاہ کو خون سے بھر دیا کہتے ہین کہ پسر خان تاتاریان آٹھ
مرزاؤن اور دس ہزار تاتاریون کے ساتھ اس جنگ مین مقتول ہوا باقیماندہ سے بعض اسیر اشرار ہوے اور چند
پراگندہ ومنتشر ہوکر فرار ہوے ترکون نے بھی اس خبر کے سنتے ہی اپنی راہ لی بہرحال خان تاتاریان کے
طرف سے ایک سفیر روانہ روس ہوا اور پیام یہ تہا کہ شہر چہرن جو بے شک وشبہہ ترکون کے ملک سے
ہی سلطان کو واپس دیدیا جاے تائید قوم قزاق سے دست بردار ہوکر ایک صلحنامہ ٹھہرائے ورنہ
سلطان محمد بیس سال تک جنگ کرنے مین قصور نکریگا یہان تک کہ ایک قدم زمین کو جسکا وہ مستحق ہی تھا
سے نہ دیگا زار روس نے بنام سلطان و وزیر دو خط بدین مضمون لکھکر قسطنطنیہ کو بھجوا دیا
کہ ایسے مکر آمیز خطوط روانہ کرنا تمہاری شایان نہین بہتر ہی کہ اس جنگ نا
منفصلانہ سے دست بردار ہو جائین اور بے مضرت اگر یکینیا کو چھوڑ دین اور جو جنگ کرنے پر مستعد ہی

جہازات قوم مذکور کے مسدود کرنے کو متصل شہر اگرزا کو نہر بارستھنیز پر ایک قلعہ کی تعمیر کا ارادہ کیا -
معمار آغا[1] کو اوس کام پر آمادہ کیا اور فوج جان نثار یعنے نیک چری کے کچھ دستون کو محافظت آغاے مذکور
کے لئے چھوڑا جب قزاق نے تاتاریون پر یورش کرکے معاودت کی اور نظر اون مفسدون کی اوس قلعہ نو
پر پڑی تو بے محابا حملہ کیا ترکون اور معمارون کو مع کپیل لسنکی مارا اور زار روس کو اطلاع دی اوسنے
فی الفور اپنے سپہ سالار کو مع فوج کثیر بہ اتفاق قوم قزاق ترکون سے جنگ کرنے کا حکم دیا وزیر مذکور نے جب
یہہ بات سنی بموجب صلاح وقت صلح کر لینے کی تجویز کی او دہر زار روس بھی خواہان صلح تو تھا ہی فیما بین
سلطنت عثمانیہ و زار روس ایک صلحنامہ ٹھہرا وجہ اوسکی یہہ کہ اوندنون ملک ہنگری مین فتنہ و فساد برپا ہوا
تھا امرک تکلی نامی جو ملک ہنگری کے ایک صوبے کا حاکم تھا شہنشاہ جرمنی سے روگردان ہو کر اوسنے
عرصۂ قلیل مین رعایاے ہنگری کو جو اپنے صوبے سے خارج تھے بغاوت پر آمادہ کیا تھا مگر جب شہنشاہ
مذکور نے اوسکے گوشمالی کو فوجین بھیجین تو حاکم مذکور کو تاب مقابلہ نہ آئی اوسنے ترکون سے مدد چاہی اس
اقرار سے کہ سالانہ چالیس ہزار ڈالر بطور خراج پہنچاؤنگا اور جب ضرورت درپیش ہوگی تیس ہزار کی جمعیت
سے کام آؤنگا کہتے ہین کہ دربار عثمانیہ مین ایک مدت تک اس بات کا مشورہ ہوتا رہا کہ حاکم مذکور کو برملا
مدد دین یا خفیہ کمک کرین کیونکہ وزیر احمد پاشا نے ۱۰۷۴ہجری مین بیس سال کے وعدہ سے ایک صلحنامہ
ٹھہرایا تھا اسلئے علما و امرا در سلطان محمد نے کہا کہ ایسے بادشاہ سے جو مطابق صلحنامہ عمل برسر رہا سلسلہ
جنبانی جنگ دور از انصاف ہی عقل و دانش کے خلاف ہی مگر سلطان و وزیر نے بالاتفاق یہہ تجویز کی کہ

[1] معمار آغا نامی ایک شخص تھا جو فن نظارت و محافظت عمارات قسطنطنیہ پر مامور تھا ۱۲

علانیہ مقابلہ کرنا خوب ہی اس لئے کہ ترقی دین اسلام کو پھر ایسا قابو کبھی ہاتھ نہ آئیگا اور ملک ہنگری بذات
خود ہمارے خراج گزار مملکتوں مین شریک ہوجائیگا اہالیان جرمنی جو جنگ فرانس وغیرہ مین کمزور ہوگئے ہین
مقابلہ فوج عثمانی کو نہ آئینگے اگر یہہ ملک فتح ہوجائیگا تو دوسرے عیسوی باشندگان ترک مطیع و فرمانبردار
ترک ہوجائینگے سلطان نے فرمایا کہ فی الحال خزانہ سلطانی مین ستر ہزار کیسے روپئے سے معمور ہین اور
بجمیع وجوہ رسد کی سربراہی بھی ہوسکتی ہی مگر میری یہہ تمنا ہی کہ عیسوی دین اسلام سے مشرف ہوجائین سلطنت
عثمانیہ کو ترقی ہو اور جو خواہان امن ہین وہ ہمارے سائے مین آئین فوج نیک چری اور اونکے سرداروں
نے بھی راے سلطان سے اتفاق کیا اور علانیہ کہدیا کہ ہمین سلطنت عثمانیہ کے رعایا پر ظلم و ستم شہنشاہ
جرمنی کے دیکھنے سے اپنی جانون کو نثار کرنا پسند ہی والدہ سلطان و شیخ الاسلام نے بھی اس راے
کو پسند فرمایا چونکہ شہنشاہ مذکور کو شبہہ تھا کہ ترکی مزور قابو جوے جنگ ہونگے اسلئے اوسنے اپنا ایک
سفیر قسطنطنیہ کو بھجوایا اور حکم یہہ جسطرح ہوسکے بات بنائی ترغیب و تحریص با طمع و رشوت سے صلح
قائم ہوجاے وزیر نے سفیر مذکور کا انتظار نکیا سنہ ۹۳ا ہجری مطابق سنہ ۱۶ء عیسوی مین ابراہیم پاشا حاکم بودا
کو چھے ہزار ترکون کے ساتھ تکلی مذکور کی تائید کے لئے بھیجدیا اور حاکم ترانسلوینیا کو یہہ تاکید کہ اپنی فوجون
کو اہالیان ہنگری سے شامل کرے تکلی کو جب ان فوجون کی مدد پہنچی تو اوسنے موسم تابستان مین
مقابل دشمن ہوکر چھے شہر اور قلعون کو مسخر کیا سپاہ جرمنی کو جو محافظ قلعہ تھے اسیر کرلیا ترکون نے
بذریعہ ابراہیم موصوف تکلی مذکور کو سر ہنگری پر بٹھایا عمایدین شہر کو بادشاہ قدیم سے روگردان ہوکر

اس جدید بادشاہ کی اطاعت اور جزیرۂ صہت پر حملہ کرنیکی ترغیب دی وزیر سلطانی نے سفیر ہنگری کو صلح قبول کرنیکی
بھروسے قسطنطنیہ ہی مین ٹھہرایا اور جب تکلی کامیاب ہوچکا وزیر نے سفیر مذکور کو جواب صاف دیا اور آپ
عزم ادریہ نوپل کیا سلطان نے بھی ادریا نوپل سے ہوتے ہوئے ربیع الآخر ۱۰۹۴ھ سنہ ہجری کی ستائیسوین مطابق
سنہ ۱۶۸۳ عیسوی کو معہ لشکر کثیر قصد بلگریڈ کیا اثنائے راہ مین فتح عزیمت کرکے شہر حصار جق مین ٹھہرا اور یہان
اپنی سب فوجون کو جایزہ کے بعد زیر فرمان وزیر اعظم کارا مصطفیٰ پاشا معہ علم جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
عیسائیون پر روانہ کردیا اور تاکید اکید یہہ کہ اپنے دشمن پر مظفر و منصور رہین دنیا مین عزت و ناموری حاصل ہو
اور آخرت مین سیر جنت سے مسرور رہین جب سلطان عازم قسطنطنیہ ہوا وزیر موصوف نہر متصل شہر بلگریڈ کو عبور
کرکے جانب شہر اسک مرحلہ پیما ہوا وہان شاہ ہنگری تین سو عمایدین کے ساتھ لشکر ترک مین آیا وزیر اعظم نے
نہایت تعظیم سے ملاقات کی بہت سے تحفے دئے نہایت مسرور کیا اور پاشاؤن نے بھی مہربانی و امتثال
امر مین زرا نہ قصور کیا وزیر مذکور نے شاہ ہنگری کو جو سلک جرمنی کے حالات سے خوب واقف تھا طلب کیا
اور اوس مشورت کی آخر محاصرہ شہر ویانہ کی تجویز ٹھہری پھر تو ساری فوجون نے یا دارن کے جانب کوچ
کیا اور آخر ماہ جمادی الآخر مین نہر راب کو عبور کرکے روبروے دیوار حصار شاہ مذکور خیمہ یار اخندقین کھدوائین
دیوار قلعہ کو تڑوانے جو لگے تو خبر آئی کہ شہنشاہ جرمنی نے ویانہ سے گریز کی تشبیر کی راہ لی یہہ سنا گیا کہ وہان
کے دیوار ہاے قلعہ شکستہ مین محافظین ہمہ تن خستہ ہین مخزنون مین باروت نہین ذخیرہ خانون مین رسد
نہین باشندگان شہر ترکیون کے خوف سے حالت جانکنی مین ہین کوئی ایسا نہین جسکا حال بد نہین وزیر نے چند ترکی

سپاہ کو زیر فرمان حسین پاشاہ محاصرہ یانوارین پر مقرر کر دیا اور آپ باقی افواج کے ساتھ ویانہ کا رخ کیا راہ
مین شہنشاہ جرمنی کے کئی سرداروں کا اسباب چھین کر سرحد غنیم مین داخل ہوا بہت سے عیسائی اسیر ہوئے
جمادی الآخر کی اٹھارہوین کو لشکر ترک شہر ویانہ پر جا پہنچا کہتے ہین کہ جب لشکر ترک نے یہان خیمہ زن ہو کر
خندقین کھودین محاصرہ کا سارا اسباب ضروری جمع کر لیا تو وزیر اعظم نے بہ تعجیل تمام غنیم کے دمدمون پر قابض
و متصرف ہو کر گولہ رانی و نقب زنی سے قلعہ کی دیوارین توڑ دین اور شہر پر بڑی مردانگی سے حملہ کیا اگر
وزیر اعظم نے اور تھوڑی سعی کی ہوتی تو ضرور ترکون نے قلعہ مذکور کی پوری خبر لی ہوتی مگر اوسنے بآسانی تمام
اوسکو مسخر کرنے کے خیال سے سلطان محمد کو بذریعہ مراسلہ اطلاع دی کہ شہر کی کنجیان عنقریب بارگاہ سلطانی
مین حاضر کر دونگا اور غرض اس تعویق سے یہہ کہ شہر ویانا کو جو دار السلطنت جرمنی ہی باہستگی مسخر ہو کر وہان ریاست
اسلام قرار پائی اور رفتہ رفتہ خود ہی شہنشاہ جرمنی کہلائے مگر صوبہ دار بودا ابراہیم پاشا اور سرداران فوج جان
نثار کو اپنی ترقی کے مانع جانکر پاشائے مذکور کو ریاست ہنگری دیدینے اور فیمابین سرداران مزبور باقی صوبجات
کو تقسیم کر لینے اور محافظت شہر ہائے ملک مذکور پر اپنی فوجین متعین کرنے کا اقرار کیا سارے ملک جرمنی و حدود
فرانس و ترانسلوینیا پر فتح پانے یا اونکو اپنا خراج گزار بنانے مین اصرار کیا اس اثنا مین عیسویون نے شہر گران
مفتوحہ ترک کی تسخیر کا قصد کیا مگر جب ہزار ہا ترک ویوار سے مدد شہر مذکور کو آئی تو عیسویون نے اون دونون
شہرون کے درمیان کے پل کو جلا کر شہر ویوار پر چارون طرف سے محاصرہ کر لیا اور آٹھ روز تک بڑی مردانگی سے جنگ
کرتے رہے اسمین جاسوسون نے بلگریڈ سے وزیر کی آمد کی خبر جو دی تو محاصرہ سے دست بردار ہوئے

سپاہ کو زیر فرمان حسین پاشاہ محاصرہ یاؤارین پر مقرر کردیا اور آپ باقی افواج کے ساتھ ویانہ کا رخ کیا راہ

مین شہنشاہ جرمنی کے کئی سرداروں کا اسباب چھین کر سرحد غنیم مین داخل ہوا بہت سے عیسائی اسیر ہوئے

جمادی الآخر کی اٹھارہوین کو لشکر ترک شہر ویانہ پر جا پہنچا کہتے ہین کہ جب لشکر ترک نے یہان خیمہ زن ہو کر

خندقین کھودین محاصرہ کا سارا اسباب ضروری جمع کرلیا تو وزیر اعظم نے بہ تعجیل تمام غنیم کے دمدمون پر قابض

و متصرف ہو کر گولہ رانی و نقب زنی سے قلعہ کی دیوارین توڑدین اور شہر پر بڑی مردانگی سے حملہ کیا اگر

وزیر اعظم نے اور تھوڑی سعی کی ہوتی تو ضرور ترکون نے قلعہ مذکور کی پوری خبر لی ہوتی مگر اوسنے باآسانی تمام

اوسکو مسخر کرنے کے خیال سے سلطان محمد کو بذریعہ مراسلہ اطلاع دی کہ شہر کی کنجیان عنقریب بارگاہ سلطانی

مین حاضر کرونگا اور غرض اس تعویق سے یہہ کہ شہر ویانا کو جو دارالسلطنت جرمنی ہی باہستگی مسخر ہو کر وہان ریاست

اسلام قرار پائی اور رفتہ رفتہ خود ہی شہنشاہ جرمنی کہلائے مگر صوبہ دار بودا ابراہیم پاشا اور سرداران فوج جان

نثار کو اپنی ترقی کے مانع جانکر پاشائے مذکور کو ریاست ہنگری دیدینے اور فیمابین سرداران مزبور باقی صوبجات

کو تقسیم کرلینے اور محافظت شہر ہائے ملک مذکور پر اپنی فوجین متعین کرنے کا اقرار کیا سارے ملک جرمنی و حدود

فرانس و ترانسلوینیا پر فتح پانے یا اونکو اپنا خراج گزار بنانے مین اصرار کیا اس اثنا مین عیسویون نے شہر گران

مفتوحہ ترک کی تسخیر کا قصد کیا مگر جب ہزار ہا ترک و یوار سے مدد شہر مذکور کو آئی تو عیسویون نے اون دونون

شہرون کے درمیان کے پل کو جلا کر شہر و یوار پر چارون طرف سے محاصرہ کرلیا اور آٹھ روز تک بڑی مردانگی سے جنگ

کرتے رہے انہین جاسوسون نے بلگریڈ سے وزیر کی آمد کی خبر جو دی تو محاصرہ سے دست بردار ہوئے

سپاہ کو زیر فرمان حسین پاشاہ محاصرہ یانوارین پر مقرر کردیا اور آپ باقی افواج کے ساتھ ویانہ کا رخ کیا راہ
مین شہنشاہ جرمنی کے کئی سرداروں کا اسباب چھین کر سرحد غنیم مین داخل ہوا بہت سے عیسائی اسیر ہوئے
جمادی الآخر کی اٹھارہوین کو لشکر ترک شہر ویانہ پر جا پہنچا کہتے ہین کہ جب لشکر ترک نے یہان خیمہ زن ہو کر
خندقین کھودین محاصرہ کا سارا اسباب ضروری جمع کرلیا تو وزیر اعظم نے بہ تعجیل تمام غنیم کے دمدمون پر قابض
و متصرف ہو کر گولہ رانی و نقب زنی سے قلعہ کی دیوارین توڑدین اور شہر پر بڑی مردانگی سے حملہ کیا اگر
وزیر اعظم نے اور تھوڑی سعی کی ہوتی تو ضرور ترکون نے قلعہ مذکور کی پوری خبر لی ہوتی مگر اوسنے باآسانی تمام
اوسکو مسخر کرنے کے خیال سے سلطان محمد کو بذریعہ مراسلہ اطلاع دی کہ شہر کی کنجیان عنقریب بارگاہ سلطانی
مین حاضر کرونگا اور غرض اس تعویق سے یہہ شہر ویانا کو جو دار السلطنت جرمنی ہی باآہستگی مسخر ہو کر وہان ریاست
اسلام قرار پائی اور رفتہ رفتہ خود ہی شہنشاہ جرمنی کہلاے مگر صوبہ دار بودا ابراہیم پاشا اور سرداران فوج جان
نثار کو اپنی ترقی کے مانع جانکر پاشائے مذکور کو ریاست ہنگری دیدینے اور فیمابین سرداران عزبور باقی صوبجات
کو تقسیم کرلینے اور محافظت شہر ہاے ملک مذکور پر اپنی فوجین متعین کرنے کا اقرار کیا سارے ملک جرمنی و حدود
فرانس و ترانسلوینیا پر فتح پانے یا اونکو اپنا خراج گزار بنانے مین اصرار کیا اس اثنا مین عیسویون نے شہر گران
مفتوحہ ترک کی تسخیر کا قصد کیا مگر جب ہزارہا ترک و یوار سے مدد شہر مذکور کو آئی تو عیسویون نے اون دونون
شہرون کے درمیان کے پل کو جلاکر شہر ویوار پر چارون طرف سے محاصرہ کرلیا اور اٹھارہ روز تک بڑی مردانگی سے جنگ
کرتے رہے اسمین جاسوسون نے بلگریڈ سے وزیر کی آمد کی خبر جو دی تو محاصرہ سے دست بردار ہوے

سپاہ کو زیر فرمان حسین پاشاہ محاصرہ یانوارین پر مقرر کردیا اور آپ باقی افواج کے ساتھ ویانہ کا رخ کیا راہ
مین شہنشاہ جرمنی کے کئی سرداروں کا اسباب چھین کر سرحد غنیم مین داخل ہوا بہت سے عیسائی اسیر ہوئے
جمادی الآخر کی اٹھارہوین کو لشکر ترک شہر ویانہ پر جا پہنچا کہتے ہین کہ جب لشکر ترک نے یہان خیمہ زن ہوکر
خندقین کھودین محاصرہ کا سارا اسباب ضروری جمع کرلیا تو وزیراعظم نے بہ تعجیل تمام غنیم کے دمدمون پر قابض
ومتصرف ہوکر گولہ رانی ونقب زنی سے قلعہ کی دیوارین توڑدین اور شہر پر بڑی مردانگی سے حملہ کیا اگر
وزیراعظم نے اور تھوڑی سعی کی ہوتی تو ضرور ترکون نے قلعہ مذکور کی پوری خبر لی ہوتی مگر اوسنے باآسانی تمام
اوسکو مسخر کرنے کے خیال سے سلطان محمد کو بذریعہ مراسلہ اطلاع دی کہ شہر کی کنجیان عنقریب بارگاہ سلطانی
مین حاضر کرونگا او غرض اس تعویق سے یہہ کہ شہر ویانا کو جو دارالسلطنت جرمنی ہی باہستگی مسخر ہوکر وہان ریاست
اسلام قرار پائی اور رفتہ رفتہ خود ہی شہنشاہ جرمنی کہلاے مگر صوبہ دار بودا ابراہیم پاشا اور سرداران فوج جان
نثار کو اپنی ترقی کے مانع جانکر پاشائے مذکور کو ریاست ہنگری دیدینے اور فیمابین سرداران مزبور باقی صوبجات
کو تقسیم کرلینے اور محافظت شہرہاے ملک مذکور پر اپنی فوجین متعین کرنے کا اقرار کیا سارے ملک جرمنی و حدود
فرانس وترانسلوینیا پر فتح پانے یا اونکو اپنا خراج گزار بنانے مین اصرار کیا اس اثنا مین عیسویون نے شہر گران
مفتوحہ ترک کی تسخیر کا قصد کیا مگر جب ہزارہا ترک دیوار سے مدد شہر مذکور کو آئی تو عیسویون نے اون دونون
شہرون کے درمیان کے پل کو جلاکر شہر دیوار پر چارون طرف سے محاصرہ کرلیا اور آٹھ روز تک بڑی مردانگی سے جنگ
کرتے رہے اسمین جاسوسون نے بلگریڈ سے وزیر کی آمد کی خبر جو دی تو محاصرہ سے دست بردار ہوئے

سپاہ کو زیر فرمان حسین پاشاہ محاصرہ یانوارین پر مقرر کر دیا اور آپ باقی افواج کے ساتھ ویانہ کا رخ کیا راہ
مین شہنشاہ جرمنی کے کئی سرداروں کا اسباب چھین کر سرحد غنیم مین داخل ہوا بہت سے عیسائی اسیر ہوئے
جمادی الآخر کی اٹھارہوین کو لشکر ترک شہر ویانہ پر جا پہنچا کہتے ہین کہ جب لشکر ترک نے یہان خیمہ زن ہو کر
خندقین کھودین محاصرہ کا سارا اسباب ضروری جمع کر لیا تو وزیر اعظم نے بہ تعجیل تمام غنیم کے دمدمون پر قابض
و متصرف ہو کر گولہ رانی و نقب زنی سے قلعہ کی دیوارین توڑ دین اور شہر پر بڑی مردانگی سے حملہ کیا اگر
وزیر اعظم نے اور تھوڑی سعی کی ہوتی تو ضرور ترکون نے قلعہ مذکور کی پوری خبر لی ہوتی مگر اوسنے باآسانی تمام
اوسکو مسخر کرنے کے خیال سے سلطان محمد کو بذریعہ مراسلہ اطلاع دی کہ شہر کی کنجیان عنقریب بارگاہ سلطانی
مین حاضر کرونگا اور غرض اس تعویق سے یہ کہ شہر ویانا کو جو دار السلطنت جرمنی ہی باآستگی مسخر ہو کر وہان ریاست
اسلام قرار پائی اور رفتہ رفتہ خود ہی شہنشاہ جرمنی کہلائے مگر صوبہ دار بودا ابراہیم پاشا اور سرداران فوج جان
نثار کو اپنی ترقی کے مانع جانکر پاشائے مذکور کو ریاست ہنگری دیدینے اور فیمان سرداران جزبور باقی صوبجات
کو تقسیم کر لینے اور محافظت شہرہائے ملک مذکور پر اپنی فوجین متعین کرنے کا اقرار کیا سارے ملک جرمنی و حدود
فرانس و ترانسلوینیا پر فتح پانے یا اونکو اپنا خراج گزار بنانے مین اصرار کیا اس اثنا مین عیسویون نے شہر گران
مفتوحہ ترک کی تسخیر کا قصد کیا مگر جب ہزارہا ترک ویوار سے مدد شہر مذکور کو آئی تو عیسویون نے اون دونون
شہرون کے درمیان کے پل کو جلا کر شہر ویوار پر چارون طرف سے محاصرہ کر لیا اور آٹھ روز تک بڑی مردانگی سے جنگ
کرتے رہے اسمین جاسوسون نے بلگریڈ سے وزیر کی آمد کی خبر جو دی تو محاصرہ سے دست بردار ہوئے

بہ سبب سردار مذکور بغیر کسی ایک عہدنامہ ٹھہرانے کے واپس چلا آیا جرمنی فوجین بعد کئی فتوحات کے ماہ رجب المرجب ۱۰۹۷ ہجری کی چھبیسوین مطابق جون ۱۶۸۶ عیسوی کی ساتوین کو شہر بودا پر محاصرہ کرکے ماہ شعبان کی دوسری کو بعد ایک خفیف مقابلے کے ایک حصہ شہر پر قابض و متصرف ہوگئین بعد اوسکے جرمنیون نے فصیل قلعہ اور دمدمون کو تباہ کیا اور ماہ مذکور کی اکیسوین کو شہر پر یورش کی ترکون نے بڑی مردانگی سے مقابلہ کرکے عیسویون کو پسپا کردیا عیسویون نے پھر بھی انتقام پر کمر ہمت باندہی چہارم رمضان مطابق پانزدہم ماہ جولائی کو قلعۂ مذکور کی دیوار کو توڑا بارثانی یورش کی فیما بین ترک و عیسوی بڑی خونریزی کے ساتھہ جنگ ہوئی تین ہزار عیسوی مقتول و مجروح ہوے بعد خرابی بسیار عیسویون نے پہلے دیوار حصار محصورون سے چھین لی اور قلعۂ مذکور کی دوسری دیوار پر خوب گولہ باری کی جب دیوار مذکور بہت شکستہ و ریختہ ہوگئی تو سلیمان پاشا معہ فوج آپہنچا مگر اوسنے غنیم پر حملہ کرنیکو عبث جانکر اہل قلعہ کو مدد پہنچانے کا ارادہ کیا ماہ رمضان المبارک کی بائیسوین اور اگست کی تیسری کو آٹھہ ہزار سوار اور دو ہزار ینگچریون کو چار ترکی سردارون کے زیر فرمان جانب لشکر غنیم روانہ کردیا تاکید یہہ کہ اگر ممکن ہو لشکر مین سے ہوتے ہوے جائین اور چند ینگچریون کو محصورون کی معاونت کے لئے بھجوائین مگر سپہ سالار جرمنی نے سوارون کے ایک دستہ کو اونپر روانہ کیا اور اُنہون نے سواران ترک پر اس مردانگی سے حملہ کیا کہ بعد ایک خفیف مقابلے کے تاتاری ینگچریون کو چھوڑکر فرار ہوگئے ماہ رمضان المبارک کے اخیر روز سلیمان پاشانے بارثانی کوشش کی دو ہزار کی فوج ینگچری معہ چند سوار بموجب تجویز سابق عمل پیرا ہونے کے لئے بھجوادی اُنہون نے

بڑی خبرداری سے پیش قدمی کرکے غنیم کے ایک حصۂ لشکر پر حملہ کیا بعد خونریزی بسیار داخل شہر
ہوئے اور افواج جرمنی نے ماہ شوال کی تیرہوین کو شہر مذکور مسخر کرلیا عبدی پاشا قلعہ دار نے
جسکو امورات جنگی مین بڑی مہارت تھی فوج باقیماندہ کے ساتھ محافظت شہر مین کوشش کی اور
جب وہ بھی دشمنون کے ہاتھ مارا گیا تو ترکی سپاہ نے پسپا ہوکر علم سپید بلند کیا اور بعد اوسکے قلعہ
کو تحویل کردیا پس از تسخیر شہر مذکور جب ترکون کو تاب مقابلہ نرہی سپہ سالار جرمنی نے اپنی ماتحتی فوج کو دو حصہ کرکے
ملک ہنگری کے دو متفرق حصون پر روانہ کیا وزیر نے اس اثنا مین جو ایک فوج جرار کے ساتھ چلا آتا تھا تاتارین
مفرور کو روک کر اپنی فوج مین شامل کرلیا بعد اوسکے سگدین پر ترک و عیسوی نے ایک محاربۂ عظیم برپا کیا آخر ماہ ذی حجہ
کی پانچوین کو فوج ترک نے شہر مذکور کو تحویل اہالیان جرمنی کردیا علما و باشندگان قسطنطنیہ نے افواج عثمانی کی پسپائی
و ہزیمت کی خبر جو سنی پہلے تو خفیہ اور پھر علانیہ سلطان سے آمادہ فساد ہونیکی تجویز کی عالمون نے باشندون سے کہا کہ
خزانہ خالی ہی اور عیسویون نے ہزارہا مسلمانون کو قتل کیا ملک ہنگری اور صوبہ موریا کو ترکون نے اپنی ہاتھ سے کھودیا
اور سلطان جو مایل سیر و شکار ہی وہ اوس سے باز نہ آئیگا گو لاکھ پند و نصیحت کرین مگر وہ اسطرف توجہ نہ فرمائیگا
ادہر تو انہون نے یہہ کہا اور ادہر سلطان کو اوسکی خبر جو پہنچی بمجرد خبر قسطنطنیہ کو آیا مفتی اسلام کو اوسکے عہدے سے
معزول کرکے اپنے نائبون کے ذریعے رعایا کو یہہ معلوم کرایا کہ عیسویون کے جنگ کا بانی سلطان محمد نہین بلکہ وزیر
کارا مصطفی پاشا ہی اور معزول مفتی بھی وزیر تو مقتول ہوا اور مفتی بھی اسی جرم پر معزول ہوا بعد اوسکے سلطان
اپنے خزانے کے زیورات کو منگوایا اور اوسکو فروخت کرکے اور کچھہ پیسا باشندگان شہر سے لیکے مشاہرہ

بڑی خبرداری سے پیش قدمی کرکے غنیم کے ایک حصۂ لشکر پر حملہ کیا بعد خونریزی بسیار داخل شہر
ہوے اور افواج جرمنی نے ماہ شوال کی تیرہوین کو شہر مذکور مسخر کرلیا عبدی پاشا قلعہ دار نے
جسکو امورات جنگی مین بڑی مہارت تھی فوج باقیماندہ کے ساتھ محافظت شہر مین کوشش کی اور
جب وہ بھی دشمنون کے ہاتھ مارا گیا تو ترکی سپاہ نے پسپا ہوکر علم سپید بلند کیا اور بعد اوسکے قلعہ
کو تحویل کردیا پس از تسخیر شہر مذکور جب ترکون کو تاب مقابلہ نرہی سپہ سالار جرمنی نے اپنی ماتحتی فوجونکو دو حصہ کرکے
ملک ہنگری کے دو متفرق حصون پر روانہ کیا وزیر نے اس اثنا مین جو ایک فوج جرار کے ساتھ چلا آتا تھا تاتاریان
بفرور کو روک کر اپنی فوج مین شامل کرلیا بعد اوسکے سگدین پر ترک وعیسوی نے ایک محاربۂ عظیم برپا کیا آخر ماہ ذی حجہ
کی پانچوین کو فوج ترک نے شہر مذکور کو تحویل اہالیان جرمنی کردیا علما و باشندگان قسطنطنیہ نے افواج عثمانی کی پسپائی
و ہزیمت کی خبر جو سنی پہلے تو خفیہ اور پھر علانیہ سلطان سے آمادہ فساد ہونیکی تجویز کی عالمون نے باشندون سے کہا کہ
خزانہ خالی ہی اور عیسویون نے ہزارہا مسلمانون کو قتل کیا ملک ہنگری اور صوبۂ موریا کو ترکون نے اپنی ہاتھ سے کھودیا
اور سلطان جو مایل سیر وشکار رہی وہ اوس سے باز نہ آئیگا گو لاکھ پند ونصیحت کرین مگر وہ اسطرف توجہ نہ فرمائیگا
اودہر تو انہون نے یہہ کہا اور اودہر سلطان کو اوسکی خبر جو پہنچی بمجرد خبر قسطنطنیہ کو آیا مفتی اسلام کو اوسکے عہدے سے
معزول کرکے اپنے نائبون کے ذریعے رعایا کو یہہ معلوم کرایا کہ عیسویون کے جنگ کا بانی سلطان محمد نہین بلکہ وزیر
کارا مصطفی پاشا ہی اور معزول مفتی بھی وزیر تو مقتول ہوا اور مفتی بھی اسی جرم پر معزول ہوا بعد اوسکے سلطان
اپنے خزانے کے زیورات کو منگوایا اور اوسکو فروخت کرکے اور کچھہ پیسا باشندگان شہر سے لیکے مشاہرہ

برپا ہوے سرعسکر ترک زخمی ہوکر معرکے سے فرار ہوا محمد پاشاہ نے جو چھے ہزار ترکون کے ساتھ قلعہ روالیہ
کی محافظت کو آیا تھا فصیلون کو شکستہ وخراب کیا قلعہ دار موریا محمد نامی نے بھی عیسوی جہازون کی خبر آمد
سنکر اپنے قلعہ کو بھی عیسویون کے تحویل کردیا کونگس مارگ سردار افواج وینس نے معہ فوج روانہ شہر اثقنس
ہوکر پہلے اسکو محاصرہ کیا اور پھر مسخر کرلیا کہتے ہین کہ سلیمان پاشا بغاوت ونافرمانی افواج ترک کے باعث
وقت شب خفیہ لشکر سے فرار ہوکر قسطنطنیہ کو آیا اور حضور سلطانی مین حاضر ہوکر سارا ماجرا مفصل کہہ سنایا
سلطان محمد نے اظہار سلیمان پاشا کو باور کرلیا اور اس خبر کی تحقیق تک روپوش رہنے کا حکم دیا اب دیکھیے
کہ سیاوش پاشا نے بعد فرار ہونے وزیر سلیمان پاشا کے بذریعہ محضر سلطان کو اطلاع دی کہ عثمانی فوجین
میرے زیر فرمان حاضر قسطنطنیہ ہوکر حضور سے وزیر سلیمان پاشا کے مکر وفریب کا استغاثہ کیا چاہتی ہین سلطان
نے اوسوقت مذکور سیاوش کو خدمت وزارت پر مامور فرمایا اور سلیمان پاشا کا سر کٹوایا جب بھی رعایا کی
تشفی جو نہوئی تو سب کے سب مسجد جامع مین مجتمع ہوکر آمادہ فساد ہوے اور شیخ الاسلام نے حضار محفل سے
کہا کہ ان دنون سلطنت عثمانی روبکساد ہی کتنے قلعے کہوگئے اور کئی سرسبز وشاداب صوبے جنہین سلاطین پیشین نے
بڑی مشقت وخونریزی سے حاصل کیا تھا ہمارے قبضۂ اقتدار سے باہر ہوگئے اور جو اسیطرح سلطنت عثمانیہ
سلطان محمد خان ہی کے ہاتھ رہیگی تو اس سے زیادہ مبتلاے آفات ہونا ہوگا کیونکہ سلطان موصوف ملک ولشکر
سے غافل ہی شب وروز جانب سیر وشکار مایل ہی ولاوران جانباز اپنی قسمت کو روتے ہین خوجے اور
دغاباز خزانہ بیت المال سے نہال ہوتے ہین اسمین کسی نے اگر یہہ خبر دی کہ سلطان کو اس فراہمی ومشورت

کی اطلاع ہوگئی ہی اور اوسنے رفیقون کو اپنے بھائیون کے قتل کرنے کے لئے روانہ فرمایا ہی یہہ سنتے ہی
ایک رسالۂ ترکی نے بہ ترغیب مخالفین سلطان رفیقان سلطانی کو اثنائے راہ مین روک دیا اور برادران
سلطان یعنے سلیمان اور احمد کو اپنی حفاظت مین رکھہ لیا غرض اوسوقت عجب عالم ہوا سارا مجمع درہم و برہم
ہوا سلطان محمدؒ کے عزل اور سلیمان کے تسلط کی شہرت کے لئے سبھون نے شیخ الاسلام اور نقیب سے درخواست
کی بعد اوسکے شیخ مذکور نے روبروے سلطان حاضر ہوکر پہلے اپنی گستاخی کی عذرخواہی کی اور پھر عرض
کیا کہ رعایا و سپاہ نے اتفاق کیا ہی اور مجھکو آپکی جناب مین پیام معزولی پہنچانیکو بھیجا ہی سلطان محمدؒ نے
اس پیام کو سنکر فرمایا کہ تم جو کہتے ہو یہہ کچھہ نئی بات نہین کیونکہ علما نے خواہان تبدیل سلطان ہوکر رعایا
کو برانگیختہ کیا ہی یہہ حال پہلے ہی مجھکو معلوم ہو چکا ہی مگر مجھہ سے یہہ غلطی ہوئی کہ مین نے پہلے ہی اس
شعلۂ فساد کو تمہاری جلاوطنی سے نہ بجھایا اور وجہ اوسکی یہہ ہی کہ مین نے ہر ایک کام کی ابتدا راست
بازی سے کی ہی اور اسیطرح انجام کو پہنچایا کیونکہ مین نے ساتھہ سال کی عمر سے پچاس سال تک اس
سلطنت کی حکمرانی کی کوئی بات مجھسے نامنصفانہ سرزد نہوئی بیدینون کی قوت گھٹادی دین کی قدرت بڑہادی
کیا تم نہین جانتے کہ کتنے ملکی ہنگامون کی مین نے بیخ کنی کی اور کتنے بیدینون پر فتح پائی کس کس نے میرے عہد
سلطنت مین شکست کھائی کسقدر صوبے اور ریاستونکو مملکت عثمانیہ سے شامل کردیا باشندگان پولنڈ
و ترانسلوینیا و ہنگری کو جنکی شجاعت و بہادری کا امتحان بعد خونریزی بسیار ہمارے آبا و اجداد نے کیا تھا
خراج گزارون مین داخل کردیا اہالیان وینس نے ہزیمت اوٹھائی جزیرۂ کینڈیا پر بھی مین نے فتح پائی باین

کی اطلاع ہوگئی ہی اور اوسنے رفیقون کو اپنے بھائیون کے قتل کرنے کے لئے روانہ فرمایا ہی یہہ سنتے ہی
ایک رسالۂ ترکی نے بہ ترغیب مخالفین سلطان بہ رفیقان سلطانی کو اثنائے راہ مین روک دیا اور برادران
سلطان یعنے سلیمان اور احمد کو اپنی حفاظت مین رکھہ لیا غرض اوسوقت عجب عالم ہوا سارا مجمع درہم وبرہم
ہوا سلطان محمدؒ کے عزل اور سلیمان کے تسلط کی شہرت کے لئے سبھون نے شیخ الاسلام اور نقیب سے درخواست
کی بعد اوسکے شیخ مذکور نے روبروے سلطان حاضر ہوکر پہلے اپنی گستاخی کی عذرخواہی کی اور پھر عرض
کیا کہ رعایا وسپاہ نے اتفاق کیا ہی اور مجھکو آپکی جنابمین پیام معزولی پہنچانیکو بھیجا ہی سلطان محمدؒ نے
اس پیام کو سنکر فرمایا کہ تم جو کہتے ہو یہہ کچھہ نئی بات نہین کیونکہ علمانے خواہان تبدیل سلطان ہوکر رعایا
کو برانگیختہ کیا ہی یہہ حال پہلے ہی مجھکو معلوم ہوچکا ہی مگر مجھہ سے یہہ غلطی ہوئی کہ مین نے پہلے ہی اس
شعلۂ فساد کو تمہاری جلاوطنی سے نہ بجھایا اور وجہ اوسکی یہہ ہی کہ مین نے ہر ایک کام کی ابتدا راست
بازی سے کی ہی اور اسیطرح انجام کو پہنچایا کیونکہ مین نے ساٹھہ سال کی عمر سے پچاس سال تک اس
سلطنت کی حکمرانی کی کوئی بات مجھسے نامنصفانہ سرزد نہوئی بیدینون کی قوت گھٹادی دین کی قدرت بڑہادی
کیا تم نہین جانتے کہ کتنے ملکی ہنگامون کی مین نے بیخ کنی کی اور کتنے بیدینون پر فتح پائی کس کس نے میرے عہد
سلطنت مین شکست کھائی کسقدر صوبے اور ریاستونکو مملکت عثمانیہ سے شامل کردیا باشندگان پولنڈ
وتر انسلوتینیا وہنگری کو جنکی شجاعت وبہادری کا امتحان بعد خونریزی بسیار ہمارے آبا واجداد نے کیا تھا
خراج گزارون مین داخل کردیا اہالیان وینس نے ہزمیت اٹھائی جزیرۂ کینڈیا پر بھی مین نے فتح پائی بااین

فرزند پیدا ہوے اونین فقط مصطفی و احمد ہی کو سلطنت عثمانیہ ہاتھہ آئی دو سرون نے طفلی ہی مین رحلت

پائی یہہ سلطان خوش مزاجی و رحم دلی مین یکتا تھا فن سپاہگری مین یکتا تھا ۔

فصل بست و یکم در بیان سلطنت سلطان سلیمان خان ثانی

لکھا ہی کہ بعد عزل سلطان محمد خان رابع ایک ترکی سردار نے اوس زندان مین جہان سلیمان مقید تھا جاکر عرض کیا کہ حضور

زندان سے باہر تشریف لائین تخت سلطنت پر جلوس فرمائین کہ اسی مین سپاہ کی خوشنودی ہی اور سارے رعایا کی

بہبودی سلیمان نے برخلاف تصورات اراکین و رعایا نہایت محزون ہوکر فرمایا کہ تم لوگون نے میری راحت و آرام مین خلل

اندازی کی مین تو یہی چاہتا تھا کہ میری باقی عمر اسی محبس مین بآرام تمام بسر کرون اور میرا بھائی حکمران سلطنت عثمانیہ

رہے سردار موصوف نے سلیمان کی اس تقریر سے پریشان ہوکر بعد تامل دست بستہ یہہ سنایا کہ حضور سارے وزرا امرا اعلانے

اپکی تخت نشینی کی شہرت دی ہی اب اس قصد سے باز آنے مین بڑی خرابی ہی سلیمان نے درجواب کہا کہ میرا بھائی سلطنت

عثمانیہ کو اپنے خوشی سے چھوڑتا نہین پس مین کیونکر اوسکے تخت پر قدم رکھون کیا یہہ بات میرے لئے بیجا نہین خیر مین آسکتا ہون

اگر تمہاری رضا ہی مگر مجھکو میرے بھائی سے سخت اندیشہ ہی سردار نے عرض کیا کہ خداوند آپ بموجب التجاے اہل اسلام عمل

فرمائین یہہ کہا اور پھر اوسکو تخت تک لیجاکر بٹھایا اراکین سلطنت نے نذرین دین تعظیم و تکریم شاہانہ کی ساری رسمین ادا ہوئین حکمرانی

بعد اوسکے سلطان سلیمان خان ثانی نے سیاؤش پاشا کو عہدۂ وزارت پر بحال رکھہ کر فرمایا کہ خیال امورات سلطنت ضرور

ہو فتنہ و فساد کے فرو کرنے مین سعی موفور ہو کہتے ہین کہ پاشاے مذکور بعد برخاست دربار جب گھر کو روانہ ہوا

پہلے تو ینکچریون نے بطور وزیر اوسکی تعظیم و تکریم کی اور انعام کے طلبگار ہوے جب اوسنے کچھہ نہ دیا تو

یہہ شبیہ خاص تصویرخانہ سلطان روم سے لی گئی ہے

ایک ہنگامہ عظیم برپا کیا وزیر کو معہ رفقا قتل کر دیا اور ان مفسدون نے زن و دختر وزیر کو بازار مین کھینچا ہاتھہ پیر
کات ڈالے بعد فرو ہونے اس ہنگامے کے خواجہ اسمعیل پاشا خدمت وزارت پر مامور ہوا اور بموجب حکم
سلطانی خفیہ مفسدون کی گرفتاری پر کمر باندہی پھر نیکچریون نے مسجد جامع مین مجمع کیا اور تجویز یہہ کہ سلطان
و وزیر دونون کو قتل کرین سلطان نے یہہ خبر جو سنی تو گھبرایا حسب صلاح دید مصطفی پاشا اپنے وزیر ہی
کو مخطی ٹھہرایا مبتلاے رنج و محن کیا اور بدون حکم سلطانی جرأت پردازی وزیر کی شہرت دی اور اوسکو
اپنے قول کی صداقت کے لئے خدمت وزارت سے معزول کر کے جلاوطن کیا بعد اسکے تقی ارزعی پاشا وزیر
ہوا صوبہ سرویلی مین پازان عثمان پاشا محمد کے عزل اور سلطان کی تسلط کی خبر سنکر ترکون کو وزیر مذکور سے
بحیلۂ تقریب جلوس انعام طلب کرنیکی ترغیب دی جب وزیر نے اس امر مین کچھہ توقف کیا تو باشندگان
صوبہ سے مبلغ وصول کر کے صوبہ بلغاریہ کو تاخت و تاراجی سے خراب کر دیا اقلیم ایشیا مین خیدق
پاشا نے اپنی فوجین بنابر فساد جمع کین اور ہزار ہا غارتگرون کے ساتھہ شریک ہو کر قسطنطنیہ پر حملہ آور ہونیکی
دہمکیان دین بہت سے صوبون کو لوٹ کر ارنہ گنچید ہما کا قصد کیا کر بسو پولی کے محاصرے کی تیاری کا حکم دیا
نیکچریون نے جب طور بیطور دیکھا اپنے فتنہ و فساد سے باز آ کر دوسطرف کی راہ لی اور پاشائے مذکور
سے مردانہ جنگ کر کے شکست فاش دی جن دنون مملکت قسطنطنیہ بغاوت خانگی کے باعث تباہ ہوئی تھی
افواج جرمنی نے ملک ہنگری کے بڑے بڑے مستحکم شہرونکو مسخر کر لیا تھا چنانچہ قلعہ اگری پر چار چھینے
تک محاصرہ کیا تھا آخر قلعۂ مذکور بسبب رسد فراہم نہونے کے ماہ محرم سنہ ۱۰۹۹ ہجری کی بیسوین کو

عیسویوں کے تحویل ہوا اگر اوسگاد واقع سرحد صوبہ باسنیا پر حاکم بیڈن نے فتح پائی الاگ اور بیٹر واردیز کے قلعوں کو بھی ترکوں نے کھودیا عیسویونکو بلگریڈ جانے کے لئے بے روک ٹوک راہ ہاتھ آئی کہتے ہین کہ سلطان سلیمان نے قسطنطنیہ سے شہر ادریہ نوپل کا قصد فرمایا عیسویون کے مقابلے کا خیال آیا ذوالفقار افندی اور ایک دوسرے ترکی کو بطور اپنے سفیرون کے شہنشاہ جرمنی کے نزدیک روانہ کیا اور غرض اس سے یہہ کہ شہنشاہ مذکور اپنی تسلط کی اطلاع دین اور جسطرح بنے اوسطرح صلح کرلین اور بعوض تقی آزرعر مصطفی پاشا رجب پاشا سرعسکر افواج ہنگری ہوکر مقابلۂ اہالیان جرمنی کو روانہ ہوا مگر پیش از پہنچنے لشکر ترک کے سپاہ جرمنی نے تمام موسم بارش مین البا رگالس کا محاصرہ کیا تھا ماہ رجب سنہ ۱۰۹۹ھ کی انیسوین مطابق مئی سنہ ۱۶۸۸ عیسوی کی آٹھوین کو اہل قلعہ کو فاقہ کشی سے تنگ وناچار کرکے کنجیون کو تحویل کرلیا تھا کارفا سردار عیسوی نے نہایت مکاری سے شہر لیپہ پر حملہ کرکے مسخر کیا اور سا لمانہ و لوگاشر نامی مقامون کو ترکون سے چھین لیا بعد ان فتوحات کے شہنشاہ مذکور کی فوجین زیر فرمان حاکم بویریہ جانب بلگریڈ روانہ ہوگئین غرض اس سے یہہ کہ ان ترکون پر حملہ کرین جنھون نے اطراف شہر خیمہ زن ہوکر اپنے لشکر کی حفاظت کے لئے خندقین کھدوائین تھین مگر ترکی سردار نے عیسویوں کا انتظار کرکے اپنی خیمون کو آتش لگادی اور کچھہ فوج بطور تائید بہم پہنچاکر شہر سمندرہ کی راہ لی افواج جرمنی نے شہر مذکور پر پہنچکر شوال کی تیرہوین کو محاصرہ کیا اسمین محافظت سمندرہ سے ترکون کی دست برداری کی خبر جو آئی تو شہر مذکور پر قابض و متصرف ہونے کے لئے فوج ہنگری کو اوسطرف روانہ کردیا آخر ماہ ذیقعدہ کی گیارہوین

کو عیسویون نے شہر بلگریڈ کی دیوار حصار کو توڑا چھے گنتھون تک سخت لڑائی رہی اور بعد داخل شہر ہوکر
ہزار رحا فظین کو قتل کئے تک کچھوڑا اس اثنا مین سفیران ترکی داخل شہر ویانہ ہوے اور شہنشاہ
جرمنی کے روبرو پہنچکر مراسلہ سلطان سلیمان پہنچایا صلح کی درخواست کی اور کہا کہ سارا ملک ہنگری
آپ لیجئے مگر ترانسلوینیا آپکا اور سلطنت عثمانی کا خراج گزار مقرر کر دیجئے شہر کمینک اہالیان پولنڈ
کو دیا جاسے اور بلگریڈ ترکون کے قبضۂ اقتدار مین آئے اور اگر اس صلحنامے مین جانبین کی خوبی منظور
ہو تو بہتر ہی کہ سواے ملک ہنگاری کے بلگریڈ کا ایک حصہ مملکت عثمانیہ کو واپس ہو شہنشاہ مذکور
نے حکام متفق کے سفیرون سے مشورت کر کے کہا کہ اگرچہ بمقتضاے وقت ملک ہنگری تو کیا ساری سلطنت
عثمانیہ کے فتح کرنیکی قدرت ہی مگر صلح کرنے پر راضی ہون کہ قرین مصلحت ہی وہ بھی اس شرط پر کہ ریاست
ہنگری کو معہ صوبجات یعنے اِسکلاَوَنیا و کُرُوالیشیا و باسنیا و سرویہ و بلغار و ترانسلوینیا مجھے
دیدین صوبجات مالدیویا و والیشیا آزاد و خود مختار رہین بیت المقدس عیسویون کے تحویل ہو امورات
مذہبی مین رومن کیتھلک ترکون سے روکے نجائین اہالیان وینس بھی اپنے مفتوح شہرون اور
جزیرون کو اپنے ہی قبضۂ اقتدار مین رکھین شاہ پولنڈ کو سارا ملک نہر بارستینس سے دریاے ڈانیوب
تک معہ صوبہ کریمیا واپس مرحمت فرمائین ترکی سفیرون نے شہنشاہ مذکور سے جب یہہ بات سنی
سلطان سلیمان کو فوراً اطلاع دی اس اثنا مین شاہِ فرانس کو جو ملک جرمنی کا نہایت حاسد تھا سلطنت
عثمانیہ کے تہ و بالا ہونے کی کیفیت جو پہنچی تو شعلہ حسد اور مشتعل ہوا شہنشاہ مذکور کے مقابلے کا شور مچایا

افواج جرمنی کو دریاے ڈانیوب سے دریاے رہین کی جانب کھچوایا اور سلطان کو معرفت اپنے سفیر
کے اطلاع دی کہ اہالیان جرمنی سے صلحنامہ نہ ٹھہرائین اور یہہ بھی معلوم کرایا کہ چار لاکھ کی جمعیت میرے
نزدیک حاضر ہی سال آئندہ ملک جرمنی کا قصد مرکوز خاطر ہی اس جنگ مین آپ مجھہ سے اتفاق کرلین
اور جب ہم مظفر و منصور ہوجائین تو ملک جرمنی کو اپنی مملکت سے شامل کرلونگا اور ہنگری آپ کو واپس
دونگا جب یہہ پیام آیا تو سلطان نے صلح جرمنی سے پہلوتہی کرکے ارادۂ جنگ فرمایا مگر اپنی ہی ملک
مین فتنہ و فساد ہونے کے باعث باغیون کی گرفتاری کو ایک فوج کثیر روانہ کی دلیران عثمانی نے یازان
عثمان پاشا اور خدیق پاشا کو جو بانی فساد تھے شکست فاش دی اور اونہین قید کیا بعد خرابی قسطنطنیہ
کو بھیجدیا بعد اوسکے سلطان سلیمان نے خود سرگروہ فوج ہوکر اہالیان جرمنی سے لڑائی کی شہرت دی
اور معۂ فوج کثیر سمت سرویہ روانہ ہوا غرض یہہ کہ ترکی بلگریڈ پر محاصرہ کرین جب شہر سرویہ کو پہنچا تو خبر
آئی کہ عیسویون نے شہر سغنتو کو مسخر کرکے قدم آگے بڑہایا ہی سلطان سلیمان کو کچھہ خوف آیا اور جب پاشا
کو معۂ فوج جرار آگے بھجوایا اور تاکید یہہ کہ دفعۃً جنگ نہ کرین بلکہ غنیم کی آمد کو روکدین سرعسکر موصوف نے
متصل نہر موراوا روبروے غنیم پہنچکر منجمون سے اپنی فتحیابی کی مشورت کی اور جب اونہون نے صلاح
دی تو پہلے مردانہ حملہ کیا اور جب بہت سے ترک کام آئے تو پسپا ہوا باقی جمعیت کے ساتھہ روانۂ
شہر نِسّا ہوا بعد فراہمی افواج دشمنون سے بارثانی مقابلہ کی ٹھہرائی پھر شکست پائی اہالیان جرمنی نے
بعد اس فتح کے صوبۂ سرویہ پر حملہ کیا شہر وِدِین و نِسّا و حیو کو مسخر کرلیا اور صوبۂ بلغار کے شہر سیوپیا کو

افواج جرمنی کو دریاے ڈانیوب سے دریاے رَہن کی جانب کھچوایا اور سلطان کو معرفت اپنے سفیر کے اطلاع دی کہ اہالیان جرمنی سے صلح نا مہ نہ ٹھہرائین اور یہہ بھی معلوم کرایا کہ چار لاکھ کی جمعیت میرے نزدیک حاضر ہی سال آئندہ ملک جرمنی کا قصد مرکوز خاطر ہی اس جنگ مین آپ مجھ سے اتفاق کرلین اور جب ہم مظفر و منصور ہوجائین تو ملک جرمنی کو اپنی مملکت سے شامل کرلونگا اور ہنگری آپ کو واپس دونگا جب یہہ پیام آیا تو سلطان نے صلح جرمنی سے پہلوتہی کر کے ارادۂ جنگ فرمایا مگر اپنی ہی ملک مین فتنہ و فساد ہونے کے باعث باغیون کی گرفتاری کو ایک فوج کثیر روانہ کی دلیران عثمانی نے یازان عثمان پاشا اور خدیق پاشا کو جو بانی فساد تھے شکست فاش دی اور اونہین قید کیا بعد خرابی قسطنطنیہ کو بھیجدیا بعد اوسکے سلطان سلیمان نے خود سرکردہ فوج ہوکر اہالیان جرمنی سے لڑائی کی شہرت دی اور معہ فوج کثیر سمت سرویہ روانہ ہوا غرض یہہ کہ ترکی بلگریڈ پر محاصرہ کرین جب شہر سرویہ کو پہنچا تو خبر آئی کہ عیسویون نے شہر سغنتو کو مسخر کر کے قدم آگے بڑہایا ہی سلطان سلیمان کو کچھ خوف آیا اور جب پاشا کو معہ فوج جرار آگے بھجوایا اور تاکید یہہ کہ دفعۃً جنگ نہ کرین بلکہ غنیم کی آمد کو روکدین سر عسکر موصوف نے متصل نہر مورا وار روبروے غنیم پہنچکر مجنون سے اپنی فتحیابی کی مشورت کی اور جب اونہون نے صلاح دی تو پہلے مردانہ حملہ کیا اور جب بہت سے ترک کام آئے تو پسپا ہوا باقی جمعیت کے ساتھ روانۂ شہر نسّا ہوا بعد فراہمی افواج دشمنون سے بارثانی مقابلہ کی ٹھہرائی پھر شکست پائی اہالیان جرمنی نے بعد اس فتح کے صوبۂ سرویہ پر حملہ کیا شہر وِدِین ونِسّا وحیو کو مسخر کرلیا اور صوبۂ بلغار کے شہر سیوبیا کو

افواج جرمنی کو دریاے ڈانیوب سے دریاے رَہَین کی جانب کھیجوایا اور سلطان کو معرفت اپنے سفیر
کے اطلاع دی کہ اہالیان جرمنی سے صلحنامہ نہ ٹھہرائین اور یہہ بھی معلوم کرایا کہ چار لاکھ کی جمعیت میرے
نزدیک حاضر ہی سال آئندہ ملک جرمنی کا قصد مرکوز خاطر ہی اس جنگ مین آپ مجھہ سے اتفاق کرلین
اور جب ہم مظفر و منصور ہوجائین تو ملک جرمنی کو اپنی مملکت سے شامل کرلونگا اور ہنگری آپ کو واپس
دونگا جب یہہ پیام آیا تو سلطان نے صلح جرمنی سے پہلوتہی کرکے ارادۂ جنگ فرمایا مگر اپنی ہی ملک
مین فتنہ و فساد ہونے کے باعث باغیون کی گرفتاری کو ایک فوج کثیر روانہ کی دلیران عثمانی نے یازان
عثمان پاشا اور خیدق پاشا کو جو بانی فساد تھے شکست فاش دی اور اونہین قید کیا بعد خرابی قسطنطنیہ
کو بھیجدیا بعد اوسکے سلطان سلیمان نے خود سرگروہ فوج ہوکر اہالیان جرمنی سے لڑائی کی شہرت دی
اور معۂ فوج کثیر سمت سرویہ روانہ ہوا غرض یہہ کہ ترکی بلگریڈ پر محاصرہ کرین جب شہر سرویہ کو پہنچا تو خبر
آئی کہ عیسویون نے شہر سغتنو کو مسخر کرکے قدم آگے بڑہایا ہی سلطان سلیمان کو کچھہ خوف آیا اور جب پاشا
کو معۂ فوج جرار آگے بھیجوایا اور تاکید یہہ کہ دفعۃً جنگ نہ کرین بلکہ غنیم کی آمد کو روکدین سرعسکر موصوف نے
متصل نہر مورا وار و برو بے غنیم پہنچکر منجمون سے اپنی فتحیابی کی مشورت کی اور جب اونہون نے صلاح
دی تو پہلے مردانہ حملہ کیا اور جب بہت سے ترک کام آئے تو پسپا ہوا باقی جمعیت کے ساتھہ روانۂ
شہر نسَّا ہوا بعد فراہمی افواج دشمنون سے بارثانی مقابلہ کی ٹھہرائی پھر شکست پائی اہالیان جرمنی نے
بعد اس فتح کے صوبۂ سرویہ پر حملہ کیا شہر وِدِین و نِسّا و جیو کو مسخر کرلیا اور صوبۂ بلغار کے شہر سیوپیا کو

اس شہر کی معاونت کو چلی آئی ہین وزیر مذکور نے اپنا آدہا لشکر سد راہ غنیم ہونیکو روانہ کیا اور آٹھوین
روز اسقدر گولہ رانی کی کہ قلعۂ مسطور کی سارے فصیلون اور برجون کو شکستہ کرکے ترکون کو براہ نقب داخل
قلعہ ہونیکا حکم دیا اہل قلعہ کو تاب مقابلہ نہ آئی اکثر تہ شمشیر ہوے اور باقی اپنے سپہ سالار کے ساتھہ کشتیون
کے ذریعہ دریائے ڈانیوب کے اوس پار پناہ گیر ہوے بعد اوسکے وزیر نے اپنے سپاہ کو چندے
آرام دیا قلعۂ بلگریڈ کی مرمت کی پھر ڈانیوب عبور کرکے شہر لیپہ بھی عیسویون سے چھین لیا اور شہر آشک پر
محاصرہ کرکے حملہ کرنے لگا مگر بسبب موسم بارش محاصرہ سے ہاتھہ اوٹھایا ترانسلوینیا کے جانب
چلا آیا کہتے ہین کہ میکائیل اپافی لاولد جو موا تو اوسکی ریاست کا مستحق شہنشاہ جرمنی ٹھہرا مگر ترکون نے
تکلی کو وہان کا حاکم مقرر کرکے اوسکی تائید کے لئے دس ہزار کا لشکر بھجوایا خان تاتاریان و قسطنطنین
برنکوون حاکم والیشیہ کو بھی تکلی مذکور کی کمک کا حکم فرمایا یہہ ساری فوجین بالاتفاق والیشیہ سے ہوتی ہوئین
ترانسلوینیا مین داخل ہوگئین اور جرمنی فوجون پر جو صوبۂ مذکور کی محافظ تھین محاصرہ کیا جسمین بہت سے
عیسوی تاب مقابلہ نہ لاکر فرار ہوے کئی اونمین کے قتل اور کتنے گرفتار ہوے بعد اس فتح و فیروزی
کے باشندگان صوبہ نے تکلی کی حاکمیت کا اعتراف کرلیا مگر تکلی مذکور ہنوز اس ریاست پر قایم نہوا تھا کہ
حاکم بیدن نے جو بلگریڈ کی معاونت کو گیا تھا یہہ خبر جو سنی معہ فوج جرار داخل صوبہ ترانسلوینیا ہوکر
کئی شہرون کو مسخر کیا تکلی کے اسیر کرلینے مین کوشش کی تکلی نے بار ثانی ترک کی راہ لی لیجئے
شاہ پولنڈ بھی بہ قصد جنگ معۂ فوج کثیر داخل صوبہ مالدیویہ ہوا مگر وہان کا حاکم کیانتمر نام نے سابق کے

ہم موہنین اہالیان پولنڈ کے ظلم و بیداد سے واقف تو تھا ہی غلہ کے فروخت کی ممانعت کر دی اور
کہا کہ جو میرا حکم بجا نہ لائیگا وہ سزا سے واجبی پائیگا اسلئے فوج شہنشاہ پولنڈ گھبرائی مگر اس فوج کی
ایک جمعیت قلیل نے شہر سارودگہ واقع نہر تیراس کو مسخر کیا اور وہان سے کچھ ذخیرہ لا کر باقی لشکر کی
جان بچائی بعد اوسکے اہالیان پولنڈ قریہ یاقوبنی کو آپہنچے اور جاسوسون نے بایقلی مصطفی پاشا اور نور الدین
سلطان کی پیش قدمی کی خبر سنائی تو پسپا ہو گئے اپنی ہی ملک کے طرف مرحلہ پیما ہو گئے مگر تاتاریون
نے اونکا پیچھا نچھوڑا بہتونکو قتل کیا اور بعضونکو اسیر کر لیا اونہین دنون اہالیان وینس نے جو صوبہ
موریا کے قابض و متصرف ہوے تھے مائم بیشیا پر دو موسم خزان تک محاصرہ کیا آمد و رفت سد
کی راہ بند کر دی اور محافظین کو فاقہ کشی مین گرفتار کر کے اوسکو اپنے تحویل کر لیا اور دانیال دلفینو
امیر البحر ریاست وینس نے دریا مین کپتان پاشا پر متصل متیلین حملہ کر کے شکست دی کئی جہازون کو غرق
آب کیا اور کتنون کو بجبر چلا دیا جب یہ ہو چکا تو کارتارونام سپہ سالار وینس نے کانینا اور دالونا نامی
مقامون کو ترکون سے چھین لیا اور مملکت وینس سے شامل کر دیا صوبہ البیشیا مین جنعلی پاشا
حاکم ہرزگووینہ نے بعد فراہمی افواج نسکا اور کرّاس نامی مقامون پر حملہ آور ہو کے سپاہ وینس سے
ہزیمت پائی خود قید ہو گیا اور اوسکی فوج پراگندہ ہو کر سخت گھبرائی اس مین وزیر نے اپنی فوج ظفر موج کے
ساتھ اوریانوپل کا رخ کیا شرف آستان بوسی سلطان حاصل کر لیا مگر سلطان کو جو شکوہ استسقا
سے نہایت علیل تھا بڑی جاہ و حشم کے ساتھ قسطنطنیہ کو لایا اور وہان تین روز تک ترکون کے

ہمونمین اہالیان پولنڈ کے ظلم و بیداد سے واقف تو تھا ہی غلہ کے فروخت کی ممانعت کردی اور کہا کہ جو میرا حکم بجا نہ لائیگا وہ سزا سے واجبی پائیگا اسلئے فوج شہنشاہ پولنڈ گھبرائی مگر اس فوج کی ایک جمعیت قلیل نے شہر سارودگہ واقع نہر تیراس کو مسخر کیا اور وہان سے کچھہ ذخیرہ لاکر باقی لشکر کی جان بچائی بعد اوسکے اہالیان پولنڈ قریہ یاقوبنی کو آپہنچے اور جاسوسون نے بایقلی مصطفی پاشا اور نوالدین سلطان کی پیش قدمی کی خبر سنائی تو پسپا ہوگئے اپنی ہی ملک کے طرف مرحلہ پیما ہوگئے مگر تاتاریون نے اونکا پیچھا نچھوڑا بہتونکو قتل کیا اور بعضونکو اسیر کرلیا اوہنین دنون اہالیان وینس نے جو صوبۂ موریا کے قابض و متصرف ہوے تھے مائم بیشیا پر دو موسم خزان تک محاصرہ کیا آمدورفت سد کی راہ بند کردی اور محافظین کو فاقہ کشی مین گرفتار کرکے اوسکو اپنے تحویل کرلیا اور دانیال دولفینیز امیرالبحر ریاست وینس نے دریا مین کپتان پاشا پر متصل متلین حملہ کرکے شکست دی کئی جہازون کو غرق آب کیا اور کتنون کو بجبر چلا دیا جب یہہ ہوچکا تو کارتارو نام سپہ سالار وینس نے کانیتا اور دالو نا نامی مقامون کو ترکون سے چھین لیا اور مملکت وینس سے شامل کردیا صوبۂ والمیشیا مین جنغلی پاشا حاکم ہرزگووینہ نے بعد فراہمی افواج زنسکا اور کرتاس نامی مقامون پر حملہ آور ہوکے سپاہ وینس سے ہزیمت پائی خود قید ہوگیا اور اوسکی فوج پراگندہ ہوکر سخت گھبرائی اس مین وزیر نے اپنی فوج ظفر موج کے ساتھہ اوریانوپل کا رخ کیا شرف آستان بوسی سلطان حاصل کرلیا مگر سلطان کو جو شکوہ استقلال سے نہایت علیل تھا بڑی جاہ و حشم کے ساتھہ قسطنطنیہ کو لایا اور وہان تین روز تک ترکون کے

احمد خان نے جب یہہ بات سنی اوسی سے اس امر مین صلاح چاہی اوسنے عرض کیا کہ اگر حضور کو سریر سلطنت پر قیام منظور ہی تو وزیر کو کسی حیلے سے روبرو طلب فرمائین اور جب وہ حاضر ہو تو جسطرح منظور ہو اوس سے پیش آئین ادہر سلطان اور اوس سردار کے فیمابین یہہ تقریر ہو رہی تھی اور ادہر ایک گونگا دلسوز محمد آغا نامی خلوتگاہ کا پردہ پکڑے ہوے کھڑا تھا کچھہ سننا تو خیر مگر ہونٹون اور ہاتھون کی حرکتون سے اوسنے یہہ جانا کہ معزولی وزیر کی مشورت ہو رہی ہی پھر تو اُفتان و خیزان وزیر کے نزدیک جا کر ساری کیفیت اشارون مین سنادی جب سلطان نے وزیر کو بلایا تو وزیر نے آغاے فوج ینکچری اور دوسرے سرکردون کو فراہم کرکے یہہ قصہ سنایا اور کہا کہ مین کل کے روز تم سب کی رضامندی سے خدمت وزارت سے استعفا دونگا سلطان سے مکہ معظمہ کے جانیکی پروانگی لونگا اوسوقت سردار فوج ینکچری اور دوسرے سرکردون نے اس تقریر کے سنتے ہی برہم ہو کر کہا کہ ہمارا سلطان بیوقوفی سے بھرا ہی اور ہمیشہ اپنے مصاحبون کے کہنے پر عمل کرتا ہی اگر ابکے ہماری پند و نصیحت کو نہ مانیگا تو ہم قسمیہ کہتے ہین کہ اوسکو معزول کردینگے اور تیرے بال بال کی حفاظت مین جان دینے تک قصور نکرینگے بعد اُسکے وزیر نے بذریعۂ مراسلہ سلطان کو اطلاع دی کہ مین موجب حکم سلطان حاضر ہونیکو گھوڑے پر سوار تھا کہ ہرکارون نے خبر دی کہ سپاہ ترک آپ کے مصاحبون سے تکلیف پاکر آمادۂ فساد ہے اسلئے مین نے اس ہنگامے کے فرو کرنیکو افضل جانا اور فوجی سردارون سے مشورت کی ہی باقی کل عرض کرونگا کہتے ہین کہ دوسرے روز وزیر نے جب سلطان کو سارا حال معلوم

یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

یہہ شبیہہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

لاشون سے معرکہ رزم بھرا تھا چار طرف کشتون کا ڈھیر لگا تھا جب شہنشاہ جرمنی کو اس فتح کی خبر پہنچی
تو اوسنے کہا کہ مین اس خرابی کی فتح کا خواہان نہین کیونکہ میرے سپاہ کی آٹھ رجمنٹین جو ماری گئین
مجھ سے تین سال مین اونکی بھرتی کا امکان نہین اور برخلاف اسکے اگر ترکون کو خیال آئیگا تو آٹھ
ہی روز کے عرصے مین اسی ہزار کا لشکر جدید جمع ہو جائیگا خیر یہہ تو ہوا اب سنئے کہ حاکم بیدن نے شہر لیپہ
جسکو سال گذشتہ ترکون نے فتح کرلیا تھا بعد جنگ ترکون سے واپس لیکر قلعۂ واردین پر محاصرہ کیا تھا
ترکی لشکر نے اس اثنا مین بلگریڈ کو پہنچکر حالی پاشا کو اپنا سر عسکر بنایا اہالیان پولنڈ نے نہر تیراس عبور
کر کے صوبۂ بسارابیا پر یورش کر نیکو پرہ جمایا مگر باتفاق مصطفی پاشا کی معۂ فوج جرار خبر آمد جو سنی تو اپنے
ملک کی راہ لی اسمین سلطان احمد خان نے وزیر کبریلی مصطفی پاشا کی خبر شہادت کے سننے سے رنجور
ہوا اور اربا جی علی پاشا حسب الحکم سلطانی خدمت وزارت پر مامور ہوا وزیر مذکور نے قسطنطنیہ مین بحث
صلح کو تازہ کیا اور اپنے کو سلاطین عیسوی کے سفیر علی الخصوص ایلچیان انگلنڈ و ہالنڈ کے جانب رجوع
کروایا مگر سفیر فرانس نے وزیر جا کو طلائی و نقرئی ہدایا سے شاد کیا جنگ کی ترغیب دی اس عرصے مین ترکی سفیرون
نے دربار شہنشاہ جرمنی سے بذریعہ مراسلات یہہ معلوم کرایا کہ ملک جرمنی نہایت خستہ و خراب ہی خزانے خالی
ہین روپیہ نایاب ہی وزیر نے جب یہہ خبر پائی تیاری جنگ مین مشغول ہوا اور جن عہدہ دارون سے کئی طرح کا
شک تھا انہین متفرق حیلون سے قتل کرایا اور کئی نیکچریون و دلاوران شجیع کو جن سے اوسکو شبہ تھا وقت
شب دریا مین پھکوایا جب اس ظلم و بیداد کی خبر دربار قسطنطنیہ کو پہنچی تو ارکین جنگی نے سلطان سے وزیر کی ظلم و

لاشون سے معرکہ رزم بھرا تھا چار طرف کشتون کا ڈھیر لگا تھا جب شہنشاہ جرمنی کو اس فتح کی خبر پہنچی
تو اوسنے کہا کہ مین اس خرابی کی فتح کا خواہان نہین کیونکہ میرے سپاہ کی آٹھ رجمنٹین جو ماری گئین
مجھسے تین سال مین اونکی بھرتی کا امکان نہین اور برخلاف اسکے اگر ترکون کو خیال آئیگا تو آٹھ
ہی روز کے عرصے مین اسی ہزار کا لشکر جدید جمع ہو جائیگا خیر یہہ تو ہوا اب سنئے کہ حاکم بیدن نے شہر لیپہ
جسکو سال گذشتہ ترکون نے فتح کر لیا تھا بعد جنگ ترکون سے واپس لیکر قلعۂ واردین پر محاصرہ کیا تھا
ترکی لشکر نے اس اثنا مین بلگریڈ کو پہنچکر حالی پاشا کو اپنا سر عسکر بنایا اہالیان پولنڈ نے نہر تیراس عبور
کر کے صوبۂ بسارابیا پر یورش کر نیکو پرہ جمایا مگر بایقلی مصطفی پاشا کی معہ فوج جرار خبر آمد جو سنی تو اپنے
ملک کی راہ لی اسمین سلطان احمد خان نے وزیر گیریلی مصطفی پاشا کی خبر شہادت کے سننے سے رنجور
ہوا اور ارباجی علی پاشا حسب الحکم سلطانی خدمت وزارت پر مامور ہوا وزیر مذکور نے قسطنطنیہ مین بحث
صلح کو تازہ کیا اور اپنے کو سلاطین عیسوی کے سفیر علی الخصوص ایلچیان انگلنڈ و ہالنڈ کے جانب رجوع
کرو یا مگر سفیر فرانس نے وزیر جا کو طلائی و نقرئی ہدایا سے شاد کیا جنگ کی ترغیب دی اس عرصے مین ترکی سفیرون
نے دربار شہنشاہ جرمنی سے بذریعہ مراسلات یہہ معلوم کرایا کہ ملک جرمنی نہایت خستہ و خراب ہی خزانے خالی
ہین روپیہ نایاب ہی وزیر نے جب یہہ خبر پائی تیاری جنگ مین مشغول ہوا اور جن عہدہ دارون سے کسی طرح کا
شک تھا انہین متفرق حیلون سے قتل کرایا اور کئی نیکچریون و دلاوران شجیع کو جن سے اوسکو شبہ تھا وقت
شب دریا مین پھکوایا جب اس ظلم و بیداد کی خبر دربار قسطنطنیہ کو پہنچی تو ارکین جنگی نے سلطان سے وزیر کی ظلم و

لاشون سے معرکہ رزم بھرا تھا چار طرف کشتون کا ڈھیر لگا تھا جب شہنشاہ جرمنی کو اس فتح کی خبر پہنچی

تو اوسنے کہا کہ مین اس خرابی کی فتح کا خواہان نہین کیونکہ میرے سپاہ کی آٹھہ رجمنٹین جو ماری گئین

مجھہ سے تین سال مین اونکی بھرتی کا امکان نہین اور برخلاف اسکے اگر ترکون کو خیال آیگا تو آٹھہ

ہی روز کے عرصے مین اسی ہزار کا لشکر جدید جمع ہو جائیگا خیر یہہ تو ہوا اب سنئے کہ حاکم بیدن نے شہر لپیہ

جسکو سالگذشتہ ترکون نے فتح کر لیا تھا بعد جنگ ترکون سے واپس لیکر قلعۂ واردین پر محاصرہ کیا تھا

ترکی لشکر نے اس اثنا مین بلگریڈ کو پہنچکر حالی پاشا کو اپنا سر عسکر بنایا اہالیان پولنڈ نے نہر تیراس عبور

کر کے صوبۂ بسارابیا پر یورش کر نیکو پرہ جمایا مگر بانقلی مصطفی پاشا کی معہ فوج جرار خبر آمد جو سنی تو اپنے

ملک کی راہ لی اسمین سلطان احمد خان نے وزیر گیرلی مصطفی پاشا کی خبر شہادت کے سننے سے رنجور

ہوا اور ارباجی علی پاشا حسب الحکم سلطانی خدمت وزارت پر مامور ہوا وزیر مذکور نے قسطنطنیہ مین بحث

صلح کو تازہ کیا اور اپنے کو سلاطین عیسوی کے سفیر علی الخصوص ایلچیان انگلنڈ و ہالنڈ کے جانب رجوع

کرویا مگر سفیر فرانس نے وزیر کو طلائی و نقرئی ہدایا سے شاد کیا جنگ کی ترغیب دی اس عرصے مین ترکی سفیرون

نے دربار شہنشاہ جرمنی سے بذریعہ مراسلات یہہ معلوم کرایا کہ ملک جرمنی نہایت خستہ و خراب ہی خزانے خالی

ہین روپیہ نایاب ہی وزیر نے جب یہہ خبر پائی تیاری جنگ مین مشغول ہوا اور جن عہدہ دارون سے کسی طرح کا

شک تھا انہین متفرق حیلون سے قتل کرایا اور کئی نیکچریون و دلاوران شجیع کو جن سے اوسکو شبہہ تھا وقت

شب دریا مین پھکوایا جب اس ظلم و بیداد کی خبر دربار قسطنطنیہ کو پہنچی تو ارکین جنگی نے سلطان سے وزیر کی ظلم و

لاشون سے معرکہ رزم بھرا تھا چار طرف کشتون کا ڈھیر لگا تھا جب شہنشاہ جرمنی کو اس فتح کی خبر پہنچی

تو اوسنے کہا کہ مین اس خرابی کی فتح کا خواہان نہین کیونکہ میرے سپاہ کی آٹھ رجمنٹین جو ماری گئین

مجھ سے تین سال مین اونکی بھرتی کا امکان نہین اور برخلاف اسکے اگر ترکون کو خیال آئیگا تو آٹھ

ہی روز کے عرصے مین اسی ہزار کا لشکر جدید جمع ہو جائیگا خیر یہہ تو ہوا اب سنئے کہ حاکم بیدن نے شہر لپیّہ

جسکو سال گذشتہ ترکون نے فتح کر لیا تھا بعد جنگ ترکون سے واپس لیکر قلعۂ واردین پر محاصرہ کیا تھا

ترکی لشکر نے اس اثنا مین بلگریڈ کو پہنچکر حالی پاشا کو اپنا سر عسکر بنایا اہالیان پولنڈ نے نہر تیراس عبور

کر کے صوبۂ بسارابیا پر یورش کر نیکو پرہ جمایا مگر بانتقلی مصطفی پاشا کی معہ فوج جرار خبر آمد جو سنی تو اپنے

ملک کی راہ لی اسمین سلطان احمد خان نے وزیر کبریلی مصطفی پاشا کی خبر شہادت کے سننے سے رنجور

ہوا اور ارباجی علی پاشا حسب الحکم سلطانی خدمت وزارت پر مامور ہوا وزیر مذکور نے قسطنطنیہ مین بحث

صلح کو تازہ کیا اور اپنے کو سلاطین عیسوی کے سفیر علی الخصوص ایلچیان انگلنڈ و ہالنڈ کے جانب رجوع

کروایا مگر سفیر فرانس نے وزیر جان کو طلائی و نقردی ہدایا سے شاد کیا جنگ کی ترغیب دی اس عرصے مین ترکی سفیرون

نے دربار شہنشاہ جرمنی سے بذریعہ مراسلات یہہ معلوم کرایا کہ ملک جرمنی نہایت خستہ و خراب ہی خزانے خالی

ہین روپیہ نایاب ہی وزیر نے جب یہہ خبر پائی تیاری جنگ مین مشغول ہوا اور جن عہدہ دارون سے کسی طرح کا

شک تھا انہین متفرق حیلون سے قتل کرایا اور کئی نیکچریون و دلاوران شجیع کو جن سے اوسکو شبہ تھا وقت

شب دریا مین پھکوایا جب اس ظلم و بیداد کی خبر دربار قسطنطنیہ کو پہنچی تو ارکین جنگی نے سلطان سے وزیر کی ظلم و

جرمنی فوجین پراگندہ دل ہوگئین اور پھر تاتاریون سے مقابل ہوگئین آخر تاتاریونکو عیسویون نے پسپا کیا وزیر

بایقلی پاشا متصل بلگریڈ عیسویون پر فتحیاب ہوکر ادریانوپل کو واپس آیا اور ایک روز بحسب اتفاق شکار

کو جو نکلا تو سلطان نے دشمنون کے بہکانے پر اوسکو معزول کیا اور علی پاشا سے ترپولی شام کو عہدۂ وزارت

پر مامور کرکے اوس وزیر معزول کو حکومت دمشق پر روانہ کردیا کہتے ہین کہ اندنون اہالیان وینس نے محاصرۂ

شہر سمرنہ کی تجویز کی مگر سفیران انگلنڈ و فرانس و ہالنڈ نے اثنائے راہ مین اون سے ملاقات کرکے

کہا کہ ہمارے متفرق اقوام کی کوٹھیان شہر مذکور مین ہین اور قیمتی اسباب سے معمور اگر اثنائے محاصرہ

مین لُٹجائین یا جل جائین تو جوابدہی اوسکی تمھارے ذمے ہوگی اسبات کے سنتے ہی اہالیان وینس نے

قومی بگاڑ سے گھبراکر اپنا راستہ لیا اور صوبہ دالمیشیہ مین سپاہ وینس نے زیر فرمان سپہ سالار دلفینی

نام مقام سنکلت پر محاصرہ کرکے اوسکو اور کلونک نامی مقام کو بھی فتح کرلیا سرعسکر سلیمان پاشا حاکم

البنیہ مقام سنکلت کی واپس لینے مین کوشش کی مگر شکست ہی نصیب ہوئی سلطان نے اوسوقت پاشائے

موصوف کو اُسکے عہدہ سے معزول کردیا الیاس محمد پاشا کو اوسکا عہدہ مرحمت کیا لکھا ہی کہ جب افواج

عثمانی نے یورپ کے ساری حصونمین شکست پر شکست پائی تو اقلیم ایشیا مین امیر محمد نامی شیخ قوم عرب

نے آملوہ فساد ہوکر ہزارہا عربون کو فراہم کیا اور حجاج پر حملہ کرکے اونکا مال و اسباب لوٹ لیا اور پھر

جب اوسکے ساتھیون نے ترقی پائی تو اُسنے شہر مکہ پر محاصرہ کیا مگر اوسکے عظمت و تقدس سے گھبراکر

چھوڑ دیا حاکم شام حسب الحکم سلطان اوسکے مقابلہ کو جو آیا تو شیخ مذکور نے بہ مکر و تزویر اوسپر بھی غلبہ

پایا اس اثنا مین سلطان احمد خان کی قضا آئی تخت سلطنت چھوڑا عنان عزیمت سنہ ۱۱۰۶ ہجری مطابق سنہ ۱۶۹۵ عیسوی مین پچاس سال کی عمر مین جانب گلشن جنان منعطف فرمائی -

فصل بست وسوم دربیان سلطنت سلطان مصطفیٰ خان ثانی

اہل سیر کی تحریر ہی مورخون کی صداقت آمیز تقریر ہی کہ سلطان احمد خان ثانی نے دار فانی سے رخت اقامت باندہا وزیر علی پاشاے ترپولی نام نے مصطفیٰ فرزند سلطان محمد خان رابع معزول کو تخت سلطنت سے محروم رکھنے کا قصد کیا تھا جسطرح وزیر کپریلی مصطفیٰ پاشا نے بعد انتقال سلطان سلیمان خان ثانی مصطفیٰ خان مذکور کو اپنی سلطنت آبائی سے مایوس کر رکھا تھا مگر ہزنہ دار باشی ناظر آغا نے بہ تعجیل تمام روانہ مجلس ہو کر کیفیت رحلت سلطان احمد خان مصطفیٰ کے گوش گزار کردی اور اوسکو قید سے رہا کرکے عرض کیا کہ حضور جلد قدم رنجہ فرمائین جلوس میمنت مانوس سے تخت عثمانیہ کا پایہ بڑہائین مصطفیٰ نے پہلے آغائے مذکور کا شکریہ بجا لایا اور پھر بے اطلاع وزیر تخت سلطنت پر جلوس فرمایا چالق احمد آغا و جبرائیل محمد آغا نے بعد ادائے لوازم کورنش نذرین پیش کین اور جب ارکین سلطنت کو سلطان مصطفیٰ کے تسلط کی خبر پہنچی تو سبہون نے حاضر ہو کر پئی تسلیم سر جھکایا وزیر مذکور سخت مایوس ہوا مگر دکھانیکو سب کے ساتھہ بخوشئی تمام آستان بوس ہوا سلطان مصطفیٰ خان ثانی نے وزیر کی اوس حرکت سے اغماض کیا تدارک و انتقام آیندہ پر موقوف رکھہ دیا اوسیکو عہدۂ وزارت پر قائم اور خلعت سے سرفراز کیا مگر حکم دیا کہ امورات سلطنت مین ہشیار رہے مقدمات جنگ مین خبردار رہے جب یہہ ہوچکا تو سلطان نے اپنے

جلوس کے تیسرے روز خود سرکردۂ افواج عثمانی ہوکر اہالیان جرمنی سے جنگ کرنیکی شہرت دی حسب
الحکم سلطانی بڑی بڑی توپون کی تیاری ہونے لگی رسد جنگی فراہم ہوچکا سپاہ مین تنخواہ تقسیم
ہوئی سلطان مصطفی خان ثانی نے اپنے باپ کے وزرا و امرا اور دوسرے سردارون کو جو دور دور کے ملکون
مین اقامت پذیر تھے جمع کرکے خدمات جدید پر مامور کیا اور الماس محمد پاشا کو جو اوسکے باپ کا عزیز
و رفیق تھا صوبہ باسنیا سے بلوا کر ایک منصب اعلی سے کامیاب بو فور کیا کہتے ہین کہ جب سب چیزین
مہیا ہوگئین اور ہمراہیون نے جنگ تازہ پر کمرین باندہین تو سلطان نے ابتداے موسم بہار مین لشکر
کو بیرون شہر ادریہ نوپل خیمہ زن ہونیکا حکم دیا اور بعد تین روز کے آپ بھی بہ تبدیل لباس داخل
لشکر ہوا اس غرض سے کہ شریک اہل لشکر ہو جائے لوگ نہ پہچانین اور اس اوقات مین اہل لشکر اپنے
اور وزیر و اراکین سلطنت کے حق مین جو کچھ کہتے ہین معلوم ہو جائے بعد اوسکے سارے آلات حرب
کا جایزہ لیا جب توپون کی گاڑیون پر نظر پڑی اور سب اسباب آہنی مین خلل پایا تو وزیر کو مخطی
ٹھہرا کر قتل کرایا الماس محمد پاشا کو خدمت وزارت دی پاشایان کہن سال کو بوجہ حسد سلطان
کی یہہ حرکت بری معلوم ہوئی مگر سلطان مصطفی خان نے کچھ التفات نہ کرکے مع لشکر کوچ فرمایا اور جب
بعد عبور ڈانیوب متصل بلگریڈ لیپہ و تیبتل نامی مقامون پر آیا لشکر کو حملہ کرنے کا حکم کیا اور بعد تسخیر قلعون
کی فصیلون کو منہدم کردیا اس اثنا مین تاتاریون نے یہہ خبر پہنچائی کہ وترانی سپہ سالار جرمنی صوبہ
ترانسلوینیا سے ساٹھ ہزار کی جمعیت کے ساتھ آیا ہی اور فوج شہنشاہ جرمنی سے جو زیر فرمان ؛

یہہ شبیہہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

فریڈرک آگسٹس حاکم سیاکسنی ہی آٹھ گھنٹے کے فاصلے پر اوسنے اپنے لشکر کا پڑا جا یا بہی جمعیت مذکور کے روک دینے کو محمد بیگ او علی حاکم رومیلی نے معہ فوج مسلح پیش قدمی کی اور سلطان نے بھی لشکر کے ساتھ وہی راہ لی جب سپاہ ترک و جرمنی دو چار ہو گئے تو جمعیت عیسوی عثمانیون سے مستعد پیکار ہو گئی مگر او علی مذکور نے پیش از ورود سلطان آغاز جنگ مناسب نہ جانکر لشکر کو مقابلہ سے روک رکھا اس اثنا مین سلطان نے اپنی باقی فوج کے ساتھ موقع واردات پر پہنچکر حملے کا حکم دیا عثمانیون نے عیسویون کو چار طرف سے گھیر لیا اور کئی ساعت تک سخت لڑائی رہی خوب زور آزمائی رہی آخر سردار جرمنی گھائل ہوا گھوڑے سے گر پڑا لشکر عیسوی بھاگنے پر مائل ہوا فوج جرمنی کے ایک ہزار سوار اور ڈیڑھ ہزار پیدل روبخاک ہوئی اور ادہر محمد بیگ او علی و شاہین محمد پاشا و ابراہیم پاشا معہ چند ترکی ہلاک ہوے غرض بعد اس فتح نمایان کے سلطان نے معہ لشکر عزم ڈانیوب فرمایا اثنائے راہ مین لوغش و کرانسبیس نامی مقامون پر قابض و متصرف ہوکر قسطنطنیہ کو واپس آیا کہتے ہین کہ پیٹر اول زار روس ابتدائے موسم خزان مین صوبہ کریمیا کے قلعہ ازاق پر حملہ آور ہوا مگر ناتجربہ کاری سپاہ کے باعث مقابلہ محافظین قلعہ سے مجبور و مضطر ہوا لیجئے اُنہین دنون اہالیان وینس کو بغرور فتوحات حکومت بحری کا سودا بیحد و شمار ہوا اور کسی ترکی جنگی جہاز کا دریا مین آنا دشوار ہوا اسلئے باشندگان قسطنطنیہ نے اس امر مین مشورت کی آخر الامر مصری علی او علی نے جو سر عسکر ترک ہوکر مقابلہ افواج وینس کو مقرر ہوا تھا ہمراہ مذرو مارطو ایک جہازی بیڑا روانہ کیا اور خود بھی مابقی ترکی جہازون کے ساتھ اوسکے پیچھے چل نکلا لکھا ہی کہ جب

فریڈرک آگسٹس حاکم سیاکسنی ہی آٹھہ گھنٹے کے فاصلے پر اوسنے اپنے لشکر کا پڑا جا یا ہی جمعیت مذکور کے روک
دینے کو محمد بیگ او علی حاکم رومیلی نے معہ فوج مسلح پیش قدمی کی اور سلطان نے بھی لشکر کے ساتھہ وہی راہ
لی جب سپاہ ترک و جرمنی دوچار ہو گئے تو جمعیت عیسوی عثمانیون سے مستعد پیکار ہو گئی مگر او علی مذکور
نے پیش از ورود سلطان آغاز جنگ مناسب نہ جانکر لشکر کو مقابلہ سے روک رکھا اس اثنا مین سلطان
نے اپنی باقی فوج کے ساتھہ موقع واردات پر پہنچکر حملے کا حکم دیا عثمانیون نے عیسویون کو چار طرف
سے گھیر لیا اور کئی ساعت تک سخت لڑائی رہی خوب زور آزمائی رہی آخر سردار جرمنی گھائل ہوا
گھوڑے سے گر پڑا لشکر عیسوی بھاگنے پر مائل ہوا فوج جرمنی کے ایک ہزار سوار اور ڈیڑھ ہزار پیدل
روبخاک ہوئی اور ادہر محمد بیگ او علی و شاہین محمد پاشا و ابراہیم پاشا معہ چند ترکی ہلاک ہوے
غرض بعد اس فتح نمایان کے سلطان نے معہ لشکر عزم ڈانیوب فرمایا اثناے راہ مین لوغش وگرانبشیس
نامی مقامون پر قابض و متصرف ہو کر قسطنطنیہ کو واپس آیا کہتے ہین کہ پیٹر اول زار روس ابتداے موسم
خزان مین صوبہ کریمیا کے قلعہ ازاق پر حملہ آور ہوا مگر ناتجربہ کاری سپاہ کے باعث مقابلہ محافظین قلعہ
سے مجبور و مضطر ہوا ایسے اُنہین دنون اہالیان وینس کو بغرور فتوحات حکومت بحری کا سودا بیحد و
شمار ہوا اور کسی ترکی جنگی جہاز کا دریا مین آنا دشوار ہوا اسلئے باشندگان قسطنطنیہ نے اس امر مین مشورت
کی آخر الامر مصری علی او علی نے جو سر عسکر ترک ہو کر مقابلہ افواج وینس کو مقرر ہوا تھا ہمراہ مذرُو مارطو
ایک جہازی بیڑا روانہ کیا اور خود بھی باقی ترکی جہازون کے ساتھہ اوسکے پیچھے چل نکلا لکھا ہی کہ جب

فریڈرک آگسٹس حاکم سیاکسنی ہی آٹھ گھنٹے کے فاصلے پر اوسنے اپنے لشکر کا پڑا جا یا ہی جمعیت مذکور کے روک دینے کو محمد بیگ اوغلی حاکم رومیلی نے معہ فوج مسلح پیش قدمی کی اور سلطان نے بھی لشکر کے ساتھ وہی راہ لی جب سپاہ ترک وجرمنی دوچار ہو گئے تو جمعیت عیسوی عثمانیون سے مستعد پیکار ہو گئی مگر اوغلی مذکور نے پیش از ورود سلطان آغاز جنگ مناسب نہ جانکر لشکر کو مقابلہ سے روک رکھا اس اثنا مین سلطان نے اپنی باقی فوج کے ساتھ موقع واردات پر پہنچکر حملے کا حکم دیا عثمانیون نے عیسویون کو چار طرف سے گھیر لیا اور کئی ساعت تک سخت لڑائی رہی خوب زور آزمائی رہی آخر سردار جرمنی گھائل ہوا گھوڑے سے گر پڑا لشکر عیسوی بھاگنے پر مائل ہوا فوج جرمنی کے ایک ہزار سوار اور ڈیڑھ ہزار پیدل رو بخاک ہوئی اور ادہر محمد بیگ اوغلی و شاہین محمد پاشا و ابراہیم پاشا معہ چند ترکی ہلاک ہوے غرض بعد اس فتح نمایان کے سلطان نے معہ لشکر عزم ڈانیوب فرمایا اثنائے راہ مین لوغش وگرانبشیس نامی مقامون پر قابض و متصرف ہو کر قسطنطنیہ کو واپس آیا کہتے ہین کہ پیٹر اول زار روس ابتدائے موسم خزان مین صوبہ کریمیا کے قلعہ ازاق پر حملہ آور ہوا مگر ناتجربہ کاری سپاہ کے باعث مقابلہ محافظین قلعہ سے مجبور و مضطر ہوا ایسے اثنا مین دونون اہالیان وینس کو بعزور فتوحات حکومت بحری کا سودا بیحد و شمار ہوا اور کسی ترکی جنگی جہاز کا دریا مین آنا دشوار ہوا اسلئے باشندگان قسطنطنیہ نے اس امر مین مشورت کی آخر الامر مصری علی اوغلی نے جو سرعسکر ترک ہو کر مقابلہ افواج وینس کو مقرر ہوا تھا ہمراہ مذ زومارطو ایک جہازی بیڑا روانہ کیا اور خود بھی مابقی ترکی جہازون کے ساتھ اوسکے پیچھے چل نکلا لکھا ہی کہ جب

فریڈرک آگسٹس حاکم سیاکسنی ہی آٹھ گھنٹے کے فاصلے پر اوسنے اپنے لشکر کا پڑا جا پایا ہی جمعیت مذکور کے روک دینے کو محمد بیگ اور علی حاکم رومیلی نے معہ فوج مسلح پیش قدمی کی اور سلطان نے بھی لشکر کے ساتھ وہی راہ لی جب سپاہ ترک و جرمنی دو چار ہو گئے تو جمعیت عیسوی عثمانیون سے مستعد پیکار ہو گئی مگر اوغلی مذکور نے پیش از ورود سلطان آغاز جنگ مناسب نہ جانکر لشکر کو مقابلہ سے روک رکھا اس اثنا مین سلطان نے اپنی باقی فوج کے ساتھ موقع واردات پر پہنچکر حملے کا حکم دیا عثمانیون نے عیسویون کو چار طرف سے گھیر لیا اور کئی ساعت تک سخت لڑائی رہی خوب زور آزمائی رہی آخر سردار جرمنی گھائل ہوا گھوڑے سے گر پڑا لشکر عیسوی بھاگنے پر مائل ہوا فوج جرمنی کے ایک ہزار سوار اور ڈیڑھ ہزار پیدل روبخاک ہوئی اور ادہر محمد بیگ اوغلی و شاہین محمد پاشا و ابراہیم پاشا معہ چند ترکی ہلاک ہوے غرض بعد اس فتح نمایان کے سلطان نے معہ لشکر عزم ڈانیوب فرمایا اثنائے راہ مین لوغش وگراشبیس نامی مقامون پر قابض و متصرف ہوکر قسطنطنیہ کو واپس آیا کہتے ہین کہ پیٹر اول زار روس ابتدائے موسم خزان مین صوبہ کریمیا کے قلعہ ازاق پر حملہ آور ہوا مگر ناتجربہ کاری سپاہ کے باعث مقابلہ محافظین قلعہ سے مجبور و مضطر ہوا ایسے اُنہین دنون اہالیان وینس کو بغرور فتوحات حکومت بحری کا سودا بیحد و شمار ہوا اور کسی ترکی جنگی جہاز کا دریا مین آنا دشوار ہوا اسلئے باشندگان قسطنطنیہ نے اس امر مین مشورت کی آخر الامر مصری علی اوغلی نے جو سرعسکر ترک ہوکر مقابلہ افواج وینس کو مقرر ہوا تھا ہمراہ مذکور مارطو ایک جہازی بیڑا روانہ کیا اور خود بھی باقی ترکی جہازون کے ساتھ اوسکے پیچھے چل نکلا لکھا ہی کہ جب

سناکر سپاہ سے فرمایا کہ جو کوئی دشمن کے کسی سپاہی کو ہلاک کریگا یا پکڑ لائیگا معقول انعام پائیگا کہتے
ہین کہ لشکر ترکی نے دشمنون پر بڑی چستی سے حملہ کیا پہلے تو ترکون ہی نے ہزیمت اٹھائی مگر
بیاوری طالع فوج بحری آجوگئی تو عثمانیون نے جزایر واقع نہر مذکور پر قابض و متصرف ہوکر دشمن
کی فصیلون پر چڑہائی کی فوج مخالف پسپا ہوگئی بعد اوسکے حوصلے کیطرح ترکون کا قدم بڑہا پٹیر واردین
تک کوئی منہہ نہ چڑہا پھر تو عثمانیون نے بعبور ڈانیوب محاصرہ شہر مذکور کی تجویز کی چونکہ دشمنون
نے پل ڈانیوب کی راہ بندکردی تھی اسلئے ترکون نے ایک نیا پل تیار کیا مگر عیسویون نے گولہ
رانی سے پل جدید کو شکستہ کردیا اس اثنا مین یوجین مذکور کا جسنے ترکون کی خبر آمد سنکر سگدین
سے بغرض اعانت پٹیر واردین کی راہ لی تھی اوس پل کے طرف گذر ہوا شاہ بازگیری سلطان
سرکردۂ تاتاریان سلیم گری خان سدراہ دشمن بکمال شور و شر ہوا دوسرے روز یعنے جمادی الاول
۱۱۲۸ھ ہجری کی پانچوین کو سلطان نے قصد سگدین فرمایا قلعہ زنتا واقعہ نہر تبشکس پر بتعجیل تمام
آیا یوجین سپہ سالار جرمنی نے رسالہ سواران ہنگری کو ترکون کے روکنے کے لئے روانہ کیا
اوس رسالے نے جعفر پاشا اور اوسکے ماتحت کی جمعیت کو شبخون مارکر قتل کردیا وزیر نے اس
خبر کے سنتے ہی مخبر کو ہلاک کیا اس غرض سے کہ اگر لشکریان سن پائینگے تو ضرور ہراسان ہوجائینگے
اس عرصے مین لشکر جرمنی نے ترکون کے قریب پہنچکر حملہ کیا آخر پسپا ہوا پھر بار ثانی دونون لشکر کا
مقابلہ ہوا ترکون نے گولہ رانی مین قصور نکیا اور سپاہ جرمنی نے بھی خوب آتش برسائی آتش جنگ

ہین ترکون کا کچھ نقصان جو ہوا تو ینکچریون نے وزیر اور پاشاؤن کو قتل کر کے میدان کارزار مین قدم جمایا گو ترکون نے اس جنگ مین جوانمردی کی داد دی مگر کچھ فائدہ نہوا بہت سے عثمانی ہلاک ہوے اور بیس ہزار لشکریان جرمنی آلودۂ خون و خاک ہوے سلطان مصطفی جو اوسوقت حالت جنگ بچشم خود معاینہ کرتا تھا گھبرایا بہت مغموم و محزون ہو کر وقت شب لشکر سے تن تنہا تمسوار کو چلا آیا جب ترکون نے سلطان کو لشکر مین نپایا تو دشمنون کے ہاتھون اسیر ہو جانیکا خیال آیا تین روز تک لشکر ترک حیران و ناہنایت پریشان رہا اس اثنا مین سلطان معہ جمعیت قلیل داخل تمسوار جو ہوا تو لشکریون مین جان آئی ترکون نے توانائی پائی بعد اوسکے سلطان معہ لشکر جانب بلگریڈ گرم سفر ہوا اثناے راہ مین مقام علی بونار پر حسین پاشا حاکم بلگریڈ شریک لشکر ہوا جب کسی پاشا کو قابل وزارت نپایا تو سلطان نے حاکم مذکور ہی کو اس عہدۂ جلیلہ سے سرفراز فرمایا کچھ دن بلگریڈ مین رہا اور آخر ماہ جمادی الاول ۱۱۰۹ھ ہجری مطابق ۱۶۹۸ء عیسوی مین عزم ادریانوپل کیا افواج جرمنی نے محاصرۂ تمسوار و بلگریڈ مین جرأت نکی مگر باسنیا ہوتے ہوے دوبا اور ماغلا نامی مقامون کو مسخر کرلیا فوج ترکی نے جو محافظت صوبۂ مذکور پر متعین تھی دفتنبان مصطفی پاشا مقیم شہر بنجلقی کو اپنا سرکردہ مقرر کیا اور نہایت دلیری سے مقابل غنیم ہو کر چوبیس قلعون کو اوسنے چھین لیا کہتے ہین کہ اونہین دنون روسی ازاق و لطیق نامی مقامون کو جدید تیاریون سے مستحکم بناتے تھے طرفہ حال تھا بناے جنگ تازہ کا خیال تھا جانشوبیسکی شاہ پولنڈ نے قضا کی فریڈرک آگسٹس والی سیاکسنی پولنڈ کا مالک تاج و

تخت ہوا بعد تہیہ اسباب جنگ مستعد فساد وہ تیرہ بخت ہوا اُنہین دنون اہالیان وینس نے بھی ایک

جہازی بیڑا بحر روم مین روانہ کر دیا تھا محمد بیگ نامی سردار ترک نے سرکردہ فوج بحری ہو کر

فتح جزیرہ تیناس کا عزم کیا تھا مگر بار تالومیو مارو نے اوسکو جزیرہ مذکور پر قابض و متصرف ہونے

ندیا اہالیان وینس نے دریا پر ترکون سے کچھہ مقابلہ بھی کیا غارتگران دریائی کے تین جہاز ترکون

کے ہاتھہ آئے محمد بیگ مذکور نے وہ تینون جہاز قسطنطنیہ کو بھجوائی اس اثنا مین سلطان مصطفی نے

قسطنطنیہ کو آکر جنگی تیاریان شروع کین مگر شہنشاہ جرمنی کی ہزیمت نہ اُٹھانے سے کشیدہ خاطر

رہا اندیشہ ناکامیابی سے مضطر رہا گو سلطان و شہنشاہ جرمنی دونون کو صلح کر لینے کا خیال

تھا لیکن حمیت کے مانع ہونے سے در پیش عزم جدال تھا ایسے مین سفیران انگلنڈ و ہالنڈ نے بنا بر صلح

سلسلہ جنبانی جو کی تو سلطان نے سنہ ۱۱۰۹ ہجری مطابق سنہ ۱۶۹۸ عیسوی مین قسطنطنیہ سے ادریانوپل

کی راہ لی اور غرۂ ذیحجہ کو وزیر نے حسب الحکم سلطانی قصد بلگریڈ کیا اور قصد یہہ کہ غنیم کا سدراہ ہوا اور

اپنے حدود کی محافظت خاطر خواہ ہو آخر کار نہر کارلووٖز پر رومی محمد رئیس افندی اور ایک عیسوی نے

جسکو پیشگاہ سلطانی سے محرم اسرار کا خطاب ملا تھا سفیران شہنشاہ جرمنی و زار روس و شاہ پولنڈ

و اہالیان وینس وغیرہ سے بعد رد و قدح بسیار ماہ رجب سنہ ۱۱۱۱ ہجری کی چھبیسوین مطابق جنوری

سنہ ۱۶۹۹ عیسوی کی پندرہوین کو دو سو باون سال کے وعدے سے صلحنامہ ٹھہرایا جب سب کچھہ ہو چکا

سلطان نے ترکی فوجین متفرق مقامون پر روانہ کر دین اور آپ قسطنطنیہ کو واپس آیا چند سے متوجہ

انتظام امور مملکت رہا اور جب خیال آسایش نے بیش قدمی کی تو عازم خارستان ہو کر مائل سیر و شکار
بے قال و قیل ہوا اہتمام سلطنت کا وزیر کفیل ہوا باشندگان شہر نے سلطان کی بے پروائی پر زبان
طعن دراز کی جابجا آرام طلبی سلطان کی گفتگو ہونے لگی جب سلطان کے گوش گزار ہوے تو بڑی
رعایا سے گھبرایا اور یانوپل کو واپس آیا اراکین سلطنت نے شرف ملازمت پایا دربار کا ٹھاٹھہ بندھا
ماہ رجب ۱۱۸۱ سنہ ہجری مطابق دسمبر ۱۷۶۷ سنہ عیسوی کو تاتاریوں نے سلطان مصطفیٰ کو بذریعہ مراسلہ کے
معلوم کرایا کہ زار روس نے بر ترک لباس و عادات و امور مذہبی اہالیان جرمنی کی تقلید اختیار کی
ہی اور ایک بڑی جمعیت روسی کی بقاعدہ سپاہ جرمنی خلاف صلحنامہ کارلووز تربیت ہو رہی ہی تانیلیسر
وبارستنیس اور دوسرے نہروں پر روسی قلعے بناتے ہین شہرونکی بنا ڈالی جاتی ہی ان حرکات
سے آثار قیام صلح نظر نہین آتے ہین پس سلطان کو چاہئے کہ ہشیار رہے دشمن سے خبردار رہے اگر روسی
میرے ملک پر یورش کو آئینگے تو ترک وقت ضرورت مجھے مدد نہ پہنچا ئینگے بہتر ہی کہ ابھی سے
صلح کا استقرار ہو یا جنگ کا اشتہار تا دشمن کو اپنے مافی الضمیر کے اہتمام کا قابو نہ ملے اگر سلطان کو
اس کیفیت کی صداقت مین کلام ہو تو کسی سردار ترک کو باین تاکید روانہ فرمائین کہ ہر ایک چیز بچشم خود
دیکھ کر حضور مین عرض پرداز ہو الحاصل سلطان نے ایک سردار ترک کو جو ہمشیر زادہ وزیر تھا باین
تاکید روانہ کیا کہ ہر ایک چیز کی حقیقت پوست کندہ گزارش کرے وزیر نے اس حکم کے سنتے ہی
سردار مذکور سے خفیہ کہدیا کہ بعد معاودت پہلے مجھ تک آنا اور جب مین ساری کیفیت سن لون تو پھر

انتظام امور مملکت رہا اور جب خیال آسایش نے بیش قدمی کی تو عازم خارشتر ن ہو کر مائل سیر و شکار
بے قال و قیل ہوا اہتمام سلطنت کا وزیر کفیل ہوا باشندگان شہر نے سلطان کی بے پروائی پر زبان
طعن دراز کی جابجا آرام طلبی سلطان کی گفتگو ہونے لگی جب سلطان کے گوش گزار ہوے تو بڑی
رعایا سے گھبرایا اور یانوپل کو واپس آیا اراکین سلطنت نے شرف ملازمت پایا دربار کا ٹھاٹھ بندھا
ماہ رجب سنہ ۱۱ ہجری مطابق ڈسمبر سنہ عیسوی کو تاتاریون نے سلطان مصطفیٰ کو بذریعہ مراسلہ
معلوم کرایا کہ زار روس نے بر ترک لباس و عادت و امور مذہبی اہالیان جرمنی کی تقلید اختیار کی
ہے اور ایک بڑی جمعیت روسی کی بقاعدہ سپاہ جرمنی خلاف صلحنامہ کارلوفز تربیت ہو رہی ہے تاتلیس
و بارستنیس اور دوسرے شہرون پر روسی قلعے بناتے ہین شہرونکی بنا ڈالی جاتی ہے ان حرکات
سے آثار قیام صلح نظر نہین آتے ہین پس سلطان کو چاہیئے کہ ہشیار رہے دشمن سے خبردار رہے اگر روسی
میرے ملک پر یورش کو آئینگے تو ترک وقت ضرورت مجھے مدد نہ پہنچائینگے بہتر ہے کہ ابھی سے
صلح کا استقرار ہو یا جنگ کا اشتہار تا دشمن کو اپنے ما فی الضمیر کے اہتمام کا قابو نہ ملے اگر سلطان کو
اس کیفیت کی صداقت مین کلام ہو تو کسی سردار ترک کو باین تاکید روانہ فرمائین کہ ہر ایک چیز بچشم خود
دیکھ کر حضور مین عرض پرداز ہو الحاصل سلطان نے ایک سردار ترک کو جو ہمشیرزادہ وزیر تھا باین
تاکید روانہ کیا کہ ہر ایک چیز کی حقیقت پوست کندہ گزارش کرے وزیر نے اس حکم کے سنتے ہی
سردار مذکور سے خفیہ کہدیا کہ بعد معاودت پہلے مجھ تک آنا اور جب مین ساری کیفیت سن لون تو پھر

گھونٹ دینا یہہ کیفیت مفتی کے گوش زد جو ہوئی تو گھبرایا رات بھر چین نہ آیا دوسرے روز حضور سلطانی
مین حاضر ہوکر وزیر کی چغلی کھائی کہ اوسنے تباہی سلطنت عثمانیہ کی تجویز کی ہی اور حضور کے معزولی
کی تدبیر ہو چکی ہی سلطان کو مفتی کا کہنا باور ہوا وزیر کو بلا یا حقیقت پوچھی جب اوسنے انکار کیا سلطان
نے مفتی کے کہنے پر وزیر کو مفت قتل کر دیا مفتی کا کیا بگڑا یہہ تو مفتی تھا ہی اور مفت را چہ گفت الحاصل بعد
اوسکے رومی محمد رئیس افندی کو وزیر بنایا جب خبر قتل وزیر عام ہوئی تو علما و سپاہ و باشندگان شہر
نے بیدل ہوکر فساد مچایا شہر قسطنطنیہ دار الفتن ہوا شہر کے دروازے بند ہوگئے ہر بشر مبتلائے محن ہوا
سلطان مصطفی گھبرایا مصطفی افندی کو بسبیل سفارت دریافت سبب فساد کے لئے قسطنطنیہ کو بھجوایا
جب افندی موصوف ادریانوپل سے در شہر پناہ تک پہنچا مفسدون نے اوسے جاسوس جانکر گھوڑے
سے اوتار احاطر خواہ مارا سارے جسم مین کوئی چیز سالم نہی بلکہ جان تک آدہی ہوگئی جب اسکا یہہ
حال کیا قسطنطنیہ سے ادریانوپل کا خیال کیا پھر تو وہان پہنچکر سلطان سے عرض کی کہ ہمین حضور سے جنگ
کرنی نامنظور ہی بلکہ بدخواہان ارکین سلطنت کی خبر لینی ضرور ہی سلطان نے بمجرد معلوم ہونے اس کیفیت کے
ساری فوجین زیر فرمان وزیر رومی محمد پاشا دین اور خود بھی آمادہ پیکار ہوا باغیون سے لڑنیکو تیار ہوا
اوسوقت نقیب افندی جو بجائے شیخ الاسلام مقرر ہوا تھا زمرہ باغی سے جدا ہوا قرآن شریف دکھلاکر
لشکر سلطانی سے یون گویا ہوا کہ ہم اور تم برادران دینی و خونی ہین اور ایک ہی مملکت کی رعایا اور
ہمین یہہ منظور نہین کہ خلاف کلام الہی عمل پیرائی کرین اور ساری مملکت عثمانیہ کو زیر وزبر کردین بلکہ پیشنہاد

خاطر یہہ ہی کہ بیدینون کا خون بہادین شرع شریف کے محقر جاننے والون کو ٹھکانے لگادین کہتے ہین
کہ نقیب مذکور کی تقریر کارگر ہوگئی سپاہ سلطانی وزیر سے روگردان ہوکر باغیون سے شامل ہونیکو حاضر
ہوگئے **شریف** بیدلی کا طرفہ سامان ہوگیا ؎ دوست بھی اب دشمن جان ہوگیا ؎ لیجئے وزیر سے
کچھہ بن نہ آئی تو بہ تبدیل لباس قسطنطنیہ کو پہنچکر قصبہ ایوب مین اپنی جان بچائی اسوقت باغیون نے
احمد برادر سلطان مصطفی کو قید خانہ سے تخت سلطنت پر بٹھلانے کو بلایا پھر تو سلطان مصطفی بکمال
مجبوری راضی برضا ہوکر آپ ہی احمد کے نزدیک آیا سینہ و دل کو کدورت سے صاف کیا گلوگیر
ہوا او راحمد کی سلطانی کا اعتراف کیا مگر وقت رخصت یہہ کہا کہ بھائی جسطرح مینے اپنی عہد سلطنت مین
تجھکو آزاد و خودمختار رکھا تھا اب امیدوار ہون کہ مین بھی تیری ایام خلافت مین اسیطرح آزاد رہون خودمختاری
سے شاد رہون اور اسکا بھی خیال رہے کہ تیرا جلوس اس تخت پر بمقتضائے انصاف واجبی ہی کیونکہ تیری ہی باپ
بھائی نے اس سریر سلطنت کو زینت دی ہی مگر چاہیے کہ جن باغیون نے مجھے کانٹون مین پھنسایا ہی اپنی باد
خزان قہر سے انکا بھی برا حال کیجیو برگ خزان زدہ یا خار سراسر آزار کی طرح پایمال کیجیو ورنہ یہہ کبھی نہ کبھی ایک نیا
گل کھلائینگے تجھکو بھی مجھہ سا ضرور بنائینگے الحاصل سلطان مصطفی خان نے یہہ کہکر جسمین سلطان احمد مقید تھا
اوسی محبس کی راہ لی چھے مہینے تک اسی رنج والم مین بیمار رہکر آخر جان شیرین جان آفرین کے نذر کردی کہتے
ہین کہ یہہ سلطان نہایت حلیم تھا اور بہت عاقل و فہیم تھا نفس کشی و پرہیزگاری مین یگانہ تھا گھوڑے کی سواری
مین یکتا تیراندازی مین بے خطا انتظام امور مملکت مین بے نظیر زمانہ تھا۔

فصل بست وچہارم دربیان سلطنت سلطان الغازی احمد خان ثالث

تشریف مچا ہی چار سو شہر کہ یہ محمود عالم ہی پر شش و پنجی نہین کچھ عہد احمد خان ثالث مین دیکھیے کہ ادہر
سنہ ۱۱۱۵ ہجری مین مطابق سنہ ۱۷۰۳ عیسوی مین سلطان مصطفی معزول ہوا اور ادہر سلطان احمد خان ثالث
نے بدستگیری طالع تیس سال کی عمر مین تخت سلطنت پر قدم بصد افتخار رکھا وزیر احمد پاشا و فواری حسن پاشا
آغاے فوج ینکچری و چالق احمد پاشا اور دوسرے باغی سردارون کو انہین کے عہدون پر قایم و برقرار
رکھا مورخون نے لکھا ہی کہ سنہ ۱۱۱۲ ہجری مطابق سنہ ۱۷۰۰ عیسوی مین فیما بین زار روس و سلطان سیات مہینون کی رد
و قدح مین ایک صلحنامہ بموجب قلمہاے مندرجۂ ذیل قرار پایا اور حسب روانی قلم اول تیس سال تک
اتحاد باہمی مین کچھ فرق نہ آیا - قلم دوم مین قلعجات طوغان و غازی کرمان و شاہم کرمان و نالط کرمان کو
جن پر روسیون نے فتح پائی تھی ڈہاکر برابر خاک کر دینے کی شرط ٹھہرائی تھی قلم پنجم درمیان پریکاپ و ازاف
بنا بر سرحد ترک و روس ۳۶ میل تک ایک میدان وسیع کے مقرر کرنے پر شامل تھا قلم ششم مین تاتاری
و روسی محاصل غواصی و شکار و شہد و ہیزم و نمک کے حقوق کو برابر رکھنے کا حال داخل تھا قلم ہفتم کا نوشتہ
شہر ازاف واقع نہر کوبن پر روسیون کے قابض و متصرف ہونے کو گویا تقدیر کا لکھا تھا اور انکو نوغی تاتاری
قوم چرقاس سے تصدیع ہونے پر حرف حرف گواہی دے رہا تھا - قلم ہشتم نے تاتاریان کریمیہ کو
روسیون کے صوبون مین غارتگری کرنے سے روک رکھا تھا قلم نہم نے قیدیان طرفین کی واپسی کا رنگ
جما یا تھا قلم دہم مین آزادی و خود مختاری تجارت کا حال تھا - قلم دوازدہم مین زایران بیت المقدس کو کیسطرح

فصل بست و چہارم در بیان سلطنت سلطان الغازی احمد خان ثالث

تشریف مچا ہی چارسو شہر کہ یہہ محمود عالم ہی ۞ شش و پنجی نہین کچھہ عہد احمد خان ثالث مین ۞ لیجئے کہ ادہر
۱۱۱۵ ہجری مین مطابق ۱۷۰۳ عیسوی مین سلطان مصطفی معزول ہوا اور ادہر سلطان احمد خان ثالث
نے بدستگیری طالع تیس سال کی عمر مین تخت سلطنت پر قدم بصد افتخار رکھا وزیر احمد پاشا و فواری حسن پاشا
آغاے فوج ینکچری و چالق احمد پاشا اور دوسرے باغی سردارون کو انہین کے عہدون پر قایم و برقرار
رکھا مورخون نے لکھا ہی کہ ۱۱۲۳ ہجری مطابق ۱۷۱۱ عیسوی مین فیمابین سرکار روس و سلطان سات مہینون کی رد و
قدح مین ایک صلحنامہ بموجب قلمہاے مندرجۂ ذیل قرار پایا اور حسب روانی قلم اول تیس سال تک
اتحاد باہمی مین کچھہ فرق نہ آیا - قلم دوم مین قلعجات طوغان و غازی کرمان و شاہم کرمان و نالط کرمان کو
جن پر روسیون نے فتح پائی تھی ڈہاکر برابر خاک کر دینے کی شرط ٹھہرائی تھی قلم پنجم درمیان پریکاپ و ازاف
بنا بر سرحد ترک و روس ۳۶ میل تک ایک میدان وسیع کے مقرر کرنے پر شامل تھا قلم ششم مین تاتاری
و روسی محاصل غواصی و شکار و شہد و ہیزم و نمک کے حقوق کو برابر رکھنے کا حال داخل تھا قلم ہفتم کا نوشتہ
شہر ازاف واقع نہر کوبن پر روسیون کے قابض و متصرف ہونے کو گویا تقدیر کا لکھا تھا اور اونکو نوغی تاتاری
و قوم چرقاس سے تصدیع ہونے پر حرف حرف گواہی دے رہا تھا - قلم ہشتم نے تاتاریان کریمیہ کو
روسیون کے صوبون مین غارتگری کرنے سے روک رکھا تھا قلم نہم نے قیدیان طرفین کی واپسی کا رنگ
جما یا تھا قلم دہم مین آزادی و خود مختاری تجارت کا حال تھا - قلم دوازدہم مین زایران بیت المقدس کو کسطرح

فصل بست وچہارم دربیان سلطنت سلطان الغازی احمد خان ثالث

تشریف لیجا ہی چارسو شہر کہ یہ محمود عالم ہی ؎ ششش و پنجی نہین کچھہ عہد احمد خان ثالث مین ؎ لیجئے کہ ادہر
سنہ ۱۱۱۵ ہجری مین مطابق سنہ ۱۷۰۳ عیسوی مین سلطان مصطفی معزول ہوا اور ادہر سلطان احمد خان ثالث
نے بدستگیری طالع تیس سال کی عمر مین تخت سلطنت پر قدم بصد افتخار رکھا وزیر احمد پاشا و فواری حسن پاشا
آغاے فوج ینیکچری و چالق احمد پاشا اور دوسرے باغی سردارون کو انہین کے عہدون پر قایم و برقرار
رکھا مورخون نے لکھا ہی کہ سنہ ۱۱۲۳ ہجری مطابق سنہ ۱۷۱۱ عیسوی مین فیمابین زار روس و سلطان سات مہینون کی رد
وقدح مین ایک صلحنامہ بموجب قلمہاے مندرجۂ ذیل قرار پایا اور حسب روانی قلم اول تیس سال تک
اتحاد باہمی مین کچھہ فرق نہ آیا - قلم دوم مین قلعجات طوغان و غازی کرمان و شاہم کرمان و نالط کرمان کو
جن پر روسیون نے فتح پائی تھی ڈہا کر برابر خاک کردینے کی شرط ٹھہرائی تھی قلم پنجم درمیان پریکاپ وازاف
بنا بر سرحد ترک و روس ۳۶ میل تک ایک میدان وسیع کے مقرر کرنے پر شامل تھا قلم ششم مین تاتاری
و روسی محاصل غواصی و شکار و شہد و ہیزم و نمک کے حقوق کو برابر رکھنے کا حال داخل تھا قلم ہفتم کا نوشتہ
شہر ازاف واقع نہر کیوبن پر روسیون کے قابض و متصرف ہونے کو گویا تقدیر کا لکھا تھا اور انکو نوغی تاتاری
وقوم چرقاس سے تصدیع نہونے پر حرف حرف گواہی دے رہا تھا - قلم ہشتم نے تاتاریان کریمیہ کو
روسیون کے صوبون مین غارتگری کرنے سے روک رکھا تھا قلم نہم نے قیدیان طرفین کی واپسی کا رنگ
جما یا تھا قلم دہم مین آزادی و خود مختاری تجارت کا حال تھا - قلم دوازدہم مین زایران بیت المقدس کو کیسطرح

مین ہوئی تھی دولت علیہ زار روس کی حرکتون پر بہوشیاری تمام نگران رہتی تھی ترکی جہازون کا ایک
بیڑا محافظ بحر اسود تھا اور روسیون کو بھی اپنے جدید قلعے واقع ساحل دریا کی حراست کا خیال از حد
تھا مقامات کرچ پر ایک جدید قلعہ کی تعمیر ترکون کی مد نظر رہی اس اثنا مین فیما بین چارلس دوازدہم
زار روس ایک سخت لڑائی جو ہوئی تو سلاطین یورپ گھبرائے مگر اہالیان قسطنطنیہ نے زار روس کے
حملہ خوفناک کو بڑی سرگرمی سے معاینہ کیا جب سپاہ سویڈن نے زار روس کے اس سایئے کو ترکون
کے سر سے دفع کر دیا تو عثمانیون نے سپاہ سویڈن کی نہایت قدردانی کی اور اون پر بڑی مہربانی
کی حاکم اکزا کو علاقۂ ترک نے لشکر چارلس مقیم تھارن مین اپنا ایلچی اس غرض سے روانہ کیا کہ برخلاف
روس اسی سے سلسلہ اتحاد مستحکم ہو اور جب حاکم مذکور اکرین مین آیا تو یہہ خبر آئی کہ خان کریمیہ آتا ہی
اور تاتاریون کی فوج اسکی اعانت وحمایت کے لئے لاتا ہی جب چارلس نے مقام پلٹوا پر شکست فاش
پاکر مملکت ترک مین پناہ لی سلطان نے بعزت تمام اوس سے ملاقات کی اور اوسکی مہمانداری بھی نہایت
تزک وتشین سے ہوئی مگر اوسنے چارلس مذکور کو امن دیکر اوسکے ملک کو روانہ کرنیکا قصد نہ فرمایا کیونکہ
مخالفت صلحنامہ روس کا خیال آیا اور زار روس نے بھی سلطنت عثمانیہ مین چارلس کے پناہ نہ دینے کے لئے
بذریعۂ مراسلہ سلطان کو معلوم کرا دیا مگر سلطان نے قبول نفرمایا چارلس نے پہلے
اکزا کو مین جان بچائی اور وہان سے اوس بندر کے طرف جہان ترکون کی کچھ فوج اوسکے حراست کے لئے فراہم
تھی توجہ فرمائی پھر تو دفعتہً روسی سرحد ترک مین داخل ہوگئے اور سپاہ سویڈن کو متصل مقام زار نووکرڈ

مین ہوئی تھی دولت علیہ از روس کی حرکتون پر بہوشیاری تمام نگران رہتی تھی ترکی جہازون کا ایک
بیڑا محافظ بحر اسود تھا اور روسیون کو بھی اپنے جدید قلعے واقع ساحل دریا کی حراست کا خیال از حد
تھا مقامات کرچ پر ایک جدید قلعہ کی تعمیر ترکون کی مد نظر رہی اس اثنا مین فیما بین چارلس دوازدہم
زار روس ایک سخت لڑائی جو ہوئی تو سلاطین یورپ گھبرائے مگر اہالیان قسطنطنیہ نے زار روس کے
حملہ خوفناک کو بڑی سرگرمی سے معاینہ کیا جب سپاہ سویڈن نے زار روس کے اس سائے کو ترکون
کے سر سے دفع کر دیا تو عثمانیون نے سپاہ سویڈن کی نہایت قدردانی کی اور اون پر بڑی مہربانی
کی حاکم اکزاکو علاقۂ ترک نے لشکر چارلس مقیم تھا رن مین اپنا ایلچی اس غرض سے روانہ کیا کہ برخلاف
روس اسی سے سلسلہ اتحاد مستحکم ہو اور جب حاکم مذکور اکرین مین آیا تو یہہ خبر آئی کہ خان کریمیہ آتا ہی
اور تاتاریون کی فوج اسکی اعانت وحمایت کے لئے لاتا ہی جب چارلس نے مقام پلٹوا پر شکست فاش
پاکر مملکت ترک مین پناہ لی سلطان نے بعزت تمام اوس سے ملاقات کی اور اوسکی مہمانداری بھی نہایت
تزک وتشین سے ہوئی مگر اوسنے چارلس مذکور کو امن دیکر اوسکے ملک کو روانہ کرنیکا قصد نہ فرمایا کیونکہ
مخالفت صلحنامہ روس کا خیال آیا اور زار روس نے بھی سلطنت عثمانیہ مین چارلس کے پناہ نہ دینے کے لئے
بذریعۂ مراسلہ سلطان کو معلوم کرا دیا مگر سلطان نے قبول نفرمایا چارلس نے پہلے
اکزاکو مین جان بچائی اور وہان سے اوس بندر کے طرف جہان ترکون کی کچھ فوج اوسکے حراست کے لئے فراہم
تھی توجہ فرمائی پھر تو دفعۃً روسی سرحد ترک مین داخل ہوگئے اور سپاہ سویڈن کو متصل مقام زار نو وکرز

مین ہوئی تھی دولت علیۂ از روس کی حرکتون پر بہوشیاری تمام نگران رہتی تھی ترکی جہازون کا ایک
بیڑا محافظ بحر اسود تھا اور روسیون کو بھی اپنے جدید قلعے واقع ساحل دریا کی حراست کا خیال ازحد
تھا مقامات کرچ پر ایک جدید قلعہ کی تعمیر ترکون کی مد نظر رہی اس اثنا مین فیما بین چارلس دوازدہم
زار روس ایک سخت لڑائی جو ہوئی تو سلاطین یورپ گھبرائے مگر اہالیان قسطنطنیہ نے زار روس کے
حملہ خوفناک کو بڑی سرگرمی سے معاینہ کیا جب سپاہ سویڈن نے زار روس کے اس سائے کو ترکون
کے سر سے دفع کردیا تو عثمانیون نے سپاہ سویڈن کی نہایت قدردانی کی اور اون پر بڑی مہربانی
کی حاکم اکزاکو علاقۂ ترک نے لشکر چارلس مقیم تھارن مین اپنا ایلچی اس غرض سے روانہ کیا کہ برخلاف
روس اسی سے سلسلہ اتحاد مستحکم ہو اور جب حاکم مذکور اکرین مین آیا تو یہہ خبر آئی کہ خان کریمیہ آتا ہی
اور تاتاریون کی فوج اسکی اعانت وحمایت کے لئے لاتا ہی جب چارلس نے مقام پلٹوا پر شکست فاش
پاکر مملکت ترک مین پناہ لی سلطان نے بعزت تمام اوس سے ملاقات کی اور اوسکی مہمانداری بھی نہایت
تزک وتشیں سے ہوئی مگر اوسنے چارلس مذکور کو امن دیکر اوسکے ملک کو روانہ کرنیکا قصد نہ فرمایا کیونکہ
مخالفت صلحنامہ روس کا خیال آیا اور زار روس نے بھی سلطنت عثمانیہ مین چارلس کے پناہ نہ دینے کے لئے
بذریعۂ مراسلہ سلطان کو معلوم کرایا مگر سلطان نے قبول نفرمایا چارلس نے پہلے
اکزاکو مین جان بچائی اور وہان سے اوس بندر کے طرف جہان ترکون کی کچھ فوج اوسکے حراست کے لئے فراہم
تھی توجہ فرمائی پھر تو دفعتہً روسی سرحد ترک مین داخل ہوگئے اور سپاہ سویڈن کو متصل مقام زار نو وکز

مین ہوئی تھی دولت علیہ از روس کی حرکتون پر بہوشیاری تمام نگران رہتی تھی ترکی جہازون کا ایک
بیڑا محافظ بحر اسود تھا اور روسیون کو بھی اپنے جدید قلعے واقع ساحل دریا کی حراست کا خیال از حد
تھا مقامات کرچ پر ایک جدید قلعہ کی تعمیر ترکون کی مدنظر رہی اس اثنا مین فیما بین چارلس دوازدہم
زار روس ایک سخت لڑائی جو ہوئی تو سلاطین یورپ گھبرائے مگر اہالیان قسطنطنیہ نے زار روس کے
حملہ خوفناک کو بڑی سرگرمی سے معاینہ کیا جب سپاہ سویڈن نے زار روس کے اس سائے کو ترکون
کے سر سے دفع کر دیا تو عثمانیون نے سپاہ سویڈن کی نہایت قدردانی کی اور اون پر بڑی مہربانی
کی حاکم اکزاکو علاقۂ ترک نے لشکر چارلس مقیم تھا ارن مین اپنا ایلچی اس غرض سے روانہ کیا کہ برخلاف
روس اسی سے سلسلہ اتحاد مستحکم ہو اور جب حاکم مذکور اکرین مین آیا تو یہہ خبر آئی کہ خان کریمیہ آتا ہی
اور تاتاریون کی فوج اسکی اعانت وحمایت کے لئے لاتا ہی جب چارلس نے مقام پلٹوا پر شکست فاش
پاکر مملکت ترک مین پناہ لی سلطان نے بعزت تمام اوس سے ملاقات کی اور اوسکی مہمانداری بھی نہایت
تزک وتشین سے ہوئی مگر اوسنے چارلس مذکور کو امن دیکر اوسکے ملک کو روانہ کرنیکا قصد نہ فرمایا کیونکہ
مخالفت صلحنامہ روس کا خیال آیا اور زار روس نے بھی سلطنت عثمانیہ مین چارلس کے پناہ نہ دینے کے لئے
بذریعۂ مراسلہ سلطان کو معلوم کرا دیا مگر سلطان نے قبول نفرمایا چارلس نے پہلے
اکزاکو مین جان بچائی اور وہان سے اوس بندر کے طرف جہان ترکون کی کچھ فوج اوسکے حراست کے لئے فراہم
تھی توجہ فرمائی پھر تو دفعتہً روسی سرحد ترک مین داخل ہوگئے اور سپاہ سویڈن کو متصل مقام زاربو و کزہ

عیسوی ہی بعد اسکے اہان مانٹی نگرو نے بذریعہ خطوط زار کو معلوم کرایا کہ ہم تیری رفاقت کو حاضر ہیں دوستی
مین ثابت قدم رہینگے حکام ترک پر حملہ کرنے مین سر مو قصور نکرینگے زار نے بھی حکام والیشیہ و مالدیویا کو
اپنے ساتھ شریک ہونیکی غرض سے خطوط بھجوائے اور تو کوئی نہین مگر حاکم والیشیہ نے روسیون سے
سازش کی اور سلطان کیجو مین یہہ خبر گوش زد ہوئی ارکین سلطنت سے مشورہ کیا اور کپانٹی مرحاکم
مالدیویا کو جو وفاداری سلطان مین ثابت قدم تھا حاکم والیشیہ کے گرفتار کرنیکا حکم دیا بدین مضمون کہ تو صوبہ
مالدیویا کو جائیو اور وہان کے حاکم کو جسطرح بنے زندہ یا مردہ قسطنطنیہ کو بھجوائیو اور حکومت وہان کی بدون
خراج گزاری اپنے ہی قبضۂ اقتدار مین رکھنا اور ایک فرمان خان کریمیہ کو باین مضمون بھجوایا کہ کپانٹی مر
مذکور کو مدد دیجائے تاتاری اعانت کرین تعمیل حکم مین کسی قدر فرق نہ آئے باوجود اسکے حاکم صدر نے روسیون سے
سازش کی اور اساس موافقت کو اسدرجہ مستحکم کیا کہ بدین وجہ حاکم والیشیہ نے زار سے منحرف کی ترکون سے
آشتی کرلی تجویز یہہ کہ لشکر روسی کو کسی ایسے مقام مین پھنسائے کہ سپاہ عثمانی کے ہاتھون شکست فاش
پائی اسلئے وزیر اعظم محمد پاشا نے ماہ مئی ۱۷۱۱ء عیسوی کو سپہ سالار لشکر ترک ہوکر قسطنطنیہ سے جانب مالدیویا
قدم بڑھایا زار بھی معہ لشکر کثیر ملک پولنڈ سے اعانت مالدیویا کو چلا آیا فوج روس نے وقت سفر بہت
تکلیفین اٹھائیں راہ کی سختیون سے یا اپنی کم بختیون سے بیش از جنگ شہر جاسی مین پہنچکر کئی روسی
ہلاک ہوئے یعنے عیسویون نے اپنے مین حوصلہ مقابلہ ترک جو نپایا تو پردۂ خاک مین منہہ چھپایا اب سنئے
کہ زار نے کچھہ دنون شہر مذکور مین اپنی فوج کو مہلت دی اور بتوسط کپانٹی مر فراہمی رسد کی صورت

عیسوی ہی بعد اسکے اہان مانٹی نگرو نے بذریعہ خطوط زار کو معلوم کرایا کہ ہم تیری رفاقت کو حاضر ہی دوستی
مین ثابت قدم رہینگے حکام ترک پر حملہ کرنے مین سرِمو قصور نکرینگے زار نے بھی حکام والیشیہ و مالدیویا کو
اپنے ساتھ شریک ہونیکی غرض سے خطوط بھجوائے اور تو کوئی نہین مگر حاکم والیشیہ نے روسیون سے
سازش کی اور سلطان کے جو مین یہہ خبر گوش زد ہوئی ارکین سلطنت سے مشورہ کیا اور کیانٹی مر حاکم
مالدیویا کو جو وفاداری سلطان مین ثابت قدم تھا حاکم والیشیہ کے گرفتار کرنیکا حکم دیا بدین مضمون کہ تو صوبہ
مالدیویا کو جائیو اور وہان کے حاکم کو جسطرح بنے زندہ یا مردہ قسطنطنیہ کو بھجوائیو اور حکومت وہان کی بدون
خراج گزاری اپنے ہی قبضہ اقتدار مین رکھنا اور ایک فرمان خان کریمیہ کو باین مضمون بھجوایا کہ کیانٹی مر
مذکور کو مدد دیجائے تاتاری اعانت کرین تعمیل حکم مین کسی قدر فرق نہ آئے باوجود اسکے حاکم صدر نے روسیون سے
سازش کی اور اساس موافقت کو اسدرجہ مستحکم کیا کہ بدین وجہ حاکم والیشیہ نے زار سے منحرف کی ترکون سے
آشتی کر لی تجویز یہہ کہ لشکر روسی کو کسی ایسے مقام مین پھنسائے کہ سپاہ عثمانی کے ہاتھون شکست فاش
پائی اسلئے وزیر اعظم محمد پاشا نے ماہ مئی ۱۷۱۱ عیسوی کو سپہ سالار لشکر ترک ہو کر قسطنطنیہ سے جانب مالدیویا
قدم بڑھایا زار بھی معہ لشکر کثیر ملک پولنڈ سے اعانت مالدیویا کو چلا آیا فوج روس نے وقت سفر بہت
تکلیفین اُٹھایں راہ کی سختیون سے یا اپنی کم بختیون سے بیش از جنگ شہر جاسی مین پہنچکر کئی روسی
ہلاک ہوئے یعنے عیسویون نے اپنے مین حوصلہ مقابلہ ترک جو نپایا تو پردۂ خاک مین منہہ چھپایا اسپ سینے
کہ زار نے کچھہ دنون شہر مذکور مین اپنی فوج کو مہلت دی اور بتوسط کیانٹی مر فراہمی رسد کی صورت

چار طرف سے گھیر لیا ہی اب ہر لحظہ یہی تصور ہی کہ اسیر جان کھونا ہوگا یا ترکون کے ہاتھ قید ہونا ہوگا
جسوقت مین اسیر ہو جاؤن تو مجھے اپنا بادشاہ نہ جانیو اور میرے کسی حکمنامہ کو گو میرے ہی دست
خاص کا لکھا ہو ہرگز نہ مانیو اور اگر حیات مستعار کو جوابدون اور تمکو یہہ بات تحقیق معلوم ہو جاوے
تو کسی اور کو جو لایق سلطنت ہو اپنا پادشاہ بنالین اس حکم کی تعمیل مین توقف نکرین لکھا ہی کہ
اس حالت خوفناک مین کیا ترین زوجہ زار روس نے جو اپنے شوہر کے ساتھ تھی اپنے سارے
زیور و اسباب کو بطور ہدیہ وزیر کے نذر کردیا اور منجانب زار بذریعہ مراسلہ صلح کی درخواست
کی جب مبلغ کثیر ہاتھ آیا تو وزیر محمد پاشا نے اپنی سکرٹری عمر افندی کو مسودۂ صلحنامہ کا حکم
فرمایا اوسنے حسب الحکم جولای ۱۷۱۱ عیسوی مین ایک صلحنامہ مرتب کیا جسکا مضمون یہہ ہی کہ
فضل و کرم پروردگار تعالی و تقدس سے فتحمند فوج اسلام نے زار روس کو معہ فوج متصل نہر پرت
محصور و مجبور کیا تھا جب زار روس نے صلح کی درخواست کی تو حسب استدعا اوسکے ان قلمون پر
صلح کرلی قلم اول کا اشارا یہہ کہ قلعہ ازاف اور اوسکے اطراف و اکناف کے ملک کو جس حالت مین زار روس
نے لیا ہی اوسی حالت مین واپس کرے - قلم دوم کا بیان یہہ کہ ترک شہر تنغان واقع بحر ازاف و
کیمنسکی و جدید قلعہ نہر تمان کی تاراجی کی مختار ہین زار روس کل ذخیرہ جنگی کو جو کیمنسکی مین تھا تفویض
کردینے مین پیش و پس نکرے قلم سوم مین لکھا تھا کہ زار روس امور پولنڈ اور قزاق سے دست بردار
ہو اور فوج روس سرحد ترک سے واپس بلا تکرار ہو - قلم چہارم سے تجارت خود مختار ٹھہری اور قسطنطنیہ

چار طرف سے گھیر لیا ہی اب ہر لحظہ یہی تصور ہی کہ اسیر جان کھونا ہوگا یا ترکون کے ہاتھ قید ہونا ہوگا
جسوقت مین اسیر ہو جاؤن تو مجھے اپنا بادشاہ نہ جانیو اور میرے کسی حکمنامہ کو گو میرے ہی دست
خاص کا لکھا ہو ہرگز نہ مانیو اور اگر حیات مستعار کو جوابدون اور تمکو یہہ بات تحقیق معلوم ہوجاوے
تو کسی اور کو جو لایق سلطنت ہو اپنا پادشاہ بنالین اس حکم کی تعمیل مین توقف نکرین لکھا ہی کہ
اس حالت خوفناک مین کیا ترین زوجہ زار روس نے جو اپنے شوہر کے ساتھ تھی اپنے سارے
زیور و اسباب کو بطور ہدیہ وزیر کے نذر کردیا اور منجانب زار بذریعہ مراسلہ صلح کی درخواست
کی جب مبلغ کثیر ہاتھ آیا تو وزیر محمد پاشا نے اپنی سکرٹری عمر افندی کو مسودۂ صلحنامہ کا حکم
فرمایا اوسنے حسب الحکم جولای ۱۷۱۱ عیسوی مین ایک صلحنامہ مرتب کیا جسکا مضمون یہہ ہی کہ
فضل و کرم پروردگار تعالی و تقدس سے فتحمند فوج اسلام نے زار روس کو معہ فوج متصل نہر پرت
محصور و مجبور کیا تھا جب زار روس نے صلح کی درخواست کی تو حسب استدعا اوسکے ان قلمون پر
صلح کرلی قلم اول کا اشارا یہہ کہ قلعۂ ازاف اور اوسکے اطراف و اکناف کے ملک کو جس حالت مین زار روس
نے لیا ہی اوسی حالت مین واپس کرے - قلم دوم کا بیان یہہ کہ ترک شہر تنغان واقع بحر ازاف و
و کیمنسکی و جدید قلعہ نہر سمان کی تاراجی کی محنت اسمین زار روس کل ذخیرہ جنگی کو جو کیمنسکی مین تھا تفویض
کردینے مین پیش و پس نکرے قلم سوم مین لکھا تھا کہ زار روس امور پولنڈ اور قزاق سے دست بردار
ہو اور فوج روس سرحد ترک سے واپس بلا تکرار ہو - قلم چہارم سے تجارت خود مختار ٹھہری اور قسطنطنیہ

چار طرف سے گھیر لیا ہی اب ہر لحظہ یہی تصور ہی کہ اسیر جان کھونا ہوگا یا ترکوں کے ہاتھ قید ہونا ہوگا
جسوقت مین اسیر ہو جاؤن تو مجھے اپنا بادشاہ نہ جانیو اور میرے کسی حکمنامہ کو گو میرے ہی دست
خاص کا لکھا ہو ہرگز نہ مانیو اور اگر حیات مستعار کو جوابدون اور تمکو یہہ بات تحقیق معلوم ہو جاوے
تو کسی اور کو جو لایق سلطنت ہو اپنا پادشاہ بنالین اس حکم کی تعمیل مین توقف نکرین لکھا ہی کہ
اس حالت خوفناک مین کیا ترین زوجہ زار روس نے جو اپنے شوہر کے ساتھ تھی اپنے سارے
زیور و اسباب کو بطور ہدیہ وزیر کے نذر کر دیا اور منجانب زار بذریعہ مراسلہ صلح کی درخواست
کی جب مبلغ کثیر ہاتھ آیا تو وزیر محمد پاشا نے اپنی سکرٹری عمر افندی کو مسودۂ صلحنامہ کا حکم
فرمایا اوسنے حسب الحکم جولائی ۱۷۱۱ عیسوی مین ایک صلحنامہ مرتب کیا جسکا مضمون یہہ ہی کہ
فضل و کرم پروردگار تعالیٰ و تقدس سے فتحمند فوج اسلام نے زار روس کو معہ فوج متصل نہر پرت
محصور و مجبور کیا تھا جب زار روس نے صلح کی درخواست کی تو حسب استدعا اوسکے ان قلمون پے
صلح کر لی قلم اول کا اشارا یہہ کہ قلعۂ ازاف اور اوسکے اطراف و اکناف کے ملک کو جس حالت مین زار روس
نے لیا ہی اوسی حالت مین واپس کرے - قلم دوم کا بیان یہہ کہ ترک شہر تیغان واقع بحر ازاف و
وکیمنسکی و جدید قلعہ نہرتمان کی تاراجی کی محنتا سے مین زار روس کل ذخیرہ جنگی کو جو کیمنسکی مین تھا تفویض
کر دینے مین پیش و پس نکرے قلم سوم مین لکھا تھا کہ زار روس امور پولنڈ اور قزاق سے دست بردار
ہو اور فوج روس سرحد ترک سے واپس بلا تکرار ہو - قلم چہارم سے تجارت خود مختار ٹھہری اور قسطنطنیہ

چار طرف سے گھیر لیا ہی اب ہر لحظہ یہی تصور ہی کہ اسیر جان کھونا ہوگا یا ترکون کے ہاتھ قید ہونا ہوگا
جسوقت مین اسیر ہوجاؤن تو مجھے اپنا بادشاہ نہ جانیو اور میرے کسی حکمنامہ کو گو میرے ہی دست
خاص کا لکھا ہو ہرگز نہ مانیو اور اگر حیات مستعار کو جواب دون اور تمکو یہہ بات بتحقیق معلوم ہوجاوے
تو کسی اور کو جو لایق سلطنت ہو اپنا پادشاہ بنالین اس حکم کی تعمیل مین توقف نکرین لکھا ہی کہ
اس حالت خوفناک مین کیا ترین زوجہ زار روس نے جو اپنے شوہر کے ساتھ تھی اپنے سارے
زیور و اسباب کو بطور ہدیہ وزیر کے نذر کردیا اور منجانب زار بذریعہ مراسلہ صلح کی درخواست
کی جب مبلغ کثیر ہاتھ آیا تو وزیر محمد پاشا نے اپنی سکرٹری عمر افندی کو مسودۂ صلحنامہ کا حکم
فرمایا اوسنے حسب الحکم جولای ۱۷۱۱ عیسوی مین ایک صلحنامہ مرتب کیا جسکا مضمون یہہ ہی کہ
فضل و کرم پروردگار تعالی و تقدس سے فتحمند فوج اسلام نے زار روس کو معہ فوج متصل نہر پرت
محصور و مجبور کیا تھا جب زار روس نے صلح کی درخواست کی تو حسب استدعا اوسکے ان قلمون پر
صلح کرلی قلم اول کا اشارا یہہ کہ قلعۂ ازاف اور اوسکے اطراف و اکناف کے ملک کو جس حالت مین زار روس
نے لیا ہی اوسی حالت مین واپس کرے - قلم دوم کا بیان یہہ کہ ترک شہر تنغان واقع بحر ازاف و
و کیمنسکی و جدید قلعہ نہرتمان کی تاراجی کی محنت اٹھاوین زار روس کل ذخیرہ جنگی کو جو کیمینسکی مین تھا تفویض
کردینے مین پیش و پس نکرے - قلم سوم مین لکھا تھا کہ زار روس امور پولنڈ اور قزاق سے دست بردار
ہو اور فوج روس سرحد ترک سے واپس بلا تکرار ہو - قلم چہارم سے تجارت خود مختار ٹھہری اور قسطنطنیہ

چارطرف سے گھیر لیا ہی اب ہر لحظہ یہی تصور ہی کہ اسپر جان کھونا ہوگا یا ترکون کے ہاتھ قید ہونا ہوگا
جسوقت مین اسیر ہوجاؤن تو مجھے اپنا بادشاہ نہ جانیو اور میرے کسی حکمنامہ کو گو میرے ہی دست
خاص کا لکھا ہو ہرگز نہ مانیو اور اگر حیات مستعار کو جوابدون اور تمکو یہہ بات بتحقیق معلوم ہوجاوے
توکسی اور کو جو لایق سلطنت ہو اپنا پادشاہ بنالین اس حکم کی تعمیل مین توقف نکرین لکھا ہی کہ
اس حالت خوفناک مین کیا ترین زوجہ زار روس نے جو اپنے شوہر کے ساتھ تھی اپنے سارے
زیور و اسباب کو بطور ہدیہ وزیر کے نذر کردیا اور منجانب زار بذریعہ مراسلہ صلح کی درخواست
کی جب مبلغ کثیر ہاتھ آیا تو وزیر محمد پاشا نے اپنی سکرٹری عمر افندی کو مسودۂ صلحنامہ کا حکم
فرمایا اوسنے حسب الحکم جولای ۱۷۱۱ عیسوی مین ایک صلحنامہ مرتب کیا جسکا مضمون یہہ ہی کہ
فضل و کرم پروردگار تعالیٰ و تقدس سے فتحمند فوج اسلام نے زار روس کو معہ فوج متصل نہر پرت
محصور و مجبور کیا تھا جب زار روس نے صلح کی درخواست کی تو حسب استدعا اوسکے ان قلمون پر
صلح کرلی قلم اول کا اشارا یہہ کہ قلعۂ ازاف اور اوسکے اطراف و اکناف کے ملک کو جس حالت مین زار روس
نے لیا ہی اوسی حالت مین واپس کرے - قلم دوم کا بیان یہہ کہ ترک شہر تنغان واقع بحر ازاف و
و کیمنسکی و جدید قلعہ نہر تمان کی تاراجی کی محنت اسمین زار روس کل ذخیرہ جنگی کو جو کیمنسکی مین تھا تفویض
کردینے مین پیش و پس نکرے - قلم سوم مین لکھا تھا کہ زار روس امور پولنڈ اور قزاق سے دست بردار
ہو اور فوج روس سرحد ترک سے واپس بلاتکرار ہو - قلم چہارم سے تجارت خود مختار ٹھہری اور قسطنطنیہ

چار طرف سے گھیر لیا ہی اب ہر لحظہ یہی تصور ہی کہ اسیر جان کھونا ہوگا یا ترکون کے ہاتھہ قید ہونا ہوگا
جسوقت مین اسیر ہو جاؤن تو مجھے اپنا بادشاہ نہ جانیو اور میرے کسی حکمنامہ کو گو میرے ہی دست
خاص کا لکھا ہو ہرگز نہ مانیو اور اگر حیات مستعار کو جوابدون اور تمکو یہہ بات تحقیق معلوم ہو جاوے
تو کسی اور کو جو لایق سلطنت ہو اپنا پادشاہ بنالین اس حکم کی تعمیل مین توقف نکرین لکھا ہی کہ
اس حالت خوفناک مین کیا ترین زوجہ زار روس نے جو اپنے شوہر کے ساتھہ تھی اپنے سارے
زیور و اسباب کو بطور ہدیہ وزیر کے نذر کردیا اور منجانب زار بذریعہ مراسلہ صلح کی درخواست
کی جب مبلغ کثیر ہاتھہ آیا تو وزیر محمد پاشا نے اپنی سکرٹری عمر افندی کو مسودۂ صلحنامہ کا حکم
فرمایا اوسنے حسب الحکم جولای ۱۷۱۱ عیسوی مین ایک صلحنامہ مرتب کیا جسکا مضمون یہہ ہی کہ
فضل و کرم پروردگار تعالیٰ و تقدس سے فتحمند فوج اسلام نے زار روس کو معہ فوج متصل نہر پرت
محصور و مجبور کیا تھا جب زار روس نے صلح کی درخواست کی تو حسب استدعا اوسکے ان قلمون پر
صلح کر لی قلم اول کا اشارا یہہ کہ قلعۂ ازاف اور اوسکے اطراف و اکناف کے ملک کو جس حالت مین زار روس
نے لیا ہی اوسی حالت مین واپس کرے - قلم دوم کا بیان یہہ کہ ترک شہر تیغان واقع بحر ازاف و
و کیمنسکی و جدید قلعہ نہر تمان کی تاراجی کی محنت سے مین زار روس کل ذخیرہ جنگی کو جو کیمنسکی مین تھا تفویض
کر دیسے مین پیش و پس نکرے - قلم سوم مین لکھا تھا کہ زار روس امور پولنڈ اور قزاق سے دست بردار
ہو اور فوج روس سرحد ترک سے واپس بلا تکرار ہو - قلم چہارم سے تجارت خود مختار ٹھہری اور قسطنطنیہ

چارطرف سے گھیر لیا ہی اب ہر لحظہ یہی تصور ہی کہ اسپر جان کھونا ہوگا یا ترکون کے ہاتھہ قید ہونا ہوگا
جسوقت مین اسیر ہو جاؤن تو مجھے اپنا بادشاہ نہ جانیو اور میرے کسی حکمنامہ کو گو میرے ہی دست
خاص کا لکھا ہو ہرگز نہ مانیو اور اگر حیات مستعار کو جوابدون اور تمکو یہہ بات بتحقیق معلوم ہوجاوے
توکسی اور کو جو لایق سلطنت ہو اپنا پادشاہ بنالین اس حکم کی تعمیل مین توقف نکرین لکھا ہی کہ
اس حالت خوفناک مین کیا ترین زوجہ زار روس نے جو اپنے شوہر کے ساتھہ تھی اپنے سارے
زیور و اسباب کو بطور ہدیہ وزیر کے نذر کردیا اور منجانب زار بذریعہ مراسلہ صلح کی درخواست
کی جب مبلغ کثیر ہاتھہ آیا تو وزیر محمد پاشا نے اپنی سکرٹری عمر افندی کو مسودۂ صلحنامہ کا حکم
فرمایا اوسنے حسب الحکم جولای ۱۷۱۱ء عیسوی مین ایک صلحنامہ مرتب کیا جسکا مضمون یہہ ہی کہ
فضل وکرم پروردگار تعالیٰ وتقدس سے فتحمند فوج اسلام نے زار روس کو معہ فوج متصل نہر پرتہ
محصور ومجبور کیا تھا جب زار روس نے صلح کی درخواست کی تو حسب استدعا اوسکے ان قلمون پر
صلح کرلی قلم اول کا اشارا یہہ کہ قلعہ ازاف اور اوسکے اطراف واکناف کے ملک کو جس حالت مین زار روس
نے لیا ہی اوسی حالت مین واپس کرے - قلم دوم کا بیان یہہ کہ ترک شہر تنغان واقع بحر ازاف و
وکیمنسکی وجدید قلعہ نہر تمان کی تاراجی کی محنت اسمین زار روس کل ذخیرہ جنگی کو جو کیمنسکی مین تھا تفویض
کردینے مین پیش وپس نکرے قلم سوم مین لکھا تھا کہ زار روس امور پولنڈ اور قزاق سے دست بردار
ہو اور فوج روس سرحد ترک سے واپس بلا تکرار ہو - قلم چہارم سے تجارت خود مختار ٹھہری اور قسطنطنیہ

چار طرف سے گھیر لیا ہی اب ہر لحظہ یہی تصور ہی کہ اسیر جان کھونا ہوگا یا ترکون کے ہاتھ قید ہونا ہوگا
جسوقت مین اسیر ہو جاؤن تو مجھے اپنا بادشاہ نہ جانیو اور میرے کسی حکمنامہ کو گو میرے ہی دست
خاص کا لکھا ہو ہرگز نہ مانیو اور اگر حیات مستعار کو جوابدون اور تمکو یہہ بات بتحقیق معلوم ہو جاوے
تو کسی اور کو جو لایق سلطنت ہو اپنا پادشاہ بنالین اس حکم کی تعمیل مین توقف نکرین لکھا ہی کہ
اس حالت خوفناک مین کیا ترین زوجہ زار روس نے جو اپنے شوہر کے ساتھ تھی اپنے سارے
زیور و اسباب کو بطور ہدیہ وزیر کے نذر کردیا اور منجانب زار بذریعہ مراسلہ صلح کی درخواست
کی جب مبلغ کثیر ہاتھ آیا تو وزیر محمد پاشا نے اپنی سکرٹری عمر افندی کو مسودۂ صلحنامہ کا حکم
فرمایا اوسنے حسب الحکم جولای ۱۷۱۱ عیسوی مین ایک صلحنامہ مرتب کیا جسکا مضمون یہہ ہی کہ
فضل و کرم پروردگار تعالیٰ و تقدس سے فتحمند فوج اسلام نے زار روس کو معہ فوج متصل نہر پرت
محصور و مجبور کیا تھا جب زار روس نے صلح کی درخواست کی تو حسب استدعا اوسکے ان قلمون پر
صلح کرلی قلم اول کا اشارا یہہ کہ قلعۂ ازاف اور اوسکے اطراف و اکناف کے ملک کو جس حالت مین زار روس
نے لیا ہی اوسی حالت مین واپس کرے - قلم دوم کا بیان یہہ کہ ترک شہر تنغان واقع بحر ازاف و
و کیمنسکی و جدید قلعہ نہر تمان کی تاراجی کی محنتا سے مین زار روس کل ذخیرہ جنگی کو جو کیمنسکی مین تھا تفویض
کر دینے مین پیش و پس نکرے قلم سوم مین لکھا تھا کہ زار روس امور پولنڈ اور قزاق سے دست بردار
ہو اور فوج روس سرحد ترک سے واپس بلا تکرار ہو - قلم چہارم سے تجارت خود مختار ٹھہری اور قسطنطنیہ

چار طرف سے گھیر لیا ہی اب ہر لحظہ یہی تصور ہی کہ اسیر جان کھونا ہوگا یا ترکون کے ہاتھ قید ہونا ہوگا
جسوقت مین اسیر ہوجاؤن تو مجھے اپنا بادشاہ نہ جانیو اور میرے کسی حکمنامہ کو گو میرے ہی دست
خاص کا لکھا ہو ہرگز نہ مانیو اور اگر حیات مستعار کو جواب دون اور تمکو یہہ بات تحقیق معلوم ہوجاوے
توکسی اور کو جو لایق سلطنت ہو اپنا پادشاہ بنالین اس حکم کی تعمیل مین توقف نکرین لکھا ہی کہ
اس حالت خوفناک مین کیا ترین زوجہ زار روس نے جو اپنے شوہر کے ساتھہ تھی اپنے سارے
زیور واسباب کو بطور ہدیہ وزیر کے نذر کردیا اور منجانب زار بذریعہ مراسلہ صلح کی درخواست
کی جب مبلغ کثیر ہاتھہ آیا تو وزیر محمد پاشا نے اپنی سکرٹری عمر افندی کو مسودۂ صلحنامہ کا حکم
فرمایا اوسنے حسب الحکم جولای ۱۷۱۱ عیسوی مین ایک صلحنامہ مرتب کیا جسکا مضمون یہہ ہی کہ
فضل وکرم پروردگار تعالی وتقدس سے فتحمند فوج اسلام نے زار روس کو معہ فوج متصل نہر پرت
محصور ومجبور کیا تھا جب زار روس نے صلح کی درخواست کی تو حسب استدعا اوسکے ان قلمون پر
صلح کرلی قلم اول کا اشارا یہہ کہ قلعۂ ازاف اور اوسکے اطراف واکناف کے ملک کو جس حالت مین زار روس
نے لیا ہی اوسی حالت مین واپس کرے - قلم دوم کا بیان یہہ کہ ترک شہر تنغان واقع بحر ازاف و
وکیمنسکی وجدید قلعہ نہر تمان کی تاراجی کی محنت اسمین زار روس کل ذخیرہ جنگی کو جو کیمنسکی مین تھا تفویض
کردینے مین پیش وپس نکرے قلم سوم مین لکھا تھا کہ زار روس امور پولنڈ اور قزاق سے دست بردار
ہو اور فوج روس سرحد ترک سے واپس بلا تکرار ہو - قلم چہارم سے تجارت خود مختار ٹھہری اور قسطنطنیہ

چار طرف سے گھیر لیا ہی اب ہر لحظہ یہی تصور ہی کہ اسپر جان کھونا ہوگا یا ترکون کے ہاتھ قید ہونا ہوگا
جسوقت مین اسیر ہو جاؤن تو مجھے اپنا بادشاہ نہ جانیو اور میرے کسی حکمنامہ کو گو میرے ہی دست
خاص کا لکھا ہو ہرگز نہ مانیو اور اگر حیات مستعار کو جوابدون اور تمکو یہہ بات تحقیق معلوم ہو جاوے
تو کسی اور کو جو لایق سلطنت ہو اپنا پادشاہ بنالین اس حکم کی تعمیل مین توقف نکرین لکھا ہی کہ
اس حالت خوفناک مین کیا ترین زوجہ زار روس نے جو اپنے شوہر کے ساتھ تھی اپنے سارے
زیور و اسباب کو بطور ہدیہ وزیر کے نذر کردیا اور منجانب زار بذریعہ مراسلہ صلح کی درخواست
کی جب مبلغ کثیر ہاتھ آیا تو وزیر محمد پاشا نے اپنی سکرٹری عمر افندی کو مسودۂ صلحنامہ کا حکم
فرمایا اوسنے حسب الحکم جولای ۱۷۱۱ عیسوی مین ایک صلحنامہ مرتب کیا جسکا مضمون یہہ ہی کہ
فضل و کرم پروردگار تعالی و تقدس سے فتحمند فوج اسلام نے زار روس کو معہ فوج متصل نہر پرت
محصور و مجبور کیا تھا جب زار روس نے صلح کی درخواست کی تو حسب استدعا اوسکے ان قلمون پر
صلح کرلی قلم اول کا اشارا یہہ کہ قلعۂ ازاف اور اوسکے اطراف و اکناف کے ملک کو جس حالت مین زار روس
نے لیا ہی اوسی حالت مین واپس کرے - قلم دوم کا بیان یہہ کہ ترک شہر تنغان واقع بحر ازاف و
وکیمنسکی و جدید قلعہ نہر تمان کی تاراجی کی محنت سے مین زار روس کل ذخیرہ جنگی کو جو کیمنسکی مین تھا تفویض
کردینے مین پیش و پس نکرے قلم سوم مین لکھا تھا کہ زار روس امور پولنڈ اور قزاق سے دست بردار
ہو اور فوج روس سرحد ترک سے واپس بلا تکرار ہو - قلم چہارم سے تجارت خود مختار ٹھہری اور قسطنطنیہ

نے فتح پائی ترکون نے شکست کھائی اُسوقت عثمان نے شمشیر بدست ہوکر عزم دشمن بیدریغ

کیا کئی ایرانیون کو تہ تیغ کیا آخر قضا جو آئی خود مارا گیا اور ساتھیون نے اوسکی لاش قسطنطنیہ

مین پہنچائی بعد اوسکے جو سپہ سالار ترک مقابلۂ نادر کو آتا تھا وقتاً فوقتاً شکست پاتا تھا آخر ۱۷۳۶ء

مین سلطان کو نادر سے صلح کرنی پڑی اور عہد سلطان مراد خان رابع مین جو صلحنامہ کہ فیما بین ترک

و ایران ہوا تھا اوسیکو قائم کیا اور روسیون نے بھی نادر سے مقابلہ مناسب نہ جانکر بحر الخزر

کے اطراف و اکناف کے صوبون کو جو تحت حکومت مملکت روس تھے نادر ہی کے تحویل کرکے

ایک صلحنامہ ٹھہرالیا غرض اس سے یہہ کہ ترکون سے لڑ جھگڑ کر اپنی دولت کو یورپ مین

ترقی دین کہتے ہین کہ صوبۂ داغستان اور دوسرے مقامات واقع بحر الخزر کے لئے فیما بین الایان

قسطنطنیہ و زارینہ آنا[له] یعنے ملکۂ روس کئی بار لڑائی ہوئی اور جب تاتاری فوجون نے بغرض جنگ

شریک ترک ہوکر صوبجات کوہ قاز سے ہوتے ہوے قدم بڑہایا تھا تو لشکر روس بڑی

حدت و شدت سے مقابلہ کو آیا تھا چنانچہ زارینہ مذکورہ کے ترکون سے جنگ کرنیکا یہی سبب

معقول ٹھہرا تھا سوا اسکے ترکون نے ۱۷۳۳ء عیسوی مین روسیون کو پولنڈ پر حملہ کرنے

سے روکا تھا نظر برین سفیر روس نے ایک فہرست اون فریادون کی جنمین تاتاریون کا

قوم قزاق پر حملہ کرنا اور کوہ قاز سے ہوتے ہوے جانیکو قسطنطنیہ سے اجازت لینا داخل

تھا اور ایک روسی قیدی کو اپنی سلطنت مین امن دیکر روسیون کو باوجود درخواست واپس

[له] زار پیٹر دوم سلطانہ روس آنا نام ملکہ روس کا بعد انتقال زار پیٹر دوم ۱۷۳۰ع جانشین تخت نشین ہوئی

نے فتح پائی ترکون نے شکست کھائی اُسوقت عثمان نے شمشیر بدست ہوکر عزم دشمن بیدریغ

کیا کئی ایرانیون کو تہ تیغ کیا آخر قضا جوآئی خود مارا گیا اور ساتھیون نے اوسکی لاش قسطنطنیہ

مین پہنچائی بعد اوسکے جو سپہ ترک مقابلہ نادر کو آتا تھا وقتاً فوقتاً شکست پاتا تھا آخر ۱۷۳۶ء

مین سلطان کو نادر سے صلح کرنی پڑی اور عہد سلطان مراد خان رابع مین جو صلحنامہ کہ فیمابین ترک

و ایران ہوا تھا اوسیکو قائم کیا اور روسیون نے بھی نادر سے مقابلہ مناسب نہ جانکر بحر الخزر

کے اطراف واکناف کے صوبون کو جو تحت حکومت مملکت روس تھے نادر ہی کے تحویل کرکے

ایک صلحنامہ ٹھہرالیا غرض اس سے یہہ کہ ترکون سے لڑ جھگڑ کر اپنی دولت کو یورپ مین

ترقی دین کہتے ہین کہ صوبۂ داغستان اور دوسرے مقامات واقع بحر الخزر کے لئے فیمابین الالیان

قسطنطنیہ و زاربنۃ[۵۷] یعنے ملکۂ روس کئی بار لڑائی ہوئی اور جب تاتاری فوجون نے بغرض جنگ

شریک ترک ہوکر صوبجات کوہ قاز سے ہوتے ہوے قدم بڑہایا تھا تو لشکر روس بڑی

حدت و شدت سے مقابلہ کو آیا تھا چنانچہ زاربنۃ مذکورہ کے ترکون سے جنگ کرنیکا یہی سبب

معقول ٹھہرا تھا سواے اسکے ترکون نے ۱۷۳۳ عیسوی مین روسیون کو پولنڈ پر حملہ کرنے

سے روکا تھا نظر برین سفیر روس نے ایک فہرست اون فریادون کی جنمین تاتاریون کا

قوم قزاق پر حملہ کرنا اور کوہ قاز سے ہوتے ہوے جانیکو قسطنطنیہ سے اجازت لینا داخل

تھا اور ایک روسی قیدی کو اپنی سلطنت مین دیگر روسیون کو باوجود درخواست واپس

[۵۷] [illegible]

نے شکست کھائی تیس ہزار روسی گرفتار ہوے گویا یہہ ترک کے مملوک اور ترک اونکے مالک ومختار
ہوے اس اثنا مین شاہان فرانس وسویڈن نے فیمابین روم وروس صلح ہوجانے اور ترکون کو
تیاری جنگ سے باز رکھنے مین کوشش کی مگر روسیون نے بعد رد وقدح بسیار اون صلحنامون
کو جو فیمابین مملکت روسیہ وسلطنت عثمانیہ قلم بند ہوے تھے باطل کردیا صوبجات کریمیہ اور
کیوبن اور تاتاریون کے بود وباش کے دوسرے مقامون کو بھی واپس کردینے کا دعوی
کیا اوسکے ساتھ یہہ بھی کہ صوبجات مالدیویا ووالیشیہ زیر نگرانی روس رہین اور خود مختار
ہوجائین اہالیان قسطنطنیہ شاہ روس کو خطاب شاہنشاہی سے کامیاب فرمائین بحر روم و
بحر اسود وانہار باسفورس وہلسپانٹ کی راہ جاری رہے روسی جہازون کی آمد ورفت
شام وپگاہ جاری رہے کہتے ہین کہ سفیران ترک نے ان باتونکو قبول کیا پیش نظر عزم مقابلہ دشمن ہوا اوائل
۱۷۳۷ء عیسوی مین سپہ سالار روس معہ لشکر جرار روبروے شہر اکزا کو خیمہ زن ہوا لکھا ہی
کہ پیش از ورود سپہ سالار مذکور سرداران ترک نے ایکحصہ لشکر بنا بر حفاظت شہر مذکور روانہ
کیا تھا بیس ہزار کی فوج کے ساتھ سامان حرب بھی مثل بارود وگولہ ورسد جمع کرلیا تھا جس
وقت سپہ سالار روس نے شہر مذکور پر محاصرہ کیا تو ترکون نے بڑی دلیری سے قلعہ کے
باہر ہوکر اعدا پر حملہ کیا کئی ہزار روسیون کو مارا دو روز تک طرفین سے خوب گولہ رانی ہوئی
یہان تک کہ شہر کے گھرون کو آگ لگ گئی پھر بھی روسیون نے پیشقدمی کی مگر ترکون نے

راہ ندی آخر روسی بیقرار ہوے گھبرا گھبرا کر فرار ہوے خیر گذری کہ ترکون نے پیچھا نکیا ورنہ

نزا شر ہوتا نام اعداد فر وجود سے حک مقرر ہوتا باوجود اوسکے سپہ سالار ترک نے از

سر نو فوج کو درست کر کے مقابلہ ترک کو قدم بڑہایا محاصرہ کر کے یہہ کچھہ آتش باری کی کہ زمین نمونۂ

دوزخ ہوگئی عرصۂ قلیل مین چھے ہزار محافظین کو جلایا قلعہ داران ترک نے بحال خوفناک علم سفید بلند

کیا اور غرض اس سے یہہ کہ قلعہ حاضر ہی لے لین اور ہمین معہ لشکر اپنی جان سے چھوڑ دین مگر

قبل از قیام صلح چند لشکریان روس نے معہ بعض قزاق وادی وان مین داخل ہوکر فتنہ انگیزی

کی محافظین قلعہ کی سخت خونریزی کی اُس روز دس ہزار ترک مقتول ہوے اور ابتداے جنگ

سے تسخیر قلعہ تک بیس ہزار روسی بھی عہدۂ زیست سے معزول ہوے افواج آسٹریہ نے بھی ۱۷۳۷ء

مین روسیون سے سلسلہ موافقت مستحکم کرلیا اور ماہ جولائی مین سکنڈ ڑارف سپہ سالار لشکر آسٹریہ

نے داخل سرویہ ہوکر شہر نستہ پر حملہ کیا بمشقت شاقہ اوسپر فتح پائی پھر تو اہالیان آسٹریہ نے

ایک جمعیت مقابلہ ترک کو صوبۂ باسنیا پر بھجوائی اور سپہ سالار مذکور نے اپنے لشکر کی ایک ٹکڑی

جانب شہر دبدین روانہ کردی مگر ترکون نے شہر مذکور کو پہلے ہی سے استوار کر رکھا جب اعدا

نے مقابلہ کیا تو خود وزیر اعظم نے سرکردہ عسکر ترک ہوکر مردانہ حملہ کیا اور جب غلبہ پایا تو سپہ سالار

سکنڈ ڑارف کو جانب ہنگری بھگایا بعد اوسکے ترک شہر نستہ پر فتحیاب کامل ہوے اور پھر

متفرق راہون سے مملکت آسٹریہ مین داخل ہوے صوبۂ باسنیا مین بھی باشندگان اہل اسلام

راہ ندی آخر روسی بیقرار ہوے گھبرا گھبرا کر فرار ہوے خیر گذری کہ ترکون نے پیچھا نکیا ورنہ

نزا شر ہوتا نام اعداد فزو وجود سے حک مقرر ہوتا باوجود اوسکے سپہ سالار ترک نے از

سر نو فوج کو درست کر کے مقابلہ ترک کو قدم بڑہایا محاصرہ کر کے یہہ کچھہ آتش باری کی کہ زمین نمونۂ

دوزخ ہوگئی عرصۂ قلیل مین چھے ہزار محافظین کو جلایا قلعہ داران ترک نے بحال خوفناک علم سفید بلند

کیا اور غرض اس سے یہہ کہ قلعہ حاضر ہی لے لین اور ہمین معہ لشکر اپنی جان سے چھوڑ دین مگر

قبل از قیام صلح چند لشکریان روس نے معہ بعض قزاق وادی وان مین داخل ہوکر فتنہ انگیزی

کی محافظین قلعہ کی سخت خونریزی کی اُس روز دس ہزار ترک مقتول ہوے اور ابتداے جنگ

سے تسخیر قلعہ تک بیس ہزار روسی بھی عہدۂ زیست سے معزول ہوے افواج آسٹریہ نے بھی ۱۷۳۷ء

مین روسیون سے سلسلہ موافقت مستحکم کرلیا اور ماہ جولائی مین سکنڈ ارف سپہ سالار لشکر آسٹریہ

نے داخل سرویہ ہوکر شہر نسہ پر حملہ کیا بمشقت شاقہ اوسپر فتح پائی پھر تو اہالیان آسٹریہ نے

ایک جمعیت مقابلہ ترک کو صوبہ باسنیا پر بھجوائی اور سپہ سالار مذکور نے اپنے لشکر کی ایک ٹکڑی

جانب شہر دبدین روانہ کردی مگر ترکون نے شہر مذکور کو پہلے ہی سے استوار کر رکھا جب اعدا

نے مقابلہ کیا تو خود وزیر اعظم نے سرکردہ عسکر ترک ہوکر مردانہ حملہ کیا اور جب غلبہ پایا تو سپہ سالار

سکنڈ ارف کو جانب ہنگری بھگایا بعد اوسکے ترک شہر نسہ پر فتحیاب کامل ہوے اور پھر

متفرق راہون سے مملکت آسٹریہ مین داخل ہوے صوبہ باسنیا مین بھی باشندگان اہل اسلام

راہ نذی آخر روسی بیقرار ہوے گھبرا گھبرا کر فرار ہوے خیر گذری کہ ترکون نے پیچھا نکیا وگرنہ

نزاشر ہوتا نام اعداد فزوجود سے حک مقرر ہوتا باوجود اوسکے سپہ سالار ترک نے از

سرنو فوج کو درست کرکے مقابلہ ترک کو قدم بڑہایا محاصرہ کرکے یہہ کچھ آتش باری کی کہ زمین نمونۂ

دوزخ ہوگئی عرصۂ قلیل مین چھے ہزار محافظین کو جلایا قلعہ داران ترک نے بحال خوفناک علم سفید بلند

کیا اور غرض اس سے یہہ کہ قلعہ حاضر ہی لے لین اور ہمین معہ لشکر اپنی جان سے چھوڑ دین مگر

قبل از قیام صلح چند لشکریان روس نے معہ بعض قزاق واوی وان مین داخل ہوکر فتنہ انگیزی

کی محافظین قلعہ کی سخت خونریزی کی اُس روز دس ہزار ترک مقتول ہوے اور ابتداے جنگ

سے تسخیر قلعہ تک بیس ہزار روسی بھی عہدۂ زیست سے معزول ہوے افواج آسٹریہ نے بھی ۱۷۳۷ء

مین روسیون سے سلسلہ موافقت مستحکم کرلیا اور ماہ جولائی مین سکنڈراف سپہ سالار لشکر آسٹریہ

نے داخل سرویہ ہوکر شہر نِسّہ پر حملہ کیا بمشقت شاقہ اوسپر فتح پائی پھر تو اہالیان آسٹریہ نے

ایک جمعیت مقابلہ ترک کو صوبۂ باسنیا پر بھجوائی اور سپہ سالار مذکور نے اپنے لشکر کی ایک ٹکڑی

جانب شہر دیدین روانہ کردی مگر ترکون نے شہر مذکور کو پہلے ہی سے استوار کر رکھا جب اعدا

نے مقابلہ کیا تو خود وزیر اعظم نے سرکردہ عسکر ترک ہوکر مردانہ حملہ کیا اور جب غلبہ پایا تو سپہ سالار

سکنڈراف کو جانب ہنگری بھگایا بعد اوسکے ترک شہر نِسّہ پر فتحیاب کامل ہوے اور پھر

متفرق راہون سے مملکت آسٹریہ مین داخل ہوے صوبۂ باسنیا مین بھی باشندگان اہل اسلام

کیا نٹی مرومنگ دونون جا سّی نام دار الخلافت صوبۂ مذکور مین داخل ہوے اور وہان سے سپہ

سالار روسی نے صوبہ بسارببیہ مین قدم رکھا اور مطلب یہہ کہ اچھے اچھے مستحکم مقامون پر فتح پائے

اور یورپی ترک مین داخل ہونے کے پیشتر اپنی قوت جنگ کا پایہ بڑہائے لیکن افواج آسٹریہ

کی ہزیمت اور شہنشاہ کی درخواست صلح نے اوسکے خواہشون کو ترقی سے روکا ماہ مئی ۱۷۳۹ء

مین آسٹریہ کی چھپّن ۵۶ ہزار کی فوج متصل پیتروارودین جمع ہوئی اور والس سپہ سالار آسٹریہ

مقابلے ترک کو دریاے ڈاینوب کے سیدہے کنارے سے جانب ہرسووا آیا اور دولاکھ کے لشکر

ترک نے زیر فرمان وزیر اعظم سمندرہ سے ہوتے ہوے متصل کُروتزکہ ایک مقام مستحکم و

بلند پہاڑ پر جا پایا والس مذکور بھی بتصور قلت جمعیت ترک معہ چند سوار ادہر ہی آپہنچا دیکھے سواران

والس تراکم اشجار مین پھنس جو گئے تو ترکون نے اس قابو کو غنیمت جانا اور خوب مارپیٹ کر دشمنون

کو اسقدر ایذا پہنچائی کہ سواے جانب وِدّزہ بھاگ نکلنے کے اور کچھہ اون سے بن نہ آئی آخر

اہالیان آسٹریہ نے بذریعۂ سفیر فرانس صلح کی درخواست کی اور برضامندی طرفین چند شروط

پر یہ ستمبر ۱۷۳۹ء عیسوی کی پہلی کو فیما بین آسٹریہ و ترک صلح ہوگئی صوبجات بلگریڈ و باسنیا

و سرویہ و والیشیہ جنہین شہنشاہ آسٹریہ نے صلح سابق مین سلطان سے لے لیا تھا بموجب شرائط

مندرجہ صلحنامہ جدید ترک کے تحویل ہو گئے اور اوسی تاریخ کو ایک صلحنامہ درمیان ترک و روس

ان شروط پر ٹھہرا کہ شہر ازاف منہدم کر دیا جائے اور اوسکے اطراف و اکناف کا ملک آباد ہونے

نپائے روسی ہنسر کیوبن پر ایک قلعہ تعمیر کرلین مگر تیغان ویران ہی رہی بحر ازاف وبحر اسود
مین روسی اپنا کوئی جہاز نرکھین صوبجات مالدیویہ وبسارابیہ مین شہر خاکزن اور دوسرے
مقامون کو جن پر روسیون نے فتح پائی تھی ترکون نے واپس لے لیا اور خاتمہ صلحنامہ مین
یہہ بھی لکھدیا کہ اگر اثناے جنگ مین کوئی خطا طرفین سے وقوع مین آئی تو ضرور عفو کردی جاے
کہتے ہین کہ اس صلحنامے کے استقرار سے ترک کی عزت ترقی پذیر ہوئی اور شہرت سلطنت سلطان
محمود خان اول بہ نسبت سلاطین سابق زیادہ عالمگیر ہوے ۱۷۴۳ء عیسوی مین فیما بین ترک وایران جنگ
برپا ہوئی اور ۱۷۴۶ء عیسوی مین بموجب ایک صلحنامے کے موقوف بھی ہوگئی وجہ اسکی یہہ کہ
حسب عادت قدیم بغاوت نے متفرق صوبجات ماتحت سلطنت عثمانیہ مین قدم جو بڑھایا تو
حکام صوبجات دور و دراز مین سے کسینے تو احکام سلطانی کی پروا نکی اور کسی کو اپنی آزادی وخود
مختاری کا خیال آیا گو بظاہر مطیع و فرمانبردار تھے مگر اپنے کام پر ہشیار رہتے اور اہالیان قسطنطنیہ نے
بھی جنکی قدرت وطاقت روبکساد دیکھی اونہین گھٹایا اور جنہین کچھہ قوت پائی اون سے چشم پوشی
کی چنانچہ مصر مین ایک ایسا ہنگامۂ عظیم برپا ہوا تھا کہ جسکے سبب سلطان سلیم واجب التسلیم کے
فتوحات عظمی نے بتدریج کاستگی پائی اور اس سلطان کے پس آیندون کو حکومت ملک مذکور اپنی ہی
دست اقتدار مین رکھنی مشکل نظر آئی مورخین کا بیان ہی کہ سلطان محمود خان اول کے اواخر ریاست
مین مذہب وہابیہ نے ملک عرب مین رواج پایا اور اس فرقہ نے عبدالوہاب نامی کو جو ملک

نہ پائے روسی ہمیشہ کیون پر ایک قلعہ تعمیر کرلین مگر تیغان ویران ہی رہے بحر ازاف وبحر اسود
مین روسی اپنا کوئی جہاز نرکھین صوبجات مالدیو یہ و بسارابیہ مین شہر خاکزن اور دوسرے
مقامون کو جن پر روسیون نے فتح پائی تھی ترکون نے واپس لے لیا اور خاتمہ صلحنامہ مین
یہہ بھی لکھدیا کہ اگر اثنائے جنگ مین کوئی خطا طرفین سے وقوع مین آئی تو ضرور عفو کردی جائے
کہتے ہین کہ اس صلحنامے کے استقرار سے ترک کی عزت ترقی پذیر ہوئی اور شہرت سلطنت سلطان
محمود خان اول بہ نسبت سلاطین سابق زیادہ عالمگیر ہوے ۱۷۴۳ء عیسوی مین فیما بین ترک و ایران جنگ
برپا ہوئی اور ۱۷۴۶ء عیسوی مین بموجب ایک صلحنامے کے موقوف بھی ہوگئی وجہ اسکی یہہ کہ
حسب عادت قدیم بغاوت نے متفرق صوبجات ماتحت سلطنت عثمانیہ مین قدم جو بڑھایا تو
حکام صوبجات دور و دراز مین سے کسینے تو احکام سلطانی کی پروا نکی اور کسی کو اپنی آزادی و خود
مختاری کا خیال آیا گو بظاہر مطیع و فرمانبردار تھے مگر اپنے کام پر ہشیار رہتے اور اہالیان قسطنطنیہ نے
بھی جنکی قدرت و طاقت روبکساد دیکھی اونہین گھٹایا اور جنہین کچھ قوت پائی اون سے چشم پوشی
کی چنانچہ مصر مین ایک ایسا ہنگامۂ عظیم برپا ہوا تھا کہ جسکے سبب سلطان سلیم واجب التسلیم کے
فتوحات عظمی نے بتدریج کاستگی پائی اور اس سلطان کے پس آیندون کو حکومت ملک مذکور اپنے ہی
دست اقتدار مین رکھنی مشکل نظر آئی مورخین کا بیان ہے کہ سلطان محمود خان اول کے اواخر ریاست
مین مذہب وہابیہ نے ملک عرب مین رواج پایا اور اس فرقہ نے عبدالوہاب نامی کو جو ملک

نیا سے روسی ہنر کیوبن پر ایک قلعہ تعمیر کرلین مگر تبغان ویران ہی رہی بحر ازاف و بحر اسود
مین روسی اپنا کوئی جہاز نرکھین صوبجات مالدیویہ و بسارابیہ مین شہر خاکزن اور دوسرے
مقامون کو جن پر روسیون نے فتح پائی تھی ترکون نے واپس لے لیا اور خاتمہ صلحنامہ مین
یہہ بھی لکھدیا کہ اگر اثناے جنگ مین کوئی خطا طرفین سے وقوع مین آئی تو ضرور عفو کردی جاے
کہتے ہین کہ اس صلحنامے کے استقرار سے ترک کی عزت ترقی پذیر ہوئی اور شہرت سلطنت سلطان
محمود خان اول بہ نسبت سلاطین سابق زیادہ عالمگیر ہوے ۱۷۴۳ء عیسوی مین فیما بین ترک و ایران جنگ
برپا ہوئی اور ۱۷۴۶ء عیسوی مین بموجب ایک صلحنامے کے موقوف بھی ہوگئی وجہ اسکی یہہ کہ
حسب عادت قدیم بغاوت نے متفرق صوبجات ماتحت سلطنت عثمانیہ مین قدم جو بڑھایا تو
حکام صوبجات دور و دراز مین سے کسینے تو احکام سلطانی کی پروا نکی اور کسی کو اپنی آزادی و خود
مختاری کا خیال آیا گو بظاہر مطیع و فرمانبردار تھے مگر اپنے کام پر ہشیار رہتے اور اہالیان قسطنطنیہ نے
بھی جنکی قدرت و طاقت روبکساد دیکھی اونہین گھٹایا اور جنہین کچھ قوت پائی اون سے چشم پوشی
کی چنانچہ مصر مین ایک ایسا ہنگامۂ عظیم برپا ہوا تھا کہ جسکے سبب سلطان سلیم واجب التسلیم کے
فتوحات عظمی نے بتدریج کاستگی پائی اور اس سلطان کے پس آیندون کو حکومت ملک مذکور اپنے ہی
دست اقتدار مین رکھنی مشکل نظر آئی مورخین کا بیان ہی کہ سلطان محمود خان اول کے اواخر ریاست
مین مذہب وہابیہ نے ملک عرب مین رواج پایا اور اس فرقہ نے عبدالوہاب نامی کو جو ملک

یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

گنجینہ ہی ؛ دیکھو بخدا کہ شاہد حال شریف ؛ جام ایک کا اور ایک کا آئینہ ہی ؛ تفصیل اس مقال کی اور خلاصہ

اس اجمال کا یہہ ہی کہ جب زندگی نے سلطان محمود خان اول سے وفا نہ کی اور قضا آئی مال و جاہ و تاج

و تخت نے ساتھہ نہ دیا سلطان عثمان خان ثالث برادر سلطان محمود خان مرحوم نے بوجہ تخت نشینی

زینت تخت بڑہائی اہتمام امورات سلطنت مین قصور نفرمایا جادۂ اعتدال سے قدم نہ بڑہایا سلسلۂ انتظام

قدیم کو ہاتھہ سے دیا نہین اپنے طرف سے کوئی نیا کام ایجاد کیا نہین تین سال تک بعین کامیابی سلطنت

رانی کی اور ۱۷۵۷ء عیسوی مطابق ۱۱۷۱ھ ہجری مین دار الخلافت عقبی کی راہ لی **شریف** دو روزہ

زندگی یہ دلا غفلت بعذر ؛ یکمہ سے قضا تیری امید وار ہی ؛

فصل بست و ہفتم در بیان سلطنت سلطان مصطفی خان ثالث

ع بخواہد این چمن از سرو و لالہ خالی ماند ؛ یکی ہمیرود و دیگری ہمین آید ؛ آمد و رفت خزان و

بہار سے ہویدا ہی کہ قیام خوب و زشت گلشن امکان ناپیدا ہی نہ خار کو باین خواری حکم اقامت

دوام ہی اور نہ گل کو باین شگفتگی مہلت قیام ہی لیجئے کہ جب سلطان عثمان خان ثالث کا نیرنگی چمنستان عالم

سے دل گھبرایا اور قضا نے استقبال کر کے گلزار جنان کا راستہ دکھایا تو مانند خسرو گل سریر چمن

نظیر سلطنت عثمانیہ پر سلطان مصطفی خان ثالث خلف سلطان احمد خان ثالث کی تخت نشینی کا ہنگام

آیا کہتے ہین کہ اس سلطان نے اوایل تخت نشینی مین عنان حکومت مملکت وزیر اعظم راغب پاشا کے

دست اختیار مین دی اور وزیر اعظم مذکور نے بخلاف آسٹریہ و روس دوسرے اہل دول سے موافقت

کرلی پایۂ اقتدار دولت عثمانیہ کو بڑہایا چنانچہ ۱۷۶۱ء سنہ عیسوی مین سفیر فریڈرک ثانی شاہ پرشیا نے دربار قسطنطنیہ مین ایک صلحنامہ فیمابین سلطان و شاہ مذکور بموجب شرایط صلحنامجات اہالیان قسطنطنیہ و سویڈن و نیپلس و ڈنمارک ٹھہرایا ۱۷۶۳ء سنہ عیسوی مین جب وزیر راغب پاشا راغب سفر عقبی آخر کار رہوا تو سلطان مصطفی آپ ہی کل امور مملکت کا ذمہ دار رہوا اُنہین دنون کیاترین ثانی زارینۂ روس تخت نشین ہوئی تھی اور اوسکے سرداران لشکر نے غیر ملکون مین خانہ جنگیان برپا کرنے اور ضعیف دولتون مین بحیلہ دوستی رخنہ انداز ہونے کی ترغیب دی تھی چنانچہ ۱۷۶۴ء سنہ عیسوی مین فیمابین کیاترین و فریڈرک ایک صلحنامہ ٹھہرا اور مضمون یہہ کہ باہم معاون و مددگار رہین اگر ایک نے کسی پر حملہ کیا تو دوسرے کے طرف سے دس ہزار پیدل اور ایک ہزار سوار مدد دہی کو تیار رہین جسوقت اہالیان روس و سپاہ پرشیا نے ملک پولنڈ کو اپنے قبضۂ اقتدار مین رکھنے کی کوشش کی دربار عثمانیہ سے اس امر کی ممانعت مین تاکید شدید ہوئی اس اثنا مین یہہ خبر آئی کہ چند مفرور ساکنان پولنڈ نے جو سرحد ترک مین پناہ گزین تھے روسیون پر حملہ کیا ہی اور سپہ سالار روس نے شہر بلتا واقع سرحد بسارابیہ پر جو تحت حکومت خان کریمیہ تھا محاصرہ کرکے بعد تسخیر اوسکو منہدم کردیا ہی چنانچہ روسیون نے مانٹی نگرو اور گرجستان مین فساد مچایا ہی باشندگان صوبہ کریمیا بھی اُنہین مفسدون کے ہاتھون خستہ و خراب ہین شب و روز گرفتار عذاب ہین جب اہالیان قسطنطنیہ نے روسیون کا یہہ حال سنا روس کی عہدشکنی پیش نظر ہوگئی

کرلی پایۂ اقتدار دولت عثمانیہ کو بڑہایا چنانچہ ۱۷۶۱ سنہ عیسوی مین سفیر فریڈرک ثانی شاہ پرشیا نے
دربار قسطنطنیہ مین ایک صلحنامہ فیما بین سلطان و شاہ مذکور بموجب شرایط صلحنامجات اہالیان
قسطنطنیہ و سویڈن و نیپلس و ڈنمارک ٹھہرایا ۱۷۶۳ سنہ عیسوی مین جب وزیر راغب پاشا
راغب سفر عقبی آخر کا رہوا تو سلطان مصطفی آپ ہی کل امور مملکت کا ذمہ دار رہوا اونہین دنون
کیا ترین ثانی زارینۂ روس تخت نشین ہوئی تھی اور اوسکے سرداران لشکر نے غیر ملکون مین
خانہ جنگیان برپا کرنے اور ضعیف دولتون مین بحیلہ دوستی رخنہ انداز ہونے کی ترغیب
دی تھی چنانچہ ۱۷۶۴ سنہ عیسوی مین فیما بین کیا ترین و فریڈرک ایک صلحنامہ ٹھہرا اور مضمون یہہ
کہ باہم معاون و مددگار رہین اگر ایک نے کسی پر حملہ کیا تو دوسرے کے طرف سے دس ہزار پیدل
اور ایک ہزار سوار مدد دہی کو تیار رہین جسوقت اہالیان روس و سپاہ پرشیا نے ملک پولنڈ
کو اپنے قبضۂ اقتدار مین رکھنے کی کوشش کی دربار عثمانیہ سے اس امر کی ممانعت مین تاکید شدید
ہوئی اس اثنا مین یہہ خبر آئی کہ چند مفرور ساکنان پولنڈ نے جو سرحد ترک مین پناہ گزین تھے
روسیون پر حملہ کیا ہی اور سپہ سالار روس نے شہر بالتا واقع سرحد بسارابیہ پر جو تحت حکومت
خان کریمیہ تھا محاصرہ کرکے بعد تسخیر اوسکو منہدم کر دیا ہی چنانچہ روسیون نے مانٹی نگرو اور گرجستان
مین فساد مچا یا ہی باشندگان صوبہ کریمیا بھی انہین مفسدون کے ہاتھون خستہ و خراب ہین شب و روز
گرفتار عذاب ہین جب اہالیان قسطنطنیہ نے روسیون کا یہہ حال سنا روس کی عہد شکنی پیش نظر ہوگئی

کری پایۂ اقتدار دولت عثمانیہ کو بڑہایا چنانچہ سنہ ۱۷۶۱ عیسوی مین سفیر فریڈرک ثانی شاہ پرشیا نے دربار قسطنطنیہ مین ایک صلحنامہ فیمابین سلطان و شاہ مذکور بموجب شرایط صلحنامجات اہالیان قسطنطنیہ و سویڈن و نیپلس و ڈنمارک ٹھہرایا سنہ ۱۷۶۳ عیسوی مین جب وزیر راغب پاشا راغب سفر عقبیٰ آخرکار رہوا تو سلطان مصطفیٰ آپ ہی کل امور مملکت کا ذمہ دار رہوا اُنہین دنون کیاترین ثانی زارینۂ روس تخت نشین ہوئی تھی اور اوسکے سرداران لشکر نے غیر ملکون مین خانہ جنگیان برپا کرنے اور ضعیف دولتون مین بحیلہ دوستی رخنہ انداز ہونے کی ترغیب دی تھی چنانچہ سنہ ۱۷۶۴ عیسوی مین فیمابین کیاترین و فریڈرک ایک صلحنامہ ٹھہرا اور مضمون یہہ کہ باہم معاون و مددگار رہین اگر ایک نے کسی پر حملہ کیا تو دوسرے کے طرف سے دس ہزار پیدل اور ایک ہزار سوار مدددہی کو تیار رہین جسوقت اہالیان روس و سپاہ پرشیا نے ملک پولنڈ کو اپنے قبضۂ اقتدار مین رکھنے کی کوشش کی دربار عثمانیہ سے اس امر کی ممانعت مین تاکید شدید ہوئی اس اثنا مین یہہ خبر آئی کہ چند مفرور ساکنان پولنڈ نے جو سرحد ترک مین پناہ گزین تھے روسیون پر حملہ کیا ہی اور سپہ سالار روس نے شہر بلتا واقع سرحد بسارابیہ پر جو تحت حکومت خان کریمیہ تھا محاصرہ کر کے بعد تسخیر اوسکو منہدم کر دیا ہی چنانچہ روسیون نے مانٹی نگرو اور گرجستان مین فساد مچایا ہی باشندگان صوبہ کریمیا بھی اُنہین مفسدون کے ہاتھون خستہ و خراب ہین شب و روز گرفتار عذاب ہین جب اہالیان قسطنطنیہ نے روسیون کا یہہ حال سنا روس کی عہد شکنی پیش نظر ہوگئی

کی صدا باشندگان جنوبی روس کی گوش زد ہوتی رہی قوم قزاق جو پیتر اول کے عہد حکومت مین روسیون سے
روگردان ہوئی تھی باتفاق خان مذکور دشمنون سے سرگرم جدال ہوگئی حاکم ازغش بھی اوسکا معاون و مددگار ہوا تیس
ہزار کی فوج سے مدد لشکر سلطانی کو تیار ہوا اس شرط سے کہ منجانب سلطان و وزیر اعظم اپنی عزت و توقیر مین
فرق نہ آئے اور جن صوبون سے لشکر ازغش نے روسیون کو بھگایا ہی اونپر آپ ہی قابض و متصرف ہوجاے
مگر خان موصوف کی حیات مستعار نے وفا نہ کی لکھا ہی کہ ایک طبیب یونانی نے جو حاکم والیشیہ کی سیاست
کرتا تھا اوس سردار تاتاری کو خفیہ زہر دیا اور طرفۃ العین مین اوسکا کام تمام کیا دیکھئے کہ بعد انتقال کریم
گیری خان اہالیان قسطنطنیہ نے دولت گیری خان کو اوسکا جانشین کیا اس اثنا مین زارینہ کیاترین اور
دوسرے روسی سردارون نے پینسٹھ ہزار کا لشکر جرار صوبہ یادولیا مین جمع کرکے زیر فرمان شاہزادہ
گیالتزین روانہ کردیا اور تاکید یہ کہ صوبہ خاکزین پر محاصرہ کیا جاے دوسری جمعیت ماتحت رومنزاف سپہ سالار
روس اس غرض سے روانہ کردی کہ فیما بین نہر نیپر و نہر ازاف جو سرحد ہی اوسکی حفاظت مین سرگرم رہین
قلعجات ازاف و تیغان جو بعد صلحنامہ منہدم کردئے گئے بار ثانی اون کی تعمیر مین قصور نہ آئی اور دو
ٹکڑیان جانب پولنڈ و نہر کیوبن روانہ ہوئین اور پانچوین ٹکڑی کو یہ حکم کہ حکام گرجستان کے ہمراہ برسرکار
رہے ارض روم و تبریز اند پر حملہ کرنیکو تیار رہے انہین دنون زارینہ روس نے اہالیان مانٹی نگرو کو سب طرح
کی کمک کی اور صوبہ باسنیا مین لشکر ترک سے مقابلہ کرنیکی ترغیب دی ادہر منجانب سلطان و وزیر اعظم
علی محمد نامی نے بھی جو داماد سلطان مصطفیٰ تھا لشکر کثیر فراہم کرلیا اور شہر قسطنطنیہ سے عزم دریاے ڈانیوب

کیا گیا تیرین مذکور بھی نہر نیستر عبور کرکے شہر خاکزین پر حملہ کرنیکو آیا مگر ترکون نے نقصان عظیم کے ساتھ اوسکو
بھگایا ایک ترکی مورخ آصف نام نے لکھا ہی کہ جب وزیر موصوف متصل قلعہ اسمٰعیل شہر اسحاقچی واقع ڈانیوب
پر آپہنچا تو لشکری سردارونکو طلب کرکے مشورت کی اور کہا کہ مجھے تجربۂ جنگ نہین اسلئے تم سے راے
طلب کرتا ہون کہ کسطرف روانگی فوج موجب فتح و ظفر ہی اور ترقی سلطنت عثمانیہ کے لئے کن مقامونپر
سلسلہ جنبانی جنگ بہتر ہی جب سبہون نے ڈانیوب کے عبور کرنے مین اتفاق کیا تو وزیر اعظم نے
نہر پرت پر درمیان خاکزین و جاسی چندے اقامت کی اس اثنا مین کیا ترین نے صوبۂ بادولیا
مین اپنے لشکر کو درست کیا اور لکی فوج بھی فراہم کر لی حکومت ضعیف پولنڈ کو ترکون سے آمادہ فساد
کردیا سلطان مصطفیٰ خان و مفتی اسلام نے بھی اہالیان پولنڈ سے جنگ کرنیکا حکم کیا فیما بین وزیر
مذکور و سپاہ روس متصل خاکزین متواتر جنگ ہوئی آخر ترکون نے سلطان سے ناتجربہ کاری وزیر
کی فریاد جو کی تو وزیر مذکور عہدۂ وزارت سے معزول ہوا اور حسب الحکم سلطانی شہر اوریا نوپل مین مقتول
ہوا بعد اوسکے سلطان مصطفیٰ نے علی پاشا کو خدمت وزارت دی پھر تو اوسکی ماتحتی فوج ترک نے
روسیون پر متصل خاکزین وہ مردانہ حملہ کیا کہ دشمنون کو شکست فاش دیکر پسپا کردیا اور وہان سے پولنڈ
مین داخل ہونیکی سعی کی مگر کامیاب ہوا چنانچہ ستمبر ۱۷۶۹ء عیسوی کی اٹھارہوین کو شہر مذکور روسیون کے
ہاتھ آیا اور ترکی محافظین نے پراگندہ ہوکر اسحاقچی کی راہ لی رومنزاف سپہ سالار لشکر روس نے گیلاکلہ
اور جاسی مین مقابلہ ترک کو قدم بڑہایا اور اونہین شکست دیکر دار الخلافت صوبہ مالدیویہ کے باشندون کا

کیا گیا تیرین مذکور بھی نہر نیستر عبور کرکے شہر خاکزین پر حملہ کرنیکو آیا مگر ترکون نے نقصان عظیم کے ساتھ اوسکو
بھگایا ایک ترکی مورخ آصف نام نے لکھا ہی کہ جب وزیر موصوف متصل قلعہ اسمٰعیل شہر اسحاقچی واقع ڈانیوب
پر آپہنچا تو لشکری سردارونکو طلب کرکے مشورت کی اور کہا کہ مجھے تجربۂ جنگ نہین اسلئے تم سے راے
طلب کرتا ہون کہ کسطرف روانگی فوج موجب فتح وظفر ہی اور ترقی سلطنت عثمانیہ کے لئے کن مقامونپر
سلسلہ جنبانی جنگ بہتر ہی جب سبھون نے ڈانیوب کے عبور کرنے مین اتفاق کیا تو وزیر اعظم نے
نہر پرت پر درمیان خاکزین وجاستی چندے اقامت کی اس اثنا مین کیا ترین نے صوبۂ بادولیا
مین اپنے لشکر کو درست کیا اور کمکی فوج بھی فراہم کرلی حکومت ضعیف پولنڈ کو ترکون سے آمادہ فساد
کردیا سلطان مصطفیٰ خان ومفتئ اسلام نے بھی اہالیان پولنڈ سے جنگ کرنیکا حکم کیا فیما بین وزیر
مذکور وسپاہ روس متصل خاکزین متواتر جنگ ہوئی آخر ترکون نے سلطان سے ناتجربہ کاری وزیر
کی فریاد جو کی تو وزیر مذکور عہدۂ وزارت سے معزول ہوا اور حسب الحکم سلطانی شہر اوریانوپل مین مقتول
ہوا بعد اوسکے سلطان مصطفیٰ نے علی پاشا کو خدمت وزارت دی پھر تو اوسکی ماتحتی فوج ترک نے
روسیون پر متصل خاکزین وہ مردانہ حملہ کیا کہ دشمنون کو شکست فاش دیکر پسپا کردیا اور وہان سے پولنڈ
مین داخل ہونیکی سعی کی مگر کامیاب نہوا چنانچہ ستمبر ۱۷۶۹ عیسوی کی اٹھارہوین کو شہر مذکور روسیون کے
ہاتھہ آیا اور ترکی محافظین نے پراگندہ ہوکر اسحاقچی کی راہ لی رومنزاف سپہ سالار لشکر روس نے گیلالاکہ
اور جاستی مین مقابلہ ترک کو قدم بڑہایا اور اونہین شکست دیکر دار الخلافت صوبہ مالدیویہ کے باشندون کا

کیا گیا تیترین مذکور بھی نہر نیستر عبور کرکے شہر خاکزین پر حملہ کرنیکو آیا مگر ترکون نے نقصان عظیم کے ساتھ اوسکو
بھگایا ایک ترکی مورخ آصف نام نے لکھا ہی کہ جب وزیر موصوف متصل قلعہ اسمعیل شہر اسحاقچی واقع ڈانیوب
پر آپہنچا تو لشکری سردارونکو طلب کرکے مشورت کی اور کہا کہ مجھے تجربۂ جنگ نہین اسلئے تم سے راے
طلب کرتا ہون کہ کسطرف روانگی فوج موجب فتح و ظفر ہی اور ترقی سلطنت عثمانیہ کے لئے کن مقامونپر
سلسلہ جنبانی جنگ بہتر ہی جب سبھون نے ڈانیوب کے عبور کرنے مین اتفاق کیا تو وزیر اعظم نے
نہر پرت پر درمیان خاکزین و جاستی چندے اقامت کی اس اثنا مین کیا ترین نے صوبۂ بادولیا
مین اپنے لشکر کو درست کیا اور لکی فوج بھی فراہم کر لی حکومت ضعیف پولنڈ کو ترکون سے آمادہ فسخ
کردیا سلطان مصطفی خان و مفتی اسلام نے بھی اہالیان پولنڈ سے جنگ کرنیکا حکم کیا فیما بین وزیر
مذکور و سپاہ روس متصل خاکزین متواتر جنگ ہوئی آخر ترکون نے سلطان سے ناتجربہ کاری وزیر
کی فریاد جو کی تو وزیر مذکور عہدۂ وزارت سے معزول ہوا اور حسب الحکم سلطانی شہر ادریانوپل مین مقتول
ہوا بعد اوسکے سلطان مصطفی نے علی پاشا کو خدمت وزارت دی پھر تو اوسکی ماتحتی فوج ترک نے
روسیون پر متصل خاکزین وہ مردانہ حملہ کیا کہ دشمنون کو شکست فاش دیکر پسپا کر دیا اور وہان سے پولنڈ
مین داخل ہونیکی سعی کی مگر کامیاب نہوا چنانچہ ستمبر ۱۷۶۹ء عیسوی کی اٹھارہوین کو شہر مذکور روسیون کے
ہاتھ آیا اور ترکی محافظین نے پراگندہ ہوکر اسحاقچی کی راہ لی رومنزاف سپہ سالار لشکر روس نے گیالاکے
اور جاستی مین مقابلہ ترک کو قدم بڑھایا اور اونہین شکست دیکر دار الخلافت صوبہ مالدیویہ کے باشندون کا

کیا گیا تیترین مذکور بھی نہر نیستر عبور کر کے شہر خاکزین پر حملہ کرنیکو آیا مگر ترکون نے نقصان عظیم کے ساتھ اوسکو
بھگایا ایک ترکی مورخ آصف نام نے لکھا ہی کہ جب وزیر موصوف متصل قلعہ اسمٰعیل شہر اسحاقچی واقع ڈانیوب
پر آپہنچا تو لشکری سرداروں کو طلب کر کے مشورت کی اور کہا کہ مجھے تجربۂ جنگ نہین اسلئے تم سے راے
طلب کرتا ہون کہ کسطرف روانگی فوج موجب فتح و ظفر ہی اور ترقی سلطنت عثمانیہ کے لئے کن مقامونپر
سلسلہ جنبانی جنگ بہتر ہی جب سبہون نے ڈانیوب کے عبور کرنے مین اتفاق کیا تو وزیر اعظم نے
نہر پرت پر درمیان خاکزین و جاسی چندے اقامت کی اس اثنا مین کیا ترین نے صوبۂ بادولیا
مین اپنے لشکر کو درست کیا اور کمکی فوج بھی فراہم کر لی حکومت ضعیف پولنڈ کو ترکون سے آمادہ فساد
کر دیا سلطان مصطفیٰ خان و مفتئ اسلام نے بھی اہالیان پولنڈ سے جنگ کرنیکا حکم کیا فیما بین وزیر
مذکور و سپاہ روس متصل خاکزین متواتر جنگ ہوئی آخر ترکون نے سلطان سے ناتجربہ کاری وزیر
کی فریاد جو کی تو وزیر مذکور عہدۂ وزارت سے معزول ہوا اور حسب الحکم سلطانی شہر اوریانوپل مین مقتول
ہوا بعد اوسکے سلطان مصطفیٰ نے علی پاشا کو خدمت وزارت دی پھر تو اوسکی ماتحتی فوج ترک نے
روسیون پر متصل خاکزین وہ مردانہ حملہ کیا کہ دشمنون کو شکست فاش دیکر پسپا کر دیا اور وہان سے پولنڈ
مین داخل ہونیکی سعی کی مگر کامیاب ہوا چنانچہ ستمبر ۱۷۶۹ عیسوی کی اٹھارہوین کو شہر مذکور روسیون کے
ہاتھ آیا اور ترکی محافظین نے پراگندہ ہو کر اسحاقچی کی راہ لی رومنزاف سپہ سالار لشکر روس نے گیلالاکہ
اور جاسی مین مقابلہ ترک کو قدم بڑہایا اور اونہین شکست دیکر دار الخلافت صوبہ مالدیویہ کے باشندون کا

گیا گیا تیترین مذکور بھی نہر نیستر عبور کرکے شہر خاکزین پر حملہ کرنیکو آیا مگر ترکون نے نقصان عظیم کے ساتھ اوسکو
بھگایا ایک ترکی مورخ آصف نام نے لکھا ہی کہ جب وزیر موصوف متصل قلعہ اسمٰعیل شہر اسحاقچی واقع ڈانیوب
پر آپہنچا تو لشکری سرداروں کو طلب کرکے مشورت کی اور کہا کہ مجھے تجربۂ جنگ نہین اسلئے تم سے راے
طلب کرتا ہون کہ کسطرف روانگی فوج موجب فتح و ظفر ہی اور ترقی سلطنت عثمانیہ کے لئے کن مقامونپر
سلسلہ جنبانی جنگ بہتر ہی جب سبھون نے ڈانیوب کے عبور کرنے مین اتفاق کیا تو وزیر اعظم نے
نہر پرت پر درمیان خاکزین و جاسی چندے اقامت کی اس اثنا مین کیا ترین نے صوبۂ بادولیا
مین اپنے لشکر کو درست کیا اور کمکی فوج بھی فراہم کرلی حکومت ضعیف پولنڈ کو ترکون سے آمادہ فساد
کردیا سلطان مصطفیٰ خان و مفتی اسلام نے بھی اہالیان پولنڈ سے جنگ کرنیکا حکم کیا فیما بین وزیر
مذکور و سپاہ روس متصل خاکزین متواتر جنگ ہوئی آخر ترکون نے سلطان سے ناتجربہ کاری وزیر
کی فریاد جو کی تو وزیر مذکور عہدۂ وزارت سے معزول ہوا اور حسب الحکم سلطانی شہر اوریانوپل مین مقتول
ہوا بعد اوسکے سلطان مصطفیٰ نے علی پاشا کو خدمت وزارت دی پھر تو اوسکی ماتحتی فوج ترک نے
روسیون پر متصل خاکزین وہ مردانہ حملہ کیا کہ دشمنون کو شکست فاش دیکر پسپا کردیا اور وہان سے پولنڈ
مین داخل ہونیکی سعی کی مگر کامیاب نہوا چنانچہ ستمبر ۱۷۶۹؁ عیسوی کی اٹھارہوین کو شہر مذکور روسیون کے
ہاتھ آیا اور ترکی محافظین نے پراگندہ ہوکر اسحاقچی کی راہ لی رومنزاف سپہ سالار لشکر روس نے گیلالاکہ
اور جاسی مین مقابلہ ترک کو قدم بڑہایا اور اونہین شکست دیکر دارالخلافت صوبہ مالدیویہ کے باشندون کا

کیا گیا تیترین مذکور بھی نہر نیستر عبور کرکے شہر خاکزین پر حملہ کرنیکو آیا مگر ترکون نے نقصان عظیم کے ساتھ اوسکو
بھگا یا ایک ترکی مورخ آصف نام نے لکھا ہی کہ جب وزیر موصوف متصل قلعہ اسمٰعیل شہر اسحاقچی واقع ڈانیوب
پر آپہنچا تو لشکری سرداروں کو طلب کرکے مشورت کی اور کہا کہ مجھے تجربہ جنگ نہین اسلئے تم سے راے
طلب کرتا ہون کہ کسطرف روانگی فوج موجب فتح وظفر ہی اور ترقی سلطنت عثمانیہ کے لئے کن مقامونپر
سلسلہ جنبانی جنگ بہتر ہی جب سبھون نے ڈانیوب کے عبور کرنے مین اتفاق کیا تو وزیر اعظم نے
نہر پرت پر درمیان خاکزین وجاستی چندے اقامت کی اس اثنا مین کیا ترین نے صوبہ بادولیا
مین اپنے لشکر کو درست کیا اور ملکی فوج بھی فراہم کرلی حکومت ضعیف پولنڈ کو ترکون سے آمادہ فساد
کردیا سلطان مصطفیٰ خان ومفتئ اسلام نے بھی اہالیان پولنڈ سے جنگ کرنیکا حکم کیا فیما بین وزیر
مذکور وسپاہ روس متصل خاکزین متواتر جنگ ہوئی آخر ترکون نے سلطان سے ناتجربہ کاری وزیر
کی فریاد جو کی تو وزیر مذکور عہدۂ وزارت سے معزول ہوا اور حسب الحکم سلطانی شہر اوریانوپل مین مقتول
ہوا بعد اوسکے سلطان مصطفیٰ نے علی پاشا کو خدمت وزارت دی پھر تو اوسکی ماتحتی فوج ترک نے
روسیون پر متصل خاکزین وہ مردانہ حملہ کیا کہ دشمنون کو شکست فاش دیکر پسپا کردیا اور وہان سے پولنڈ
مین داخل ہونیکی سعی کی مگر کامیاب نہوا چنانچہ ستمبر ۱۷۶۹ء عیسوی کی اٹھارہوین کو شہر مذکور روسیون کے
ہاتھ آیا اور ترکی محافظین نے پراگندہ ہوکر اسحاقچی کی راہ لی رومنزاف سپہ سالار لشکر روس نے گیلالاکہ
اور جاستی مین مقابلہ ترک کو قدم بڑہایا اور اونہین شکست دیکر دار الخلافت صوبہ مالدیویہ کے باشندون کا

گیا گیا تیرین مذکور بھی نہر نیستر عبور کر کے شہر خاکزین پر حملہ کرنیکو آیا مگر ترکون نے نقصان عظیم کے ساتھ اوسکو

بھگایا ایک ترکی مورخ آصف نام نے لکھا ہی کہ جب وزیر موصوف متصل قلعہ اسمعیل شہر اسحاقچی واقع ڈانیوب

پر آپہنچا تو لشکری سرداروں کو طلب کر کے مشورت کی اور کہا کہ مجھے تجربۂ جنگ نہین اسلئے تم سے راے

طلب کرتا ہون کہ کسطرف روانگی فوج موجب فتح و ظفر ہی اور ترقی سلطنت عثمانیہ کے لئے کن مقامونپر

سلسلہ جنبانی جنگ بہتر ہی جب سبھون نے ڈانیوب کے عبور کرنے مین اتفاق کیا تو وزیر اعظم نے

نہر پرت پر درمیان خاکزین و جاسی چندے اقامت کی اس اثنا مین کیا ترین نے صوبۂ بادولیا

مین اپنے لشکر کو درست کیا اور کمکی فوج بھی فراہم کر لی حکومت ضعیف پولنڈ کو ترکون سے آمادہ فساد

کر دیا سلطان مصطفیٰ خان و مفتیٔ اسلام نے بھی اہالیان پولنڈ سے جنگ کرنیکا حکم کیا فیما بین وزیر

مذکور و سپاہ روس متصل خاکزین متواتر جنگ ہوئی آخر ترکون نے سلطان سے ناتجربہ کاری وزیر

کی فریاد جو کی تو وزیر مذکور عہدۂ وزارت سے معزول ہوا اور حسب الحکم سلطانی شہر ادریانوپل مین مقتول

ہوا بعد اوسکے سلطان مصطفیٰ نے علی پاشا کو خدمت وزارت دی پھر تو اوسکی ماتحتی فوج ترک نے

روسیون پر متصل خاکزین وہ مردانہ حملہ کیا کہ دشمنون کو شکست فاش دیکر پسپا کر دیا اور وہان سے پولنڈ

مین داخل ہونیکی سعی کی مگر کامیاب نہوا چنانچہ ستمبر ۱۷۶۹؁ عیسوی کی اٹھارہوین کو شہر مذکور روسیون کے

ہاتھ آیا اور ترکی محافظین نے پراگندہ ہوکر اسحاقچی کی راہ لی رومنزاف سپہ سالار لشکر روس نے گیا لاکمہ

اور جاسی مین مقابلہ ترک کو قدم بڑہایا اور اونہین شکست دیکر دار الخلافت صوبہ مالدیویہ کے باشندون کا

اہالیان قسطنطنیہ بادشاہ کے خطاب سے پکارین اور علیسوی رعایاے مملکت عثمانیہ کے حقوق حفاظت

وصیانت کے روسی ذمہ دار رہین کہتے ہین کہ جب شیخ الاسلام عبدالرزاق رئیس افندی نام اور

وزیراعظم نے روبروی اراکین سلطنت یہہ شرطین پڑھہ سنائین تو سبھون نے بالاتفاق جواب دیا کہ

مقصود اصلی روس یہی ہی کہ کرچ وینیکیل تحت تصرف روس ہون الحاصل جب سلطان کو یہہ ساری کیفیتین

معلوم ہوین تو سلطان نے بذریعہ تحریر خاص شیخ الاسلام کو معلوم کرایا کہ ینیکیل و کرچ کا دینا

تو احسن نہین مگر مناسب یہہ ہی کہ اونکے عوض مین کچھہ مبلغ روسیون کو دیا جاے حسب حکم سلطانی

شیخ الاسلام نے سپہ سالار روس کو اس امر سے مطلع کیا اوسنے یہہ جواب دیا کہ اگر سلطان ہماری

ساری شرطون پر راضی ہوجائینگے تو جسقدر مبلغ در عوض مقامات صدر ہمین دینا مقرر ہوا وسی

قدر ہم سلطان کو پہنچائینگے کہتے ہین کہ سلطان نے بخیال نارضامندی علماء شیخ الاسلام ہی کو

اوسیکے دستخط سے ان شرطون کے قبول کرلینے کا حکم فرمایا اور اُس سے غرض یہہ کہ اگر احیاناً

لوگ ہنگامہ برپا کرین تو شیخ موصوف ہی کو ہدف تیر ملامت کرکے جلاوطن کردین مگر شیخ الاسلام

نے اس بات سے انکار کیا اور محفل مشورت برخاست ہوئی محمد پاشا نے جو ۱۷۷۱ عیسوی مین

وزیراعظم مقرر ہوا تھا اپنے سپاہ شکست خوردہ کی فراہمی کی تدبیر کی اور سپاہ جدید کی بھرتی

کی بھی تجویز کرلی حسب الحکم پادشاہ موصوف قلعجات واقعۂ ایوب علی الخصوص وارنہ وسلستریہ

وشملہ محکم واستوار ہوے اور رسد بھی جمع ہوگیا مطلب اوسکا یہہ تھا کہ بلقان کی راہ سے روسی داخل

سرحد ترک ہوئے تہائین چنانچہ وزیر موصوف نے شملہ کو اپنا لشکرگاہ مقرر کیا اور جب ۱۸۵۳ء عیسوی مین فیمابین ترک و روس بار ثانی جنگ شروع ہوئی تو لشکر روسی جو صوبۂ ولیشیا مین مقیم تھا متصل ٹولچہ دریاے ڈانیوب عبور کرنیکی تجویز کی اوسوقت پاشاے مذکور نے چرقیس پاشا کو جو صوبۂ دبروشا کے مقام باباطاغی مین مقیم تھا اطلاع دی کہ موقع پر ہشیار آٹھ پہر رہے دشمنونکی حرکتو پر نظر رہے اس عرصے مین روسیون نے مقام مذکور کے لشکر ترکی پر حملہ کیا اور اونہین پراگندہ کرکے کاراکرمان کے دمدمون کو تباہ و تاراج کردیا باوجود اوسکے وزیر نے اس شکست سے شکستہ دل ہوکر قلعہ دارون کی دلداری کی اور جب روسیون نے رسٹچک تک پہنچکر مقابلہ ترک کو قدم بڑہایا تو علی پاشاے داغستانی معہ جمعیت عثمانی معاونت اہل قلعہ کو چلا آیا اور اوسنے اون حملہ آورون کو پست کیا دشمنون کو مبتلاے شکست کیا چنانچہ ایکہزار پانسو روسی اسیر ہوئے تین توپین چہینی گئین جون ۱۸۵۳ء عیسوی کی ساتوین کو وسیمان نامی سپہ سالار روس کی کم بختی جو آئی تو اوسنے افواج ماتحت بحث گیری و چرقیس پاشا پر حملہ کرکے شکست پائی وہان سے جانب سلسٹریہ اعانت رومنزاف کے لئے قدم بڑہایا سلطان نے قلعۂ سلسٹریہ کی حفاظت و صیانت کو اہم جانکر ابراہیم پاشا مقدمۃ الجیش ترک کو یہہ حکم بہیجا کہ اگر تجھکو اپنی جان عزیز ہی تو سوارون کے ساتھہ فوراً سلسٹریہ کو جا اور مدد پہنچا نا اس اثنا مین رومنزاف نے بغرض خرابی شہر مذکور بعد محاصرہ گولہ رانی شروع کی پہلے تو اہل قلعہ پسپا ہوئے اور جب باشندگان شہر نے پاشاے موصوف کو مدد پہنچائی تو عرصۂ قلیل مین روسیون نے شکست پائی چنانچہ آٹھہ ہزار روسی فی النار ہوئے اور مجروح ایکہزار ہوئے مورخون کا بیان ہی کہ بوجہ دلیری عثمان پاشا ترک کے ایک دشمن کشی

مین مشہور ہوے علی الخصوص جوانمردی اسد حسن پاشا سے مظفر و منصور ہوے سپہ سالار روس نے وقت
فرار اپنے لشکر کو تین حصون پر منقسم کیا دو ٹکڑیان ڈانیوب کے اوس پار بھجوادین اور تیسری ٹکڑی کو زیر
حکم ویلسمان جانب دبروشا بابا طاغی کو روانہ کردیا لیجئے مقام قینارجی پر فوج ترک حائل روس ہوے
پہلے تو ینکچریون نے روسیون کو بھگا دیا اور جب روسیون کو کمک پہنچی تو روسیون نے ترک کو پسپا
کیا ترکونکی اٹھائیس توپین چھین لین بہت سے روسی ہلاک ہوے اور ایک روسی سردار نے گولی کھائی
تڑپ تڑپ کر جان گنوائی بعد اوسکے لشکر ترک نے بار ثانی ہرسوا کے فتح کرنے مین کوشش
کی مگر سود مند ہوے اس لئے سلطان نے نومن پاشا کو معزول و مقہور کیا اور علی پاشا ے داغستانی
فاتح رسچک کو اوسکے عہدہ پر مامور کیا عثمان پاشا و اسد حسن پاشا عنایات سلطانی سے مشرف
و ممتاز ہوے عہد ہاے جلیلہ و انعامات کثیرہ سے سرفراز ہوے رومنزاف نے سلسٹریہ پر
کامیاب ہونے سے نہایت مغموم و محزون ہوکر روسیون کو لشکر عثمانی پر حملہ کرنے کے لئے جانب
حراسو بھجوایا بعد محاربہ عظیم روسیون نے ترکون پر غلبہ پایا بعد اوسکے سرداران روسی نے تین ہزار
سوار اور چھے ہزار پیدل کو جانب وانہ روانہ کیا اور باقی لشکر نے عزم شملہ کرکے شہر بازارجق پر جمعیت قلیل
ترک کو شکست دی اوسپر بھی اپنا قبضہ کرلیا اور وہان کے باشندون پر اسقدر ظلم رانی کی کہ ان بیچارون سے
کچھ بن نہ آئی سارے مردون عورتون نے اپنی جان گنوائی جب روسیون نے حراسو مین لشکر ترک
کو شکست دی اور بلقان کے پہاڑون کے جانب قدم بڑہایا تو وزیر اعظم ترک نے بعد مشورت جنگ اپنے ماتحتی

مین مشہور ہوے علی الخصوص جوانمردی اسد حسن پاشا سے مظفر و منصور ہوے سپہ سالار روس نے وقت فرار اپنے لشکر کو تین حصون پر منقسم کیا دو ٹکڑیان ڈانیوب کے اوس پار بھجوادین اور تیسری ٹکڑی کو زیر حکم ولیسمان جانب دبروشا بابا طاغی کو روانہ کردیا لیجئے مقام قینارجی پر فوج ترک حائل روس ہوے پہلے تو ینکچریون نے روسیون کو بھگادیا اور جب روسیون کو کمک پہنچی تو روسیون نے ترک کو پسپا کیا ترکو کی اٹھائیس توپین چھین لین بہت سے روسی ہلاک ہوے اور ایک روسی سردار نے گولی کھائی تڑپ تڑپ کر جان گنوائی بعد اوسکے لشکر ترک نے بارتانی ہرسوا کے فتح کرنے مین کوشش کی مگر سود مند ہوے اس لئے سلطان نے نومن پاشا کو معزول و مقہور کیا اور علی پاشا ے داغستانی فاتح رشتچک کو اوسکے عہدہ پر مامور کیا عثمان پاشا و اسد حسن پاشا عنایات سلطانی سے مشرف و ممتاز ہوے عہدہاے جلیلہ و انعامات کثیرہ سے سرفراز ہوے رومنزاف نے سلسٹریہ پر کامیاب ہونے سے نہایت مغموم و محزون ہوکر روسیون کو لشکر عثمانی پر حملہ کرنے کے لئے جانب حزاسو بھجوایا بعد محاربہ عظیم روسیون نے ترکون پر غلبہ پایا بعد اوسکے سرداران روسی نے تین ہزار سوار اور چھے ہزار پیدل کو جانب وانہ روانہ کیا اور باقی لشکر نے عزم شملہ کرکے شہر بازارجق پر جمعیت قلیل ترک کو شکست دی اوسپر بھی اپنا قبضہ کرلیا اور وہان کے باشندون پر اسقدر ظلم رانی کی کہ ان بیچارون سے کچھ بن نہ آئی سارے مردون عورتون نے اپنی جان گنوائی جب روسیون نے حزاسو مین لشکر ترک کو شکست دی اور بلقان کے پہاڑون کے جانب قدم بڑہایا تو وزیر اعظم ترک نے بعد مشورت جنگ اپنے ماتحتی

ثالث برادر سلطان مذکور یعنی سلطان عبدالحمید خان اوّل نے جو محبس شاہی مین بیٹھا تینتالیس ۴۳ سال قید تھا ۱۱۸۷ سنہ ہجری مین رہا ہوکر
تاج حکومت سر پر رکھا اور قدم سریر فلک فر پر رکھا وزیر اعظم محمد پاشا خدمت وزارت پر قایم رہا
اور امیر البحر پاشاے جزیرہ بھی بدستور ملازم رہا حسب صوابدید وزرا و اہل سیف و قلم سلطان
ممدوح نے جانب صلح توجہ فرمائی مگر علما نے منظور نکیا اور کہنے لگے کہ تاتاریون کی حکومت سے
دست بردار ہونا اور ینیکیل و کرچ قلعجات عثمانی کو تفویض روس کرنا بعید از حسن انتظام ہی اور خلاف
آئین اہل اسلام ہی بہرحال بموجب حکم سلطانی اپریل ۱۷۷۴ سنہ عیسوی کی چودہوین کو وزیر اعظم نے
جانب شملہ توجہ فرمائی اور سپاہ کو درست کرکے روسیون کو ہر سو واسے نکالدینے کی تجویز ٹھہرائی
پچیس ہزار کی فوج جرار کو اوسطرف بھجوایا مگر سپہ سالار روس خود تقدیم کرکے مقام قازلجی پر عثمانیون
کے مقابلہ کو آیا جب فیمابین جنگ ہوی تو سپاہ عثمانی بوجہ شکست خیمے اور اسباب و آلات حرب چھوڑ
کر مقابلے سے تنگ ہوے وہان سے سپہ سالار روس نے عزم شملہ کیا وزیر اعظم نے بسبب قلت فوج اپنے دشمن
کو جبال بلقان پر نہ روکا اور ایک سردار ترک بغرض صلح ہنگامی نزد رومنزاف سپہ سالار روس
بھجوایا روسیون نے کہ بوجہ تباہی لشکر خواہان صلح تھی ہی جولائی کی سترہوین کو ایک صلحنامہ ٹھہرایا
ان شرطون پر کہ اہالیان قسطنطنیہ تین سال کے عرصے مین ایک مبلغ مقرری روسیونکو پہنچائین اور
روسی بے تامل بحر الجزر سے واپس ہوجائین تاتاریان کیوبن و کریمیہ و نیپر و دینس خود مختار و
آزاد رہین اور خاندان چنگیزی سے کسیکو اپنا حاکم مقرر کرلین مقامات صوبہ موریہ کرچ و ینیکیل کے روسی مختار

یہہ شبیہ خاص تصویرخانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

رہیں شہر ازاف و قلعہ کلبرن واقع نہر نیپر و قلعہ اکراکو وغیرہ یہہ سب ترکوں کے تحت اقتدار رہیں اور جن مقاموں
کو روسیوں نے فتح کیا تھا واپس کردیا چنانچہ صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو چند عہد و پیمان سے ترکوں نے لیا امیر
البحر حسن پاشاے غازی نے حکام منحرف سلطنت عثمانیہ کی سزا رسانی میں کوشش کی اور معہ فوج
جرار پہلے پہل شہر شام کی راہ لی شہر اقرا میں شیخ طاہر نے اس غازی کے ہاتھوں شکست پائی شہر
مذکور کو سلطنت عثمانیہ سے شامل کردیا اور ۱۷۷۹ء عیسوی میں پاشاے موصوف نے صوبہ موریہ کو بھی
لے لیا باشندگان البینیہ کو جنہوں نے ترکوں سے انحراف کیا تھا اور ارلاف سپہ سالار روس و غداران
یونانی کا ساتھ دیا تھا تباہ کیا اور آپ کچھہ دنوں زینت بخش سریر صوبۂ مذکور رہکر بندوبست خاطر خواہ
کیا تجارت کو تقویت دی ازسرنو زراعت کی سرسبزی میں کوشش کی بعد اوسکے حسن پاشاے مذکور نے
روانہ مصر ہوکر باغیوں کی زندگانی تلخ کردی شہر خیرو کو فتح کیا ملک مذکور کو مملکت عثمانیہ میں داخل کرکے اچھا
انتظام دیا دوسری جنگ فیمابین روس و ترک ۱۷۸۷ء عیسوی میں آغاز ہوئی اور ۱۷۹۲ء عیسوی تک
قائم رہی مورخوں نے لکھا ہی کہ صوبۂ کریمیہ میں خانہ جنگیاں جو ہوئی تو روسیوں نے حکام صوبۂ مذکور میں کچھہ تبدیل
و تغیر کیا اور جب تاتاریوں نے فساد مچایا تو روسیوں کو بھی عہد شکنی کا خیال آیا ۱۷۸۳ء عیسوی میں صوبہ
مذکور مملکت روس سے شامل ہوا زارینہ کا جوسف شاہ آستریہ سے اتفاق کامل ہوا پھر تو دونوں نے
مملکت ترک پر یورش کی تجویز ٹھہرائی جو اسیس نے منجانب روس سمت صوبجات مالدیویہ و
والیشیہ و یونان و دیگر صوبجات ممالک عثمانی قدم بڑھایا اور غرض اس سے یہہ کہ حکام صوبجات

مذکور کو ترغیب دیکر ہنگامہ مچائین اور ترک برانگیختہ ہوکر پہلے آپ ہی لڑنے کو آئین جب تاتاریون کے
صوبے کو روسیون نے لے لیا پھر تو زارینہ نے صوبہ بسارابیہ و اکزاکو و اکرمان کا دعویٰ کیا آخر ترکون
نے چار و ناچار عزم جنگ کیا اگست ١٧٨٧ء عیسوی کی پندرہوین کو روسیون سے جنگ کرنیکی شہرت
دی اور لشکر فراہم کر لیا جب غازی حسن نے مصر سے جانب قسطنطنیہ مراجعت کی تو سلطان نے اوسکو اپنی
لشکر بری و بحری کا سپہ سالار بنایا اور جانب بحر اسود روانہ فرمایا تاکید یہہ کہ قلعہ کلبرن روسیون سے
چھین لیا جاوے اور ایک لشکر ترک محاذی کلبرن و اکزاکو بنابر حفاظت بھیجدیا جاوے غازی موصوف نے
ایک حصہ فوج کو خشکی پر اوتار کر ایکطرف سے کلبرن پر حملہ کرنیکا حکم دیا روسیون نے بھی مقابلہ مین کمی
نکی اور بعد خونریزی بسیار ترکون کو پسپا کیا ١٧٨٨ء عیسوی مین ایک جنگ تازہ فیمابین سویڈن
و روس جو نمودار ہوئی تو فوج بری و بحری روس بحر بالٹک مین سرگرم کار ہوئی اس عرصے مین
فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و جوسف شہنشاہ آسٹریہ لڑائی شروع ہوگئی زارینہ نے اپنی فوج کے
ایک حصہ کو شہنشاہ مذکور کی تائید مین مقابلۂ ترک کو بھجوایا دسمبر ١٧٨٧ء عیسوی کی دوسری کو وقت
شب افواج آسٹریہ نے جانب بلگریڈ قدم بڑہایا قلعہ دار بلگریا نے باوجود قدرت مقابلہ بلحاظ صلح
ترک و آسٹریہ پھر آنیکا سبب جو پوچھا تو آسٹریہ والون نے خجل ہوکر عذرخواہی کی اور شہر مذکور کو چھوڑ
کر اپنی راہ لی باوجود صلح ہونے کے اہالیان آسٹریہ نے بوجہ غلبۂ طمع پھر خیال مقابلہ ترک کیا چنانچہ شہنشاہ
آسٹریہ نے فروری ١٧٨٨ء عیسوی کے دسوین کو جنگ کا اشتہار دیا اور غرض یہہ کہ صوبجات باسنیہ

وسرویہ و مالدیویا و والیشیا اپنی مملکت سے شامل ہوجائین پھر تو دو ہزار ضرب توپ کی تدبیر کرلی اور دو
لاکھ کا لشکر جمع کیا زار یہ نے بھی اوسکی اعانت وحمایت کے لئے دس ہزار کا لشکر مقرر کردیا
ترکون نے بھی شہر اکرا کو پر فراہمی لشکر کی تجویز کی غازی حسن سرکردہ فوج بحری ہوکر بحر اسود
مین مستعد پیکار ہوا وزیر اعظم صوبۂ بلغار مین روسیون سے یا اہالیان استریہ سے لڑنے
کو تیار ہوا جوسف مزبور نے ابتداے سال مین کبھی ترکون کے انتظار اور کبھی سازش سرداران
ترک مین اوقات بسری کی اور جب لوگ اسکو طعنے دینے لگے تو شرمندہ ہوکر اپنی فوج کو
کوچ کرنیکا حکم دیا جب فوج جوسف باسنیا مین آئی تو وہان کے باشندگان اہل اسلام نے بڑی
حدت و شدت سے مقابلہ کیا مگر سپاہ و رعایاے سرویہ نے دشمنون سے سازش کی ترکون
پر تلوار کھینچی اسمین وزیر معہ فوج جرار مقابلۂ عساکر آستریہ کو چوآیا تو جوسف اس خبر وحشت اثر سے
ہراسان و بیقرار ہوا دم نہ لیکر فرار ہوا - لیجیے لشکر ترک نے ڈانیوب کو عبور کرکے افواج آستریہ
کا پیچھا نچھوڑا اور میدیہ مین غنیم کی ایک جمعیت کو شکست دی بعد اوسکے ملک ہنگری پر یورش
کرنیکی تجویز کی اس عرصے مین جوسف صدر نے اپنے ایک حصہ فوج کو بسرکردگی سپہ سالار لاوڈہن
نامی ترکون پر روانہ کیا اوسنے پہلے مقام دُبدزا پر ترکون کو مقابلے سے پسپا کردیا اور پھر
صوبۂ باسنیا مین داخل ہوکر شہر نوی کو بعد محاصرہ مسخر کرلیا اتنے مین جوسف بغرض حفاظت
ملک ہنگری اور والیشیہ پر حملہ کرنے کو متصل مقام سلاتینہ واقع وادی کرانسیبس خیمہ زن ہوا

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کر لی اور اپنے لشکری سردارون سے مشورت کی پھر کچھہ جی مین جو آیا تو گھبرایا اور مانند بید
تھرآیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسنے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک آکر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح
ہو جائیگی مگر مین اُسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی اوسوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی
توکسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلاکر کہا کہ ٹھہر جاؤ قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے
اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرہ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبراگئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کر دی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی و خطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثناے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کر آئے تھے
اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکراکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبہون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کر لیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیر اعظم

وزیراعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کرلی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جیمین جو آیا تو گھبرایا اور ہاتھ پیر
پھرآیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسینے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک اگر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح
ہوجائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی او سوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی
توکسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلاکر کہا کہ ٹھہر جاؤ قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے
اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کردی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی وخطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثنائے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرآئے تھے
اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبھون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کرلیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیراعظم

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کرلی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جیمین جو آیا تو گھبرایا اور رہا سہا
بھر آیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسینے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک آکر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح
ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی او سوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی
تو کسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلاکر کہا کہ ٹھہر جاو قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے
اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کردی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی وخطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثنائے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرآئے تھے
اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کُمکی جو آئی تو سبھون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کرلیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیر اعظم

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کر لی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جی مین جو آیا تو گھبرایا اور رماندیدہ
پھر آیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسنے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک اگر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح
ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی اوسوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی
تو کسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلا کر کہا کہ ٹھہر جاؤ قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے
اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کر دی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی و خطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثناے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرآئے تھے
اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبھون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کر لیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیر اعظم

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی ساری تیاری کر لی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جیمین جو آیا تو گھبرایا اور رمانند بید بھر آیا اور اس حالت اضطراب میں سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤ نگا یا شکست ہی کھاؤ نگا کسینے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک آکر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی او سوقت جوسف مزبور شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی تو کسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلا کر کہا کہ ٹھہر جاو قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے گولہ باری شروع کر دی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی و خطاے مہلک سے خجل ہوے مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثناے راہ مین ترکون نے انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرآئے تھے اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبہون نے بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کر کے مسخر کر لیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیر اعظم

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی ساری تیاری کر لی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جیمین جو آیا تو گھبرایا اور ماننده بید تھرآیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شوره سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤ نگا یا شکست ہی کھاؤنگا کسینے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک آکر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی اوسوقت جوسف مزبور شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی تو کسی انہین کے سردار لشکر نے چلا کر کہا کہ ٹھہر جاو قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے گولہ باری شروع کردی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی و خطاے مہلک سے خجل ہوے مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثنائے راہ مین ترکون نے انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرآئے تھے اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبہون نے بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکورہ پر حملہ کر کے مسخر کر لیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیر اعظم

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی ساری تیاری کرلی اور اپنے لشکری سردارون سے مشورت کی پھر کچھ جو مین جو آیا تو گھبرایا اور رمانید پھر آیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا یا شکست ہی کھاؤنگا کسینے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک اگر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح ہوجائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی اوسوقت جوسف مزبور شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی توکسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلا کر کہا کہ ٹھہر جاؤ قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے گولہ باری شروع کردی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی و خطاے مہلک سے خجل ہوے مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثناے راہ مین ترکون نے انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرآئے تھے اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبہون نے بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کرلیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیر اعظم

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کرلی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جھمین جو آیا تو گھبرایا اور رماننده
بھرآیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسینے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک آکر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح
ہوجائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی اوسوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی
توکسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلاکر کہا کہ ٹھہر جاؤ قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے
اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کردی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی و خطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثناے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرائے تھے
اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبہون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کرلیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیر اعظم

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کر لی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جہین جو آیا تو گھبرایا اور ہاتھ پیر
پھر آیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤ لگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسنے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک آکر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح
ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی او سوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی
توکسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلا کر کہا کہ ٹھہر جاو قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے
اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کر دی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی و خطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثنائے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرآئے تھے
اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کلکی جو آئی تو سبھون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کر کے مسخر کر لیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیر اعظم

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کر لی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جیمین جو آیا تو گھبرایا اور رہا سہا بید
بھر آیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤ نگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسینے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک اگر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح
ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی اوسوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی
توکسی انہین کے سردار لشکر نے چلا کر کہا کہ ٹھہر جاو قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے
اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کردی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی وخطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثناے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کر آئے تھے
اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبھون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کر لیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیر اعظم

وزیراعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے بمقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کرلی اوراپنے لشکری سردارون سے مشورت کی پھر کچھ جیمین جو آیا تو گھبرایا اور رمانند بید
تھرآیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسنے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک اگر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح
ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی اوسوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی
توکسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلاکر کہا کہ ٹھہر جاو قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سرپر آگئے
اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کردی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی و خطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثنائے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرآئے تھے
اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبھون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کرلیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیراعظم

وزیراعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کرلی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھہ جیمین جو آیا تو گھبرایا اور رمانند بید
پھر آیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسینے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک آکر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح
ہوجائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی او سوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھہ دیر جو ہوئی
توکسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلا کر کہا کہ ٹھہر جاو قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے
اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کردی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی و خطاے مہلک سے خجل ہوے
مُردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثناے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرآئے تھے
اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کُمکی جو آئی تو سبہون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کرلیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیراعظم

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی ساری تیاری کر لی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جیمین جو آیا تو گھبرایا اور زمانہ بیدبھر آیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤ نگا یا شکست ہی کھاؤنگا کسنے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک آکر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی او سوقت جوسف مزبور شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی تو کسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلا کر کہا کہ ٹھہر جاؤ قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلائے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے گولہ باری شروع کر دی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی وخطائے مہلک سے خجل ہوے مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثنائے راہ مین ترکون نے انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرآئے تھے اُنہون نے ابتدائے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کلکی جو آئی تو سبہون نے بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کر کے مسخر کر لیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیر اعظم

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کر لی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جیمین جو آیا تو گھبرایا اور رہا سہا
بھر آیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسینے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک آکر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح
ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی اوسوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی
تو کسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلا کر کہا کہ ٹھہر جاو قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے
اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اَللّٰہُ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کردی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی وخطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثنائے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرآئے تھے
اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبہون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کر کے مسخر کر لیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیر اعظم

وزیراعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی ساری تیاری کر لی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جیمین جو آیا تو گھبرایا اور زمانہ بعید بھر آیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا یا شکست ہی کھاؤنگا کسینے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک اگر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی اوسوقت جوسف مزبور شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی تو کسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلا کر کہا کہ ٹھہر جاؤ قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے گولہ باری شروع کر دی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی و خطاے مہلک سے خجل ہوے مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثنائے راہ مین ترکون نے انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرائے تھے اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزا کو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبھون نے بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کر لیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیراعظم

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کرلی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جیمین جو آیا تو گھبرایا اور رمانیدہ
بھر آیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤنگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسینے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک آکر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح
ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی اوسوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی
توکسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلاکر کہا کہ ٹھہر جاؤ قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے
اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کردی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی و خطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑ امعہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثنائے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرآئے تھے
اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کمکی جو آئی تو سبہون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کرکے مسخر کرلیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیر اعظم

وزیر اعظم ترک بھی کچھ فاصلے سے مقابل دشمن ہوا دیکھئے جوسف نے ستمبر کی بیسوین کو جنگ کی
ساری تیاری کر لی اور اپنے لشکری سرداروں سے مشورت کی پھر کچھ جیمین جو آیا تو گھبرایا اور رمانند بید
بھر آیا اور اس حالت اضطراب مین سرداران محفل شورہ سے پوچھا کہ اس لڑائی مین فتح پاؤ نگا
یا شکست ہی کھاؤنگا کسینے تو کچھ جواب نہ دیا مگر ایک نے نزدیک اگر کان مین عرض کیا کہ غالباً فتح
ہو جائیگی مگر مین اسکا ذمہ دار نہین کیا جانون کہ پھر کیا بات وقوع مین آئیگی او سوقت جوسف مزبور
شہنشاہ آسٹریہ نے وقت شب معہ فوج جانب تمسور قدم بڑھایا چلتے چلتے کچھ دیر جو ہوئی
توکسی اُنہین کے سردار لشکر نے چلا کر کہا کہ ٹھہر جاو قدم آگے نہ بڑھاؤ جب یہہ آواز گوش زد ہوئی
تو اہالیان لشکر آسٹریہ نے یہہ جانا کہ شاید ترک بلاے ناگہانی کے طرح ہمارے سر پر آگئے
اور یہہ صدا غالباً اونہین کے نعرۂ اللہ اکبر کی ہی پھر تو سخت گھبرا گئے آخر اون بیوقوفون نے
گولہ باری شروع کر دی اور پھر صبح جو ہوئی تو اپنی کج فہمی وخطاے مہلک سے خجل ہوے
مردون کو چھوڑا معہ فوج باقیماندہ سرزمین تمسور مین داخل ہوے اثنائے راہ مین ترکون نے
انکا سارا اسباب چھینا جب لشکر تمسور مین آیا تو تین مہینے کے وعدہ سے ماہ نومبر مین ایک
ہنگامی صلحنامہ قرار پایا ساحل بحر اسود پر جو روسی کہ شہنشاہ آسٹریہ کی تائید کرائے تھے
اُنہون نے ابتداے اگست مین شہر اکزاکو پر محاصرہ کیا اور پھر ایک فوج کلکی جو آئی تو سبہون نے
بالاتفاق دسمبر کی سولھوین کو قلعہ مذکور پر حملہ کر کے مسخر کر لیا ماہ مارچ ۱۷۸۹ء عیسوی کو وزیراعظم

رد و یا آخر زار روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور
آسٹریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکور سے ہاتھہ نہ اٹھا
ئیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت
ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل
دہی کرکے ماہ جنوری ۱۸۰۹ عیسوی کو بمقام ڈارڈینلز ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے
ترکون کو بڑی بڑی دہمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی
شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایائے سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ
شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بد انتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے
پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیمابین ترک و روس دریاے ڈانیوب پر
جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آسٹریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا و زار روس بھی اعانت
نپولین کو تیار ہوا ۱۸۰۹ عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش
و ہرسووا واقع ساحل دریاے ڈانیوب کو مسخر کرکے جانب سلستریہ قدم بڑھایا جون ۱۸۱۰ عیسوی
کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکرگاہ ترک کا جو اوسوقت شملہ مین تھا خیال آیا جب روسیون
نے رسٹچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون
کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہوجانے سے میدان کارزار دریاے خون ہوا ستمبر ۱۸۱۰ عیسوی

ردو یا آخر زار روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور
آسٹریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکور سے ہاتھہ نہ اُٹھا
ئیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت
ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل
دہی کرکے ماہ جنوری ۱۸۰۹ عیسوی کو بمقام ڈرہ ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے
ترکون کو بڑی بڑی دہمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی
شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایائے سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ
شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بدانتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے
پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیمابین ترک و روس دریاے ڈانیوب پر
جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آسٹریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا اور زار روس بھی اعانت
نپولین کو تیار ہوا ۱۸۰۹ عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش
وہرسووا واقع ساحل دریاے ڈانیوب کو مسخر کرکے جانب سلستریہ قدم بڑہایا جون ۱۸۱۰ عیسوی
کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکرگاہ ترک کا جو اوسوقت شملہ مین تھا خیال آیا جب روسیون
نے رستچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون
کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہوجانے سے میدان کارزار دریائے خون ہوا ستمبر ۱۸۱۰ عیسوی

ردو یا آخر زار روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور
آسٹریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکور سے ہاتھہ نہ اٹھا
ئیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت
ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیما بین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل
دہی کرکے ماہ جنوری ۱۸۰۹ عیسوی کو شہر بلیانڈ پر ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے
ترکون کو بڑی بڑی دہمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی
شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایای سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ
شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بدانتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے
پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیما بین ترک و روس دریاے ڈانیوب پر
جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آسٹریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا اور زار روس بھی اعانت
نپولین کو تیار ہوا ۱۸۰۹ عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش
وہرسووا واقع ساحل دریاے ڈانیوب کو مسخر کرکے جانب سلستریہ قدم بڑھایا جون ۱۸۱۰ عیسوی
کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکرگاہ ترک کا جو اوسوقت شمنہ مین تھا خیال آیا جب روسیون
نے رستچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون
کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہوجانے سے میدان کارزار دریای خون ہوا ستمبر ۱۸۱۰ عیسوی

رد و یا آخر زار روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور

آستریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکور سے ہاتھہ نہ اُٹھا

ئیگا چونکہ شہنشاہ آستریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت

ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیما بین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل

دہی کرکے ماہ جنوری ۱۸۰۹ عیسوی کو شہر بلسیا نڈ پر ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے

ترکون کو بڑی بڑی دھمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی

شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایائے سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ

شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بدانتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے

پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیما بین ترک و روس دریائے ڈانیوب پر

جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آستریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا اور زار روس بھی اعانت

نپولین کو تیار ہوا ۱۸۰۹ عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش

و ہرسووا واقع ساحل دریائے ڈانیوب کو مسخر کرکے جانب سلستریہ قدم بڑھایا جون ۱۸۱۰ عیسوی

کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکرگاہ ترک کا جو اوسوقت شملہ مین تھا خیال آیا جب روسیون

نے رسٹچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون

کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہوجانے سے میدان کارزار دریائے خون ہوا ستمبر ۱۸۱۰ عیسوی

ردو یا آخر زار روس نے صوبجات مالدیویہ و ولیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور
آسٹریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکور سے ہاتھہ نہ اُٹھا
ئیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت
ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیما بین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل
دہی کرکے ماہ جنوری ۱۸۰۹ عیسوی کو بمقام بلیا نڈپر ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے
ترکون کو بڑی بڑی دہمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی
شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایائے سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ
شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بدانتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے
پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیما بین ترک و روس دریاے ڈانیوب پر
جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آسٹریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا اور زار روس بھی اعانت
نپولین کو تیار ہوا ۱۸۰۹ عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش
و ہرسووا واقع ساحل دریاے ڈانیوب کو مسخر کرکے جانب سلستریہ قدم بڑہایا جون ۱۸۱۰ عیسوی
کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکرگاہ ترک کا جو اوسوقت شملہ مین تھا خیال آیا جب روسیون
نے رسچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون
کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہوجانے سے میدان کارزار دریاے خون ہوا ستمبر ۱۸۱۰ عیسوی

رد و یا آخر زار روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور
آسٹریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکور سے ہاتھہ نہ اُٹھا
ئیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت
ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیما بین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل
دہی کرکے ماہ جنوری ۱۸۰۹ عیسوی کو بمقام ڈرڈنیلس ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے
ترکون کو بڑی بڑی دہمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی
شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایائے سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ
شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بدانتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے
پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیما بین ترک و روس دریاے ڈانیوب پر
جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آسٹریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا اور زار روس بھی اعانت
نپولین کو تیار ہوا ۱۸۰۹ عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش
و ہرسووا واقع ساحل دریاے ڈانیوب کو مسخر کرکے جانب سلستریہ قدم بڑہایا جون ۱۸۱۰ عیسوی
کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکرگاہ ترک کا جو اوسوقت شملہ مین تھا خیال آیا جب روسیون
نے رسٹچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون
کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہوجانے سے میدان کارزار دریاے خون ہوا ستمبر ۱۸۱۰ عیسوی

رد و یا آخر زار روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور
آسٹریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکور سے ہاتھہ نہ اٹھا
ئیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت
ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل
دہی کرکے ماہ جنوری ۱۸۰۹ عیسوی کو بہر بلسپانڈر ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے
ترکون کو بڑی بڑی دہمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی
شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایاے سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ
شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بد انتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے
پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیمابین ترک و روس دریاے ڈانیوب پر
جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آسٹریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا اور زار روس بھی اعانت
نپولین کو تیار ہوا ۱۸۰۹ عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش
و ہرسووا واقع ساحل دریاے ڈانیوب کو مسخر کرکے جانب سلستریہ قدم بڑھایا جون ۱۸۱۰ عیسوی
کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکرگاہ ترک کا جو اوسوقت شملہ مین تھا خیال آیا جب روسیون
نے رستچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون
کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہوجانے سے میدان کارزار دریاے خون ہوا ستمبر ۱۸۱۰ عیسوی

رد دیا آخر زار روس نے صوبجات مالدویہ و والیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور
آسٹریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکورہ سے ہاتھہ نہ اُٹھا
ئیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت
ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل
دہی کرکے ماہ جنوری ۱۸۰۹ عیسوی کو ہر بلسیا نڈ پر ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے
ترکون کو بڑی بڑی دہمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی
شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایای سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ
شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بدانتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے
پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیمابین ترک و روس دریاے ڈانیوب پر
جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آسٹریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا اور زار روس بھی اعانت
نپولین کو تیار رہا ۱۸۰۹ عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش
وہرسووا واقع ساحل دریاے ڈانیوب کو مسخر کرکے جانب سلستریہ قدم بڑھایا جون ۱۸۱۰ عیسوی
کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکرگاہ ترک کا جو اوسوقت شملہ مین تھا خیال آیا جب روسیون
نے رسٹچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون
کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہو جانے سے میدان کارزار دریای خون ہوا ستمبر ۱۸۱۰ عیسوی

رد و یا آخر زار روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور

آسٹریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکور سے ہاتھہ نہ اُٹھا

ئیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت

ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل

دہی کرکے ماہ جنوری ۱۸۰۹ عیسوی کو بہر بلسیا نڈ پر ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے

ترکون کو بڑی بڑی دہمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی

شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایاے سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ

شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بد انتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے

پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیمابین ترک و روس دریاے ڈانیوب پر

جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آسٹریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا اور زار روس بھی اعانت

نپولین کو تیار ہوا ۱۸۰۹ عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش

وہرسووا واقع ساحل دریاے ڈانیوب کو مسخر کرکے جانب سلستریہ قدم بڑہایا جون ۱۸۱۰ عیسوی

کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکرگاہ ترک کا جو اوسوقت شملہ مین تھا خیال آیا جب روسیون

نے رسٹچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون

کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہو جانے سے میدان کارزار دریاے خون ہوا ستمبر ۱۸۱۰ عیسوی

ردو یا آخر زار روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور آسٹریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکور سے ہاتھہ نہ اٹھائیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل دہی کر کے ماہ جنوری ۱۸۰۹ء عیسوی کو بہر بلسیا نڈ پر ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے ترکون کو بڑی بڑی دہمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایاے سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بد انتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیمابین ترک و روس دریاے ڈانیوب پر جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آسٹریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا اور زار روس بھی اعانت نپولین کو تیار ہوا ۱۸۰۹ء عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش وہرسووا واقع ساحل دریاے ڈانیوب کو مسخر کر کے جانب سلستریہ قدم بڑہایا جون ۱۸۱۰ء عیسوی کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکرگاہ ترک کا جو اوسوقت شملہ مین تھا خیال آیا جب روسیون نے رستچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہو جانے سے میدان کارزار دریاے خون ہوا ستمبر ۱۸۱۰ء عیسوی

رد و یا آخر زار روس نے صوبجات مالدیویہ و والیشیہ کو اپنی ہی تصرف مین رکھا اس حرکت سے عثمانیون اور
آسٹریہ والون کو یہہ بات ثابت ہوگئی کہ زار راہ راست پر نہ آئیگا صوبجات مذکور سے ہاتھ نہ اُٹھا
ئیگا چونکہ شہنشاہ آسٹریہ کو تحت فرمان روس ان صوبون کے رہنے سے خوف کمال تھا اور مخالفت
ترک مین فرانس و روس کے سازش کرنیکا بھی خیال تھا اسلئے فیمابین اہالیان قسطنطنیہ و انگلنڈ دخل
دہی کر کے ماہ جنوری ۱۸۰۹ عیسوی کو بہر بلسیا نڈ پر ایک صلحنامہ ٹھہرایا وقت تقرر صلح زار و نپولین نے
ترکون کو بڑی بڑی دہمکیان دین جسکے سبب سلطنت عثمانیہ غضبناک ہوئی اور باوجود صلح ہنگامی
شہرت جنگ دی کہتے ہین کہ اس جنگ مین سارے اہل اسلام رعایائے سلطنت عثمانیہ چار طرف سے بہ
شوق جہاد جوق جوق آئے مگر اوسوقت کے ہنگامون سے مملکت مین بڑی بد انتظامی روبکار رہی نہ کچھہ تدبیر ہونے
پائی نہ سپاہ سردارون کے مطیع و فرمانبردار رہی جن دنون فیمابین ترک و روس دریائے ڈانیوب پر
جنگ شروع ہوئی شہنشاہ آسٹریہ اہالیان فرانس سے مشغول کارزار ہوا اور زار روس بھی اعانت
نپولین کو تیار ہوا ۱۸۰۹ عیسوی کے اواخر مین سپہ سالار روس نے مقامات اسحاق جی و طولاش
و ہرسووا واقع ساحل دریائے ڈانیوب کو مسخر کر کے جانب سلستریہ قدم بڑہایا جون ۱۸۱۰ عیسوی
کی دسوین کو اوس پر بھی فتح پائی وہان سے لشکرگاہ ترک کا جو اوسوقت شملہ مین تھا خیال آیا جب روسیون
نے رسچک پر حملہ کیا تو وزیر اعظم نے خوب مقابلہ کیا آخر روسیون کو شکست فاش دی دشمنون
کا حال زبون ہوا آٹھہ ہزار روسی کے قتل ہو جانے سے میدان کارزار دریائے خون ہوا ستمبر ۱۸۱۰ عیسوی

سلطان محمود نے اس حرکت بیجا سے برانگیختہ ہوکر بنام پاشاے مذکور ایک فرمان بدین مضمون بھجوایا

کہ محافظت مدینۂ منورہ پر جمعیت ترک ہی بحال ہوجاے اور خراج رسانی مین بھی کچھ فرق نہ آئے

مگر جب پاشائے مذکور نے اس امر سے انکار کیا تو سلطان نے اپنے سردارون اور امیر البحر کو اوسکے

ملک پر یورش کرنیکا حکم دیا بموجب فرمان سلطانی بمقام واقع فرات پر جمع ایک ترکی لشکر جرار ہوا اور ایک

جہازی بیڑا بھی بندرگاہ قسطنطنیہ پر تیار ہوا جب حافظ پاشا یا حافظ کہہ کے ابراہیم پسر محمد علی پاشاے

مصر سے جون ۱۸۳۹ء عیسوی کی چوبیسوین کو مقابل ہوگیا تو ایک گروہ سرداران ترک مصریون سے

کچھ رشوت لیکر اُنہین کے ساتھ شامل ہوگیا پھر تو ترکی گھبرائے توپین خیمے رسد وغیرہ سب کے سب

مصریون ہی کے ہاتھ آئے احمد پاشا امیر البحر لشکر ترک نے جولائی کی تیرہوین کو بندر شہر اسکندریہ

پر اپنی فوج ماتحتی محمد علی پاشاے مذکور کے تحویل کردی سلطان محمود خان ثانی نے پیش از پہنچنے اس

خبر کے بیمار ہوکر جولائی ۱۸۳۹ء عیسوی کی پہلی کو گلشن جنان کی راہ لی

فصل سی و دوم دربیان سلطنت سلطان الغازی عبد المجید خان

وقائع نگاران راست گفتار و سانحہ طرازان صداقت شعار نے لکھا ہی کہ جب سلطان محمود خان ثانی

نے عزم گلگشت جنان فرمایا تو ۱۲۵۵ھ ہجری مطابق ۱۸۳۹ء عیسوی مین سولہ سال کی عمر مین دور سلطنت سلطان

عبد المجید خان فرزند ارشد سلطان محمود خان مرحوم آیا چونکہ فیمابین محمد علی پاشا و اہالیان قسطنطنیہ ہنوز فساد

باقی تھا اسلئے ماہ جولائی ۱۸۴۰ء عیسوی کی پندرہوین کو ایک صلحنامہ فیمابین سلطان عبد المجید خان و اہالیان

انگلنڈ و روس و آستریہ و پرشیا اس شرط سے ٹھہرا کہ مناقشہ فیمابینی سلطان و پاشاے موصوف مرتفع ہو جاے
مگر محمد علی پاشا نے بامید اعانت فرانس اس امر سے انکار کیا پھر تو اہالیان انگلنڈ نے روانہ ساحل
شام زیر فرمان استاپ فرڈ و نیپیریہ ایک بحری لشکر جرار کیا اور اگست ۱۸۴۰ء عیسوی کی اکتیسوین
کو بندر بیروت پر گولہ رانی کر کے محافظین مصری کی خوب خبر لی جب وہ فرار ہوے تو بندر مذکور پر
قابض و متصرف ہو کر اپنے ہمراہی فوج ترک کو وہان متعین کر دیا بعد اوسکے ماہ نومبر کی تیسری کو اوسی لشکر
بحری نے اقرا کو بھی مسخر کیا قلعجات ملک شام بھی قبضۂ اقتدار ترک مین آ گئے اور آخر ماہ مذکور تک فوج سلطانی
نے تمام ملک شام پر قبضہ کر لیا پھر تو اہالیان فرانس نے دخل دہی کی اور ان قدیم ہنگامون کے فرو کرنے کے
لئے سلطان کو صلح کر لینے کی ترغیب دی نظر برین سلطان نے فروری ۱۸۴۱ء عیسوی کی تیرہوین
کو ایک فرمان بنام محمد علی پاشا بدین مضمون صادر فرمایا کہ حکومت ملک مصر پاشاے مذکور کے خاندان
مین بطن در بطن قایم رہی مگر پاشاے موصوف سالانہ ربع محاصل سلطان کو بطور خراج پہنچائی اور ملکی
افواج بری و بحری سے عند الضرورت کام آئی اسی سال کے موسم خزان مین اور ایک صلحنامہ
فیمابین اہالیان انگلنڈ و اسٹریہ و فرانس و پرشیا و روس و سلطان عبد المجید خان نہر ڈسپانڈ کی راہ
سے جہازون کی آمد و شد کے باب مین قرار پایا کہتے ہین کہ جب فساد ملک مصر فرو ہوا تو سلطنت
عثمانیہ نے آرام پایا سلطان کو خیال انتظام سلطنت آیا زار روس و شہنشاہ آستریہ نے چند سرداران
ملک ہنگری کو جو بانی فساد تھے اور ملک روم مین پناہ گزین تھے شہر بدر کرنیکی سلطان سے درخواست کی گر سلطان

یہہ شبیہ خاص تصویر خانۂ سلطان روم سے لی گئی ہے

نہو ئی زار نکولاس نے جو بنا بر جنگ بہانہ جو تھا سلطان کو بذریعہ مراسلہ اس مضمون کی اطلاع دی کہ عیسوی ساکنان
مملکت ترک کی ذمہ داری بجمیع وجوہ اپنے ہی تفویض ہو جب سلطان نے اوسکی درخواست کو قبول نہ
فرمایا تو جولائی ۱۸۵۳ عیسوی کی تیرہوین کو لشکر روس نے نہر پرت عبور کرکے مالدیویہ و والیشیہ پر اپنا
قبضہ کرلیا اور ماہ مذکور کی نوین کو نکولاس مذکور نے عہد شکنی کی اہالیان قسطنطنیہ نے اس خبر کے
سنتے ہی ایک لشکر ترک زیر فرمان عمر پاشا بسرعت تمام دریاے ڈانیوب پر روانہ کیا اور اکتوبر کی
پہلی کو جنگ کرنے کی شہرت دی فوج مذکور نے نومبر کی چوتھی کو پیش قدمی کرکے مقام آلت نترا
پر روسیون سے لڑکر فتحیابی حاصل کرلی دوسرے روز مقام سٹیت پر بھی ترکون نے فتح پائی ان
فتوحات سے ترک کی ترقی روزانہ خاطر نشین ہوئی چنانچہ اسی سبب اہالیان فرانس و انگلنڈ ابتداے
جنگ سے سلطان کے معاون و مددگار رہے اور یورپی ترک کے بحرین بالٹک و یوکسین مین سرگرم
محافظت لیل و نہار رہے اس لئے لشکر روس نے قدم نہ بڑہایا بلکہ اپنے ملک ہی کی حفاظت
مین مصروف رہا بہرحال ایک روسی فوج نے ۱۸۵۴ عیسوی مین ڈانیوب عبور کرکے سلستریہ
پر محاصرہ کیا موسی پاشا اور دو سرداران انگلنڈ نے جو اوس قلعہ کی حفاظت مین سرگرم تھے روسیون
سے اچھا مقابلہ کیا آخر روسیون نے ماہ جون کی پندرہوین کو ڈانیوب کی راہ لی ترکون نے بھی
اونکا پیچھا نچھوڑا اسمین اہالیان فرانس و انگلنڈ نے جو قلعہ وارنہ پر بنا بر مدد لشکر سلطانی تیار تھے
شریک ترک ہو کر جنگ روس کا قصد کیا اور ماہ ستمبر مین صوبہ کریمیا پر ایسی یورش کرنیکی تجویز

نہوئی زار نکولاس نے جو بنا بر جنگ بہانہ جوتھا سلطان کو بذریعہ مراسلہ اس مضمون کی اطلاع دی کہ عیسوی ساکنان مملکت ترک کی ذمہ داری بجمیع وجوہ اپنے ہی تفویض ہو جب سلطان نے اوسکی درخواست کو قبول نہ فرمایا تو جولائی ۱۸۵۳ء عیسوی کی تیرہوین کو لشکر روس نے نہر پرت عبور کرکے مالدیویہ و والیشیہ پر اپنا قبضہ کرلیا اور ماہ مذکور کی نوین کو نکولاس مذکور نے عہدشکنی کی اہالیان قسطنطنیہ نے اس خبر کے سنتے ہی ایک لشکر ترک زیر فرمان عمر پاشا بسرعت تمام دریاے ڈانیوب پر روانہ کیا اور اکتوبر کی پہلی کو جنگ کرنے کی شہرت دی فوج مذکور نے نومبر کی چوتھی کو پیش قدمی کرکے مقام آلت نترا پر روسیون سے لڑکر فتحیابی حاصل کرلی دوسرے روز مقام سثیت پر بھی ترکون نے فتح پائی ان فتوحات سے ترک کی ترقی روزانہ خاطر نشین ہوئی چنانچہ اسی سبب اہالیان فرانس و انگلنڈ ابتداے جنگ سے سلطان کے معاون و مددگار رہے اور یورپی ترک کے بحرین بالٹک و یوکسین مین سرگرم محافظت لیل و نہار رہے اس لئے لشکر روس نے قدم نہ بڑہایا بلکہ اپنے ملک ہی کی حفاظت مین مصروف رہا بہرحال ایک روسی فوج نے ۱۸۵۴ء عیسوی مین ڈانیوب عبور کرکے سلستریہ پر محاصرہ کیا موسی پاشا اور دوسرداران انگلنڈ نے جو اوس قلعہ کی حفاظت مین سرگرم تھے روسیون سے اچھا مقابلہ کیا آخر روسیون نے ماہ جون کی پندرہوین کو ڈانیوب کی راہ لی ترکون نے بھی اونکا پیچھا نچھوڑا اسمین اہالیان فرانس و انگلنڈ نے جو قلعہ وارنہ پر بنا بر مدد لشکر سلطانی تیار تھے شریک ترک ہوکر جنگ روس کا قصد کیا اور ماہ سپتمبر مین صوبہ کریمیا پر ایسی یورش کرنیکی تجویز

موقوف ہوئی اور ملک طرفین کے واپس کر دئے گئے سارا قصہ فیصلہ ہوا لنڈن مین بوجہ اس صلح ۱۸۵۶ء

مین جشن و آتشبازی کا اچھا جلسہ ہوا بعد اوسکے سلطان عبد المجید خان نے ذیحجہ ۱۲۷۷ ہجری کی پندرہوین

کو انتقال کیا مسجد سلطان احمد مین اپنے والد سلطان محمود خان کی قبر کے برابر مدفون ہوا ہر ہوا خواہ

اس سلطان عالیشان کے مہاجرت سے محزون ہوا لکھا ہی کہ سلطان عبد المجید خان مرحوم نے اپنی عہد

سلطنت مین مسجد نبوی کے سامنے کے رخ مین گیارہ درجے مقابل گنبذ نالداؤ کے پختہ ہوائی اوس مین

صد ہا ستون سنگ مرمر و سنگ سرخ و سبز و افشان کے لگائی ہر ستون پانچ گز طویل مربع ایک

ڈال پتھر کے ہین کسی معدن سے تیار تراشے ہوئے ثمن نکل آئی اون پر خوشنما سنگین گنبذ ہوائی

ہر گنبذ حلقے مین آیات قرآنی مختلف خطون مین لکھی ہین اور ہر نقش و نگار و مطلا بنے ہین ہر ہر ستون

کے حلقہا ے پائین اور بالا پر بمقدار آٹھ گرہ کے نیچے اور اوپر سونا چڑھا ہوا ہی مسجد نبوی کے اندر

کی پشت پر کام میناکاری کا ہی اوسمین سنہری حروف آیات قرآنی بخط نستعلیق اور اسمای رسول

پاک مرقوم ہین غرض اس خوبی سے یہہ تعمیر جدید ہوئی واقعی قابل دید ہوئی حق جلشانہ ہر ایک مسلمان

کو اوسکی زیارت نصیب کرے آمین فقط -

فصل سی و سوم در بیان سلطنت سلطان عبد العزیز خان

للہ الحمد اوس سلطان صاحب اعزاز کی حکمرانی کا ماجرا ہی کہ جسکے ذکر مین دم تحریر خامہ سے صدائے

یا عزیز پیدا ہی سنئے نام نامی اوس فرمانروائے عالیشان کا سلطان عبد العزیز خان ہی جو جولائی

موقوف ہوئی اور ملک طرفین کے واپس کر دئے گئے سارا قصہ فیصلہ ہوا لنڈن مین بوجہ اس صلح کے ۱۸۵۶ء
مین جشن و آتشبازی کا اچھا جلسہ ہوا بعد اوسکے سلطان عبدالمجید خان نے ذیحجہ ۱۲۷۷ھ ہجری کی پندرہوین
کو انتقال کیا مسجد سلطان احمد مین اپنے والد سلطان محمود خان کی قبر کے برابر مدفون ہوا ہر ہوا خواہ
اس سلطان عالیشان کے مہاجرت سے محزون ہوا لکھا ہی کہ سلطان عبدالمجید خان مرحوم نے اپنی عہد
سلطنت مین مسجد نبوی کے سامنے کے رخ مین گیارہ درجے مقابل گنبذ نما لداؤ کے پختہ بنوائی اونمین
صدہا ستون سنگ مرمر و سنگ سرخ و سبز و افشان کے لگائی ہر ستون پانچ گز طویل مربع ایک
ڈال پتھر کے ہین کسی معدن سے تیار تراشے ہوے ثمن نکل آئی اون پر خوشنما سنگین گنبذ بنوائی
ہر گنبذ حلقے مین آیات قرآنی مختلف خطون مین لکھی ہین اور ہر نقش و نگار و مطلا بنے ہین ہر ہر ستون
کے حلقہاے پائین اور بالا پر بمقدار آٹھ گرہ کے نیچے اور اوپر سونا چڑھا ہوا ہی مسجد نبوی کے اندر
کی پشت پر کام میناکاری کا ہی اوسمین سنہری حروف آیات قرآنی بخط نستعلیق اور اسماے رسول
پاک مرقوم ہین غرض اس خوبی سے یہہ تعمیر جدید ہوئی واقعی قابل دید ہوئی حق جلشانہ ہر ایک مسلمان
کو اوسکی زیارت نصیب کرے آمین فقط -

فصل سی و سوم در بیان سلطنت سلطان عبدالعزیز خان

للہ الحمد اوس سلطان صاحب اعزاز کی حکمرانی کا ماجرا ہی کہ جسکے ذکر مین دم تحریر خامہ سے صداے
یا عزیز پیدا ہی سنئے نام نامی اوس فرمانرواے عالیشان کا سلطان عبدالعزیز خان ہی جو جولائی

موقوف ہوئی اور ملک طرفین کے واپس کردے گئے سارا قصہ فیصلہ ہوا لنڈن مین بوجہ اس صلح کے ۱۸۵۶ء
مین جشن و آتشبازی کا اچھا جلسہ ہوا بعد اوسکے سلطان عبد المجید خان نے ذوالحجہ ۱۲۷۷ھ ہجری کی پندرہوین
کو انتقال کیا مسجد سلطان احمد مین اپنے والد سلطان محمود خان کی قبر کے برابر مدفون ہوا ہر ہوا خواہ
اس سلطان عالیشان کے مہاجرت سے محزون ہوا لکھا ہی کہ سلطان عبد المجید خان مرحوم نے اپنی عہد
سلطنت مین مسجد نبوی کے سامنے کے رخ مین گیارہ درجے مقابل گنبد نالداؤ کے پختہ ہوائی اونپر
صد ہا ستون سنگ مرمر و سنگ سرخ و سبز و افشان کے لگائی ہر ستون پانچ گز طویل مربع ایک
ڈال پتھر کے ہین کسی معدن سے تیار تراشے ہوے ثمن نکل آئی اون پر خوشنما سنگین گنبد ہوائی
ہر گنبد حلقے مین آیات قرآنی مختلف خطون مین لکھی ہین اور ہر نقش و نگار و مطلا بنے ہین ہر ہر ستون
کے حلقہاے پائین اور بالا پر بمقدار آٹھ گرہ کے نیچے اور اوپر سونا چڑہا ہوا ہی مسجد نبوی کے اندر
کی پشت پر کام میناکاری کا ہی اوسمین سنہری حروف آیات قرآنی بخط نستعلیق اور اسماے رسول
پاک مرقوم ہین غرض اس خوبی سے یہہ تعمیر جدید ہوئی واقعی قابل دید ہوئی حق جلشانہ ہر ایک مسلمان
کو اوسکی زیارت نصیب کرے آمین فقط -

فصل سی و سوم در بیان سلطنت سلطان عبد العزیز خان

للہ الحمد اوس سلطان صاحب اعزاز کی حکمرانی کا ماجرا ہی کہ جسکے ذکر مین دم تحریر خامہ سے صدائے
یاعزیز پیدا ہی سنئے نام نامی اوس فرمانروائے عالیشان کا سلطان عبد العزیز خان ہی جو جولائی

موقوف ہوئی اور ملک طرفین کے واپس کردئے گئے سارا قصہ فیصلہ ہوا لنڈن مین بوجہ اس صلح ۱۸۵۶ء

مین جشن و آتشبازی کا اچھا جلسہ ہوا بعد اوسکے سلطان عبد المجید خان نے ذیحجہ ۱۲۷۷ہجری کی پندرہوین

کو انتقال کیا مسجد سلطان احمد مین اپنے والد سلطان محمود خان کی قبر کے برابر مدفون ہوا ہر ہوا خواہ

اس سلطان عالیشان کے مہاجرت سے محزون ہوا لکھا ہی کہ سلطان عبد المجید خان مرحوم نے اپنی عہد

سلطنت مین مسجد نبوی کے سامنے کے رخ مین گیارہ درجے مقابل گنبذ نالداؤ کے پختہ ہوائی اوپر

صد ہا ستون سنگ مرمر و سنگ سرخ و سبز و افشان کے لگائی ہرستون پانچ گز طویل مربع ایک

ڈال پتھر کے ہین کسی معدن سے تیار تراشے ہوئے شمن تحل آئی اون پر خوشنما سنگین گنبذ ہوائی

ہر گنبذ حلقے مین آیات قرآنی مختلف خطون مین لکھی ہین اور ہر نقش و نگار و مطلا بنے ہین ہر ہر ستون

کے حلقہائے پائین اور بالا پر بمقدار آٹھ گرہ کے نیچے اور اوپر سونا چڑھا ہوا ہی مسجد نبوی کے اندر

کی پشت پر کام میناکاری کا ہی اوسمین سنہری حروف آیات قرآنی بخط نستعلیق اور اسمائے رسول

پاک مرقوم ہین غرض اس خوبی سے یہہ تعمیر جدید ہوئی واقعی قابل دید ہوئی حق جلشانہ ہر ایک مسلمان

کو اوسکی زیارت نصیب کرے آمین فقط -

فصل سی و سوم در بیان سلطنت سلطان عبد العزیز خان

للہ الحمد اوس سلطان صاحب اعزاز کی حکمرانی کا ماجرا ہی کہ جسکے ذکر مین دم تحریر خامہ سے صدائے

یا عزیز پیدا ہی سنئے نام نامی اوس فرمانروائے عالیشان کا سلطان عبد العزیز خان ہی جو جولائی

کو چھاؤنی مین بلایا مقام مجرہ رصیبہ مین سب ارکین دولت جمع ہوے منجملہ ارکین چار شخصون نے
اوس وقت یہہ کہا کہ سلطان عبدالعزیز خان کو جب قوم نے غافل پایا تو خیال آیا کہ سلطان مذکور کو
معزول کرین اور بموجب شرع شریف سلطان مراد خان کے ہاتھہ پر بیعت کرین یہہ سنتے ہی سب لوگ
راضی ہوگئے اور سلطان مراد کی خدمت مین پہنچکر بیعت کی بالاتفاق مبارکباد دی بعد اوسکے چار وزیرون
نے محل کشلطاش کے جانب قدم بڑہایا اور سلطان عبدالعزیز خان سے ملاقات کرنی چاہی چونکہ سلطان
مرحوم سو رہے تھے کچھہ دیر وزیرون نے انتظار کیا پھر بغیر اجازت محل مین داخل ہوکر کہا کہ قوم
عثمانیہ نے آپ کو معزول کیا ہی کیونکہ مصلحت وقت یہی ہی اوسوقت سلطان نے فرمایا کہ تم لوگ
کیا میرے عزل کو سہل جانتے ہو تو اونہون نے یہہ سنایا کہ حضور سلطان مراد از روے شرع شریف
آج کے روز سے وارث تخت و تاج ہین اب آپ محل طوبقبو مین تشریف لیجائین اور وہین اقامت
فرمائین پھر تو سلطان عبدالعزیز خان نے معہ والدہ و اہل و عیال تین کشتیون پر سوار ہوکر صبح کے
نو بجے عزم محل مذکور کیا اور داخل محل ہوکر بہایت اشکبار رہے چنانچہ اتوار کی شب کو اونکی آنکھہ
نہ لگی بہت بیقرار رہے صبح کو جانب حمام توجہ فرمائی پھر وہان سے باغ کی سیر پسند آئی بدستور کبھی
گھر کو واپس آتے تھے کبھی گھبر اگھبرا کر باغ کو جاتے تھے اسی خیال مین ایک لونڈی سے ڈاڑہی
کے بال برابر کرنے کے لئے قینچی مانگی اوسنے اونکی والدہ سے جاکر ماجرا عرض کیا اونہون نے
قینچی اور آئینہ دیدیا سلطان بالون کو کترنے لگے اور اونکی والدہ دروازے کے پیچھے سے دیکھہ

رہی تھیں دفعۃً سلطان نے دیکھ لیا اور فرمایا جاؤ یہاں کیون کھڑے ہو پھر گاؤتکیہ لگایا اور خدمتگار

کو بلایا اور اس سے کیفیت لڑائی کی بیان کرنے لگے کہ دشمن کو معرکے سے یون بھگائین اعدا

پر میدان مین یون تلوار چلائین یہہ کہتے کہتے قینچی ہاتھ مین لی اور رگ داہنی ہاتھ کی کاٹ دی

خدمتگار چیختا ہوا سلطان کی والدہ کے پاس آیا سارا حال کہہ سنایا اس عرصے مین سلطان نے بائین

ہاتھ کی رگ بھی کاٹ ڈالی سلطان کی والدہ اور لونڈیون نے کہرام مچایا پولیس والے اور ستر ڈاکٹر

اعلی درجہ کے دوڑے آئے مگر اونکے آنے کے پیشتر ہی سلطان نے اپنا کام تمام کر لیا سولہ

برس سلطنت رانی کی اور جمادی الاول ۱۲۹۳ھ ہجری کی گیارہوین مطابق جون ۱۸۷۶ء عیسوی

کی چوتھی کو اجل نے وقفہ ندیا جب خبر رحلت سلطان عبدالعزیز خان بذریعہ تار برقی ہندوستان

مین آئی تو اکثر شہرون مین بہ تبعیت مذہب شافعی سلطان مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی گئی مسلمانون

نے شان ہمدردی دکھادی پہلے تو رحلت سلطان عبدالعزیز خان کا سب کو غم ہوا اور پھر

تخت نشینی سلطان مراد خان سے ہر شخص مسرت توام ہوا -

فصل سی و چہارم دربیان سلطنت سلطان مراد خان خامس

مؤلف چارون طرف ہی دہوم حصول امید کی ؛ یہہ دن مراد کے ہین یہہ راتین ہین

عید کی ؛ طرفہ تر ماجرا ہے گردش لیل و نہار ہی اس وار فانی کی عزت و ذلت کب قابل

اعتبار ہی انقلاب دہر نئے رنگ دکھاتا ہی طرفۃ العین مین حال کچھ کا کچھ ہو جاتا ہی کسے عزیز

مصر خوبی کی عزت جو بگڑ گئی تو جان شیرین سے تلخ ہو کر روانہ عدم ہو کر ناشاد ہوتا ہی اور کوئی قید شدید سے چھوٹ کر بامراد ہوتا ہی ع کار موقوف بوقت است کہ چون وقت رسید ؛ خوابے از بند رہانید مہ کنعان را ؛ دلیل اس دعوے کی یہ ہی دیکھئے کہ سلطان عبدالعزیز خان کی کس خوبی مین خرابی آئی اور سلطان مراد نے کس خرابی مین تخت نشین ہو کر مراد پائی کہتے ہین کہ سلطان مراد خان برادر حقیقی سلطان عبدالعزیز خان جمادی الاول ۱۲۹۳ھ ہجری کی ساتوین کو زینت افزائے تخت ہوا سارے ملک مین تازے حکم جاری کر دیئے مصروف امور سلطنت ایک لخت ہوا غرض اس سلطان نے اہتمام مملکت کی بڑی بڑی تدبیرین کین تھین اور انتظام سلطنت کی عمدہ ترکیبین سوچین تھین ہنوز کچھ دن گذرنے نپائے تھے کہ پرنس میلان والی سرویہ و شاہزادہ والی مانٹی نگرو نے اطاعت سلطانی سے باوجود استحقاق قدیم منھ پھرایا روس نے ترغیب دیکر فساد مچایا جولائی ۱۸۷۶ء عیسوی کی نوین کو باغیون نے فوج احمد مختار پاشا پر حملہ کیا ترک نے بھی خوب مقابلہ کیا نوسو دشمنون کو مارا چارسو کو زخم کاری لگا آخر باغی ہی ذلیل و خوار ہوے اور جو باقی رہ گئے میدان جنگ سے جان بچاکر فرار ہوئے باغیون کا سارا اسباب اہل اسلام کے ہاتھ آیا لشکر سلطانی سے چالیس جوانون نے شربت شہادت نوش فرمایا جولائی کی دسوین کو جنرل محمد علی پاشا نے چار ہزار کی فوج سے پہاڑ وین سرویہ کے چودہ ہزار باغیون پر حملہ کیا جنرل سرویہ نے موافق دستور جنگ اپنے نصف لشکر کو مقابلے

مصر خوبی کی عزت جو بگڑ گئی تو جان شیرین سے تلخ ہو کر روانۂ عدم محال ناشاد ہوتا ہی اور
کوئی قید شدید سے چھوٹ کر بامراد ہوتا ہی ع کار موقوف بوقت است کہ چون وقت
رسید ٭ خوابے از بند رہانید مہ کنعان را ٭ دلیل اس دعوے کی یہہ ہی دیکھئے کہ سلطان عبد العزیز
خان کی کس خوبی مین خرابی آئی اور سلطان مراد نے کس خرابی مین تخت نشین ہو کر مراد پائی کہتے
ہین کہ سلطان مراد خان برادر حقیقی سلطان عبد العزیز خان جمادی الاول ۱۲۹۳ھ ہجری کی ساتوین
کو زینت افزائے تخت ہوا سارے ملک مین تازے حکم جاری کر دیئے مصروف امور سلطنت
ایک لخت ہوا غرض اس سلطان نے اہتمام مملکت کی بڑی بڑی تدبیرین کین تھین اور انتظام
سلطنت کی عمدہ ترکیبین سوچین تھین ہنوز کچھ دن گذرنے نپائے تھے کہ پرنس میلان والی
سرویہ و شاہزادہ والی مانٹی نگرو نے اطاعت سلطانی سے باوجود استحقاق قدیم منہہ پھرایا
روس نے ترغیب دیکر فساد مچایا جولائی ۱۸۷۶ء عیسوی کی نوین کو باغیون نے فوج احمد مختار
پاشا پر حملہ کیا ترک نے بھی خوب مقابلہ کیا نوسو دشمنون کو مارا چارسو کو زخم کاری لگا آخر
باغی ہی ذلیل و خوار ہوے اور جو باقی رہ گئے میدان جنگ سے جان بچاکر فرار ہوئے
باغیون کا سارا اسباب اہل اسلام کے ہاتھہ آیا لشکر سلطانی سے چالیس جوانون نے شربت شہادت
نوش فرمایا جولائی کی دسوین کو جنرل محمد علی پاشا نے چار ہزار کی فوج سے پہاڑ و نین سرویہ
کے چودہ ہزار باغیون پر حملہ کیا جنرل سرویہ نے موافق دستور جنگ اپنے نصف لشکر کو مقابلے

کا حکم دیا اور آدہی کو گھات مین چھپا رکھا رات کے نو بجے سے لڑائی شروع ہوگئی اور تین
بجے تک قائم رہی آخر اہل اسلام نے وہ شجاعت دکھائی کہ فوج سرویہ میدان جنگ سے بھاگتی
نظر آئی اس جنگ مین سرویہ کے تین ہزار سپاہی فی النار ہوے اور زخمی چھے ہزار ہوے
جولائی کی اکیسوین کو سرویہ کے کسی مقام مین بہت سا باغی لشکر جمع جو ہوا تو اوسکو جنرل عثمان
پاشا نے پراگندہ کر ڈالا کئی سو باغیون نے جان گنوائی اسی تاریخ کو اہل اسلام نے والی مانٹی نگرو پر فتح
پائی اگست کی پانچوین کو عثمان پاشا نے عسکریہ مین یہہ تار بھیجا کہ آج ہی دم صبح کرنل
حسن پاشا نے تین رجمنٹ پیدل اور ایک گولہ اندازون کی کمپنی اور دو عدد توپ اور کچھ والنٹیر
سے شوقہ پر حملہ کیا اہالیان سرویہ شہر گرال پر جو ٹیمک ندی پر واقع ہی اور ایک اوسی کے
نزدیک کے قریہ پر اہالیان ترک سے دوچار ہوے کچھ دیر جنگ ہوئی آخر باغی فرار ہوے لشکر اسلام
نے اون دونون شہرون پر اپنا قبضہ کر لیا اگسٹ کی چھٹی کو سرعسکریہ سے صدراعظم کو تار آیا کہ روز
یکشنبہ تاریخ مذکور کو لشکر سلطانی نے شہر گرگوسیوتس پر یورش کی باغیون کی جمعیت کثیر پر گولہ
رانی شروع کردی پھر تو دشمنون کو تاب نہ آئی بھاگ نکلے لشکر ترک نے اوس پر بھی فتح پائی
باغیون نے اپنی شہر زائی کا راستہ جو لیا تو لشکر سلطانی نے اونکا پیچھا کیا جنرل چرنائیف
روسی نے خبر آمد لشکر سلطانی سنکر معہ فوج باغی شہر زائی چار سے عزم فرار کیا اوسکو بھی مسلمانون
نے لے لیا اگست کی اٹھارہوین کو درویش پاشا نے حربگاہ سے بذریعہ تاربرقی یہہ خبر بھیجی

کا حکم دیا اور آدہی کو گھات مین چھپا رکھا رات کے نو بجے سے لڑائی شروع ہوگئی اور تین بجے تک قائم رہی آخر اہل اسلام نے وہ شجاعت دکھائی کہ فوج سرویہ میدان جنگ سے بھاگتی نظر آئی اس جنگ مین سرویہ کے تین ہزار سپاہی فی النار ہوے اور زخمی چھے ہزار ہوے جولائی کی اکیسوین کو سرویہ کے کسی مقام مین بہت سا باغی لشکر جمع جو ہوا تو اوسکو جنرل عثمان پاشا نے پراگندہ کرڈالا کئی سو باغیون نے جان گنوائی اسی تاریخ کو اہل اسلام نے والی مانٹی نگرو پر فتح پائی اگست کی پانچوین کو عثمان پاشا نے عسکریہ مین یہہ تار بھیجا کہ آج ہی دم صبح کرنل حسن پاشا نے تین رجمنٹ پیدل اور ایک گولہ اندازون کی کمپنی اور دو عدد توپ اور کچھ والنٹیر سے شوقہ پر حملہ کیا اہالیان سرویہ شہر گرال پر جو ٹیمک ندی پر واقع ہی اور ایک اوسی کے نزدیک کے قریہ پر اہالیان ترک سے دوچار ہوے کچھ دیر جنگ ہوئی آخر باغی فرار ہوے لشکر اسلام نے اون دونون شہرون پر اپنا قبضہ کرلیا اگسٹ کی چھٹی کو سرعسکریہ سے صدر اعظم کو تار آیا کہ روز یکشنبہ تاریخ مذکور کو لشکر سلطانی نے شہر گرگوسیوتس پر یورش کی باغیون کی جمعیت کثیر پر گولہ رانی شروع کردی پھر تو دشمنون کو تاب نہ آئی بھاگ نکلے لشکر ترک نے اوسپر بھی فتح پائی باغیون نے اپنی شہر زاتی کا راستہ جو لیا تو لشکر سلطانی نے اونکا پیچھا کیا جنرل چرنایف روسی نے خبر آمد لشکر سلطانی سنکر معہ فوج باغی شہر زاتی چارسے عزم فرار کیا اوسکو بھی مسلمانون نے لیا اگست کی اٹھارہوین کو درویش پاشا نے حرنگاہ سے بذریعہ تار برقی یہہ خبر بھیجی

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فارو ونہ کے پہاڑ ون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروالنسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹھون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پا کر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھر و النسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گنھٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبد الکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان عبد المجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبد الکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پا کر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان عبد المجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار

کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر

حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر

سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین

سو باغی گولی کھاکر مرگئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر

باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے

ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے

مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی

ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو

عبد الکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر

سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار

سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندے نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر

اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مرادخان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ

الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی

اکتیسوین کو سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان عبد المجید کو تخت پر بٹھادیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوئے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوئے لشکر
سلطانی نے مقام تھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین ۲۶ کو قریب دریاے تیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدراعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بیٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھاکر مرگئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھہ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھہ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہوگئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھادیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریائے تیمک شہر جوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار

کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر

حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر

سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین

سو باغی گولی کھاکر مرگئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر

باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے

ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر حوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے

مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی

ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو

عبدالکریم پاشا نے صدراعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر

سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار

سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر

انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مرادخان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا وامرا نے شیخ

الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی

اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا ۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبد الکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پا کر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان عبد المجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار

کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر

حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر

سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین

سو باغی گولی کھاکر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر

باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے

ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹیمک شہر جوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے

مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی

ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو

عبد الکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر

سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار

سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر

اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ

الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی

اکتیسوین کو سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان عبد المجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پرسے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھر وانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جو کاپر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبد الکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پا کر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان عبد المجید کو تخت پر بٹھا دیا ۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھاکر مرگئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹیمک شہر جوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہوگئے اور باقیمانے نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھادیا ۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھر والنسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پا کر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروالنسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر حوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پا کر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مرگئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھہ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر حوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹھون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھہ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدراعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیمانے نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا وامرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پرسے دو توپین لئے ہوے تین ہزار

کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر

حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر

سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین

سو باغی گولی کھاکر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر

باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے

ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے

مقابلہ کیا دو گنھٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی

ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو

عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر

سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار

سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر

اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ

الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی

اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھر وانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پا کر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار

کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر

حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر

سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین

سو باغی گولی کھاکر مرگئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر

باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے

ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹمک شہر جوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے

مقابلہ کیا دو گھنٹھون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی

ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو

عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر

سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار

سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندے نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر

انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ

الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی

اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھادیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخرش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروالنسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھاکر مرگئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر حوکاپر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹھون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہوگئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرانے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھادیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھر وانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھاکر مرگئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھہ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھہ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہوگئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھادیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار

کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر

حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر

سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین

سو باغی گولی کھاکر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر

باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے

ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے

مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی

ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو

عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر

سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار

سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر

اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ

الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی

اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھادیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھر وانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھاکر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگست کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون وخاک ہوے اگست کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیمانے نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مرادخان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگست کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبد الکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان عبد المجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹمک شہر حوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبد الکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان عبد المجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھاکر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹھون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدراعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہوگئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مرادخان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھادیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھاکر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھادیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوئے تین ہزار

کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر

حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر

سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین

سو باغی گولی کھاکر مرگئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر

باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے

ہاتھہ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریائے ٹمک شہر حوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے

مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی

ڈیڑھہ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو

عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر

سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار

سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر

اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ

الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی

اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑ دن پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر سلطانی نے مقام بھروالنسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جوکا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی دیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پا کر قلعے مین منہہ چھپایا آخر اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا وامرا نے شیخ الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑ دن پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین سو باغی گولی کھاکر مرگئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو عبد الکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار سے زیادہ باغی واصل جہنم ہوگئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا وامرا نے شیخ الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی اکتیسوین کو سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان عبد المجید کو تخت پر بٹھادیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جو کا پرعثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹھون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پا کر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا وامرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھاکر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے ٹیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اونپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون وخاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھا دیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کر کے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھر وانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھا کر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹھون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہو کر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبد الکریم پاشا نے صدر اعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیماندہ نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
اُنہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مراد خان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبد الحمید خان ابن سلطان عبد المجید کو تخت پر بٹھادیا۔

نواحی بانیا و نودی کا جو قصد کیا تو فاردونہ کے پہاڑون پر سے دو توپین لئے ہوے تین ہزار
کے قریب دکھائی دیا صفوت پاشا نے لشکر ہمراہی کو بموجب قواعد لشکری تین حصے کرکے اوپر
حملہ کیا پانچ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی آخر ش سرویہ والے پہاڑ سے اوتر کر فرار ہوے لشکر
سلطانی نے مقام بھروانسہ تک اونکا پیچھا کیا اور وہان ایسی بندوقون کی شلک ماری کہ تین
سو باغی گولی کھاکر مر گئے اور تین سو نہر مین ڈوب کر جان سے گذر گئے مسلمانون نے نشان لشکر
باغی چھینا سو بندوقین معہ سامان حرب اور تیس صندوق باروت سے بھرے ہوے
ہاتھ آئے اگسٹ کی چھبیسوین کو قریب دریاے تیمک شہر جو کا پر عثمان پاشا نے دشمنون سے
مقابلہ کیا دو گھنٹون تک لڑائی رہی آخر ترک نے فتح پائی اہالیان سرویہ نے شکست کھائی
ڈیڑھ سو باغی ہلاک ہوے اور تین سو زخمی ہوکر آلودہ خون و خاک ہوے اگسٹ کی انتیسوین کو
عبدالکریم پاشا نے صدراعظم کو یہہ تار بھیجا کہ آج ہی باغیان سرویہ نے قلعہ الکسیناج سے لشکر
سلطانی پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا لشکر سلطانی نے بھی وہ جوہر دکھایا اور ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ تین ہزار
سے زیادہ باغی واصل جہنم ہو گئے اور باقیمانع نے شکست فاش پاکر قلعے مین منہہ چھپایا آخر
انہین لڑائیون مین طبیعت سلطان مرادخان خفقان سے ناساز ہوئی ناچار وزرا و امرا نے شیخ
الاسلام سے اتفاق کیا سلطان مراد کو بعین نامرادی تخت سے اوتار کر ماہ اگسٹ کی
اکتیسوین کو سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید کو تخت پر بٹھادیا۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۱	۲	کحی نیک	کمینک
۱۳۶	۱۳	بھجوا یا	بھجوائے
[illegible]	۱۵	اکرمیا	وشت فزاق
۱۳۷	۱۵	بحر پوکسین	بحر اسود
۱۴۰	۵	کا مصطفیٰ	قرا مصطفیٰ
۱۴	۱۱	اُس منسورت کی	اوس سے مشورت کی
۱۴۷	۱۴	مفتی اسلام	شیخ الاسلام
۱۴۷	۱۴	او سیکے سلطان	اوسیکے سلطان نے
۱۴۹	۱	محمد پاشاہ	محمد پاشا
[illegible]	۳	کیوں مصطفیٰ پاشا	قوبرلی مصطفیٰ پاشا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۴	[illegible]	[illegible]
۱۷۳	۱۰	دربند راک	[illegible]
۱۷۵	۹	سرگرده تاتاریان سلیم گیری خان	پسر سرگرده تاتاریان سلیم گیری خان
۱۷۷	۱۰	سدرا ہوا	سد راہ ہو
۱۸۲	۷	قرار پایا	قرار پایا
۱۸۳	۶	ہی کہ	یہی کہ
۱۸۳	۶	کوچ	کرچ
۱۸۷	۱۴	پرچم سرخ	پرچم سرخ
۱۸۸	۱	ہان باسچ نگرد	اہالیان باسچ نگرد
۱۸۸	۱	حاضر ہی	حاضر ہیں
رر	۲	جاتو	جائیو
۱۸۹	۱	یہہ راز صلاح دی	زار کو یہہ صلاح دی
۱۸۹	۱۵	بدبن	بدین
۱۸۹	۱۵	فوج روس	فوج روس سے
۱۹۴	۱۴	سہ عسکر	سر عسکر
۱۹۴	۱۳	۱ه	ماہ
۱۹۵	۱۲	نوجوبون	نوجوانون
۱۹۶	۲	دشمن شکست	دشمن شکست پائین
۱۹۸	۱۲	منجانت	منجانب
۱۹۹	۳	سپہ سارترک	سپہ سالار ترک
۱۹۹	۹	زاریتہ آن	زاریتزآن
۱۹۹	۱۲	ہہرا تہا	ٹھہرا تھا
۱۹۹	۱۳	اسے روکا	سے روکا
۲۰۰	۱	حصور	حضور
۲۰۰	۴	دوسیون	روسیون
	۷	سزا شر	بڑا شر
		گر محمد علی	مگر محمد علی
		نیشتالیس سال	تینتالیس سال سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۸	۴	کسنے تو کچھہ	کسی نے تو کچھہ
رر	۷	کسی او ہثین کے	کسی روسی کے
رر	۱۳	تائید کر آئے تھے	تائید کو آئے تھے
۲۳۰	۱۳	ٹھر یا	ٹھہرا
رر	۱۵	قعال	قتال
۲۳۶	۱۱	نیولین خطاب	نیولین کو خطاب
۲۳۷	۱۰	بلس پانت	ہلس پانت
۲۴۱	۴	گرم کر رکھا	گرم کر رکھا تھا
۲۴۳	۱۱	اعانت مری	امانت مبری
۲۴۸	۵	روس نے	روس نے
رر	۷	سرویہ حقوق	سرویہ کے حقوق
رر	۱۴	یونان خود مختار	یونان خود مختار
۲۵۱	۱۰	پاشا لی اقرامین کچھہ	پاشا ی اقرا کچھہ
۲۵۷	۸	ہرگنبد حلقے مین	ہرگنبد کے حلقے مین
رر	رر	اور ہرنقش نگار	اور ہرنقش و نگار
۲۶۴	۵	برادر حقیقی سلطان	برادر زادہ حقیقی سلطان
۲۶۴	۹	رسید پاشا	اسد پاشا
۲۶۶	۶	نہ شنیدت مانند	نہ شنیدت مانند
۲۷۰	۱۳	سائے لشکر	ساری لشکر
۲۷۶	۷	کرجوراہ	کمر جو راہ
۲۷۹	۲	سلطانی جوق جوق	سلطانی پر جوق جوق
رر	۹	یہہ نار آیا	یہہ تار آیا
۲۸۰	۱	موقوف کری	موقوف کردی
۲۸۳	۴	یہہ معین ہوا	یہہ معلوم ہوا
۲۸۶	۱۵	درہ مسبہ	درہ شبکہ
۲۸۷	۳	پرہوین	پرہوی
۲۹۱	۱۳	روسیون قسمت	روسیون کی قسمت

تمت